

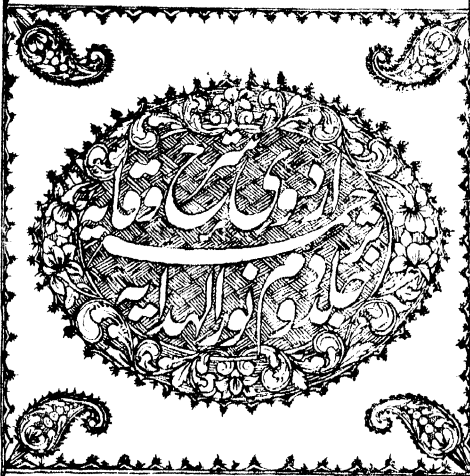
UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232773

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

از عارف حقایق عقول و قلوب ما منتشر شد و به عمل و اولادنا المولودی و غیره از طریق سیدنا ابوالحسن



ابوالمکارم محمد باقر در سن ۱۱۰۰ هجری قمری در شهر اصفهان در روز شنبه ۱۲ ذی القعدة ۱۱۰۰ هجری قمری

مطبع دارالمطبعات
دری نظاف و کاتبو مطبوعه

سخن نہیں جائز ہو تا مگر لفظ کحاج اور ترویج سے **ص** اور شرط کحاج کے جائز ہونے کی یہ کہ ہر ایک دوسرے کے لئے
کوٹنے اور دوسرے کو آرا یا ایک پورا آرا اور دو عورتین آزاد حاضر ہوں **ف** کشف الغم میں یہ کہ حضرت عمرؓ نے کہا کرتے تھے
شہادت عورتوں کی ساتھ ایک مرد کے کحاج میں اور کحاج بغیر شہود یعنی گواہوں کے جائز نہیں کیونکہ روایت کیا جوتی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کحاج آرا کا یا شہوت یعنی نہیں ہی کحاج مگر گواہوں سے اور غیر یہ کہا اور کحاج
نے اور فتح القدر میں یہ کہ اخیر کیا اسکا اور قطنی نے اور روایت کیا ترمذی نے ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ زانیہ وہ عورتیں ہیں جو کحاج کر لیتی ہیں اپنا بغیر گواہوں کے اور کہا کہ صحیح وقت اسکا یہ ابن عباس پر
اور روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے موقوف اور اسی پر اتفاق کیا ہمارے علم نے اور یہی صحیح ہے نیز دیکھا نام شافعی کے
اور امام مالک کے نزدیک اعلان کحاج میں شرط ہے اور شہادت شرط نہیں اور یہ حدیث اور نہجت **ب** اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر دو مردوں کے جائز نہوگا اور وہ گواہ بالغ ہوں عاقل ہوں **ف** اسواسطہ کہ شہادت نابالغ اور مجنون
مستعربوں **ص** مسلمان ہوں **ف** اسواسطہ کہ گواہی کا فرقی مسلمان پر قبول کی جاوے گی **ص** اور دونوں نے
سنا عاقدین کی لفظ کو سنا ہو تو اگر ہر ایک نے متفرق سنا اس طرح کہ پہلے ایک کے سامنے دونوں نے الفاظ کحاج
ادا کیے اور وہ جلا گیا اور پھر دوسرے کے سامنے تو کحاج جائز نہوگا **ف** اسواسطہ کہ جس عقد کو جائز فرض کرتے ہیں فسنا
لازم آتا ہے کیونکہ ایک کی گواہی قبول نہیں **ص** اگر یہ وہ دونوں فاسق ہوں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک جب کہ وہ
گواہ فاسق ہوں تو کحاج جائز نہوگا کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کحاج ہی بغیر ولی اور گواہ عادل کے
روایت کیا اسکو اور قطنی نے عایشہ سے اور اسناد میں اسکی زید بن سنان اور اب اسکا اما اور قطنی نے دونوں
میں اور کہ انسانی نے متروک حدیث ہی اور ضعیف کیا اسکو احمد وغیر نے اور روایت کیا اور قطنی نے عایشہ سے
کہ ضرورین کحاج میں چار چیزیں ولی اور خاوند اور گواہ اور اسکی اسناد میں نافع بن میسر ابو خلیب جمول جو اور اس
باب میں مروی ہے عبد اللہ بن سعود اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے اور اسناد ان سب روایتوں کا وہی **ب**
یا اور نہ حد قوت ہے **ف** یعنی کسی مسلمان کو تھمت زنا کی لگائی ہو اور وہ شرط معتبرہ سے ثابت نہو اور اسکا بیان
کتاب الحدود میں افشاء اللہ **ا** و **ب** یا وہ اندھے ہوں **ف** کیونکہ شرط کحاج میں عاقدین کی لفظ کو سنا ہی اور
اعرا نہ ہوں سے حاصل ہے **ب** یا وہ دونوں بیٹھے ہوں عاقدین کے یا فقط خاوند کے یا فقط جوڑو کے **ف**
اول صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے کحاج کیا اور بعد اس کے اس کے دو یا تین بیٹے زینب سے پیدا ہوئے
اور پھر زید نے زینب کو طلاق دیا پھر بعد گدڑے نعدت کے ارادہ کحاج کا کیا تو ان بیٹوں کی گواہی سے کحاج درست
اور دوسری صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے کحاج کا ارادہ کیا اور پہلے سے دوسری بیوی سے زید کے
بیٹے تھے تو اب اونکی گواہی سے کحاج زینب کے ساتھ درست ہی اور تیسری صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے
ارادہ کحاج کا کیا اور زینب کے پہلے کسی خاوند سے بیٹے تھے تو اب زینب کا کحاج ساتھ گواہی اس کے بیٹوں کے
زید سے درست ہے **ب** لیکن جسکے بیٹے ہیں اگر وہ دھوی کر گیا تو اس کے واسطے شہادت اس کے بیٹوں کی قبول نہیں

بہت سے روایات
موجود ہیں

یعنی اگر خداوند کے بیٹوں کے سامنے نکاح ہوا اور خداوند نے دعویٰ کیا تو شہادت اور اسکے بیٹوں کی قبول نہوگی اور عورت اگر دعویٰ کریگی تو شہادت خداوند کے بیٹوں کی اسکے واسطے مقبول ہو جائیگی اور اگر بیوی کے بیٹوں کے سامنے نکاح ہوا تو در صورت دعویٰ کرنے بیوی کے شہادت اولیٰ مقبول نہوگی اور در صورت دعویٰ کرنے ناوند کے شہادت اولیٰ مقبول نہوگی تو اس حکم پر تصور میں جو گنہگاروں کے سامنے نکاح کرے ایک ذمہ عورت سے اور دو ذمہ بیٹوں کو گواہ کرنے کا ہے جو باوجودیکہ اگر مسلمان نکاح کرے نکاح کا تو ان دو ذمیوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہوگا اس واسطے کہ گواہی کا فرضی مسلمان مقبول نہیں اور اگر مسلمان دعویٰ کرنے کا تو گواہی اولیٰ مقبول ہو جائیگی اس واسطے کہ گواہی دعویٰ کی واسطے نفع مسلمان کے مقبول ہوتی ہے اور اس واسطے کہ اس صورت میں گواہی دعویٰ کی اوپر ذمہ ہے جو جائیگی اور مقبول ہر حال میں اگر کسی شخص نے دو سہ کے حکم کیا کہ میری دختر نابالغ کو کسی سے منکح کر دے اس واسطے نکاح کیا، اس لڑکی کا ایک شخص کے سامنے ٹوٹا کر اس کا باپ بھی حاضر ہو تو نکاح جائز ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں باپ عاقد رہے گا اور وکیل اور وہ ایک شخص دونوں ملے گا وہ ہو جائیگی **ص** اور اگر باپ حاضر نہیں جائز نہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں فقط وہ ایک ہی شخص گواہ ہو گیا اور ایک شخص کی گواہی سے نکاح جائز نہیں **ص** اسی طرح اگر باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرے ایک شخص کے سامنے اور ایک حاضر ہو تو نکاح جائز ہو جائیگا **ف** کیونکہ اس صورت میں نابالغ عاقدہ ہو جائیگی اور باپ اور وہ شخص ملے گا گواہ ہو جائیگا اور امام متناہی کے نزدیک اس صورت میں نکاح درست نہوگا کیونکہ بائیکا بھی نکاح بغیر ولی کے گناہ کے نزدیک جائز نہیں **ص** اور اگر وہ لڑکی حاضر نہیں ہو تو نکاح جائز نہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں عاقد باپ ہو جائیگا اور فقط وہ ایک شخص گواہ رہے گا اور ایک شخص کی شہادت سے نکاح جائز نہیں **•**

فصل بیان میں ان عورتوں کے جن سے نکاح حرام ہو

اور انہوں نے جو بات کہتے ہیں عوام ہر روز اصل ہوسکی **ف** یعنی ما اور دادی اور نانی اور پردہ لاری اور پر نانی اسی طرح جو ان ملک سلسلہ جاسے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حُرْمَتٌ عَلَیْکُمْ اُمَّتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ یعنی حرام کی گئیں تمہارے اور پرائین تمہاری ماؤں تمہاری اور پوتی بھی بیٹی اور اسی طرح نواسی یعنی بیٹی کی بیٹی اور نانی یعنی باکی ما اور دادی بیٹی ما جو اس واسطے کہ اقم کہتے ہیں لغت میں اصل کو اور نانی اور دادی بھی اصل میں پوتے اور نواسی کی یا یہ کہ لکی حرمت پر اجماع ہوا ہو اور اجماع تحت قاطع **ص** اور فرسج او سکی **ف** یعنی بیٹی اور پوتی اگر اصل جلاوین ہے نہایت اور دلیل اسکی او پر گذری **ص** اور عوام ہر مرد بیٹن او سکی اور نہانچی اور چھٹی اور چھٹی اور خالہ **ف** اس واسطے کہ قرآن شریف میں انکی حرمت مخصوص ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَاصْحَابَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ** اہل کھت یعنی حرام ہیں ہر بیٹن تمہاری اور بیٹو بیٹیاں تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹو بیٹیاں **ص** اور بیوی بیوی کی بیٹی اگر وہ بیوی سے صحبت کی ہو **ف** اور اگر صحبت نہ کی ہو تو نکاح کرنا او سکی بیٹی سے درست ہے کیونکہ

کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ تحقیق کہ سینے زنا کی بھی ایک عورت سے جاہلیت میں کیا نکاح کروں میں اور اسکی بیٹی سے سو فرمایا آپ نے کہ میں نہیں تجھ پر کرتا اسکو آخراً حدیث تک کہما شیخ ابن النمام نے کہ حدیث متقطعہ اور بھی روایت ہے کہ نکاح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں جو نکاح کرے کسی عورت سے سو اسکو دو بارے اور اس سے زیادہ کچھ کرے تو نہ نکاح کرے اور اسکی بیٹی سے اور یہ بھی مرسل ہے منقطع ہو مگر مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے جو سب سے راوی ثقہ ہوں اور امام شافعی کی دلیل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم کا یہ تھا کہ انھیں حرام نہیں مگر کراہل حال کو روایت کیا اسکو دارقطنی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسکی اسناد میں عثمان بن عبد الرحمن قاضی حجاز کہ لکھی ہیں عین نے لیس شیخیمان لکھنا یعنی کچھ نہیں جو ٹھہر لیا تھا اور ضعیف کیا اسکو ابن المدینی نے اور ایسا کہا بخاری اور نسائی اور رازی اور ابو داؤد نے اور کہا دارقطنی نے متروک ہے اور کہا ابن حسان نے روایت کیا تھا تفہات سے موضوعات کو اور زمین جائز ہے احتجاج ساتھ اسکے اور بھی روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور اسکی اسناد میں عبد اللہ بن عمر جہانی عبد اللہ کا بیوی کہا ابن حبان نے فاشش ہوئی خطا اسکی مستحقی ہے ترک کا اور بھی اسکی اسناد میں اسحق بن محمد عروسی ہے کہا بیبی نے کچھ نہیں کہ کتاب ہے اور کہا بخاری نے ترک کیا عمشین نے اسکو **ص** نس پشتوت کے معنی یہ ہیں کہ دل سے اسکی ہمتا کرے اور اس سے لذت پائے تو عورتوں میں ہی ہوگا اور مردوں میں بعضوں کے نزدیک یہ جو کہ آلت مستترہ ہو جاوے یا زیادتی انتشار ہووے **ف** اور یہی صحیح ہے کہ انہی **ص** ماور فوبر سے کہ کسی عورت شہتہ یعنی شہوت والی نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے اور جانا چاہیے کہ کبھی عورت نوبرس یا زیادہ کی شہتہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتی اور یہ اختلاف بسبب صغر و عظم جسم کے ہے **ف** اور تفصیل کی انتشار اللہ تعالیٰ فصل الحد بلوغ میں آئیگی **ص** اور حرام ہے جمع کرنا درسیان دو بہنوں کے اور درسیان اون دو عورتوں کے اگر انہیں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری عورت اسکو درست **نوف** اسواسطے کہ انہی نے فرمایا وہ ان **ص** یعنی اکلحکین یعنی حرام ہے تہہ جمع کرنا درسیان دو بہنوں کے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیروز دلیبی سے اور انکے نکاح میں دو بہنیں تھیں جب وہ اسلام لائے کہ اختیار کرے جسکو چاہے روایت کیا ابو تریذی اور ابو داؤد نے اور ہدایہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لانا ہے ساتھ اللہ کے اور پچھلے دن کے سونہ جمع کرے لفظے اپنے کو رحم میں دو بہنوں کے کہما زیلعی نے تخریج ہلے میں غریب ہے اس لفظ سے **ص** خواہ دونوں نکاح میں ہوں یا ایک کو طلاق دو سے اگر یہ بائن ہو اور اسکی عدت میں دوسری سے نکاح کرے **ف** اور عدت اور طلاق کا بیان آگے آچکا **ص** اور بھی حرام ہے وطی کرنا دو بہنوں کا جو اپنی لونڈیاں ہوں اور اسی طرح اگر ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر دوسری لونڈی ایسی خریدی کہ اگر وہ مرد فرض کرے تو انکے درسیان میں نکاح جائز نہ ہو تو اس لونڈی سے وطی حرام ہے اور اگر ایک کے تہی سے وطی کی تو پھر پوری ہی عورت ہے کہ اگر وہ مرد فرض کی جاوے تو نکاح اون دونوں میں حرام ہے وطی خواہ نکاح سے ہو یا ملک عین سے جائز نہیں اور صرف نکاح جائز ہو تو اگر اس عورت سے نکاح کر لیا تو اب کسی سے وطی نہ کرے جب تک کہ ایک کو اون میں سے

عنوان کتاب النکاح

فصل محرمات کے بیان میں

اپنے اور ہم نام لکھنے اس طرح کہ او سکوا اپنی ملک سے نکال دے یا کسی دوسرے مرد سے او سکا نکاح کر دے
ف یہ جو بیان کیا کہ وہ دو عورتیں ایسی ہوں کہ اونہن سے اگر ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری سے او سکا
نکاح حرام ہو مثال او سکی یہ کہ جیسے ایک شخص نے اول ایک عورت سے نکاح کیا اب اس عورت کی بھوپھی یا خالہ یا چچی
یا بھانجی سے نکاح کرنا ایسا ہے تو یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اگر بھوپھی کو مرد فرض کریں تو پہلی عورت اسکی بھینجی ہوئی اور چچی
سے نکاح حرام ہے اور اگر خالہ کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اسکی بھانجی ہوئی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور اگر بھینجی کو مرد
فرض کریں تو وہ عورت اسکی بھوپھی ہوئی اور بھوپھی سے نکاح حرام ہے اور اگر بھانجی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اسکی
خالہ ہوئی اور خالہ سے نکاح حرام ہے اور اگر پہلی عورت کو مرد فرض کریں تو نکاح بھوپھی یا خالہ یا بھینجی یا بھانجی سے لازم آتا
اور نکاح ان سب سے حرام ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچ کیا جاوے گا دو دریاں عورت
کے اور او سکی بھوپھی کے اور نہ دو دریاں عورت کے اور او سکی خالہ کے روایت کیا اسکو بخاری سلم نے اور روایت کیا
اسکو ابو داؤد و ترمذی دارمی نے اور اسپن ہر کہ نکاح کی جائے عورت اپنی بھوپھی پر اور نہ بھوپھی اپنی بھینجی پر اور نہ بھوپھی
اپنی خالہ پر اور نہ خالہ بھانجی پر نہ نکاح کی جاوے بڑی یعنی خالہ اور بھوپھی بھوپھی پر یعنی بھانجی اور بھینجی پر اور نہ بھوپھی پر یعنی
اور خالہ اور بھوپھی کو بڑا اسواسطے ارشاد فرمایا کہ اکثر وہ سن میں بڑی ہوتی ہیں اور بھینجی اور بھانجی بھوپھی ہوتی ہیں یا دوسرے
میں بڑی ہیں اسوجہ کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور روایت کیا بخاری نے نہ جابر سے نہ ماہل سے اور اس باب میں
روایت ہیں ابن عباس سے اسخراج کیا او سکا احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن جبار نے کہ کہ وہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ دو دریاں بھوپھی اور خالہ کے اور نہ دو دریاں خالہ اور نہ بھوپھی کے اور ابو سعید سے روایت کیا او سکو
ابن ماجہ نے اور علی سے روایت کیا او سکو ہزار نے اور ابن عباس سے روایت کیا او سکوا ابن جبار نے اور بہت سے
صحابیوں سے مروی ہیں اس باب میں اور باعث اسکا یہی ہے کہ ان سب عورتوں میں آپس میں عاقد رحم ہے اور یہ سب
نکاح کے شایق قطع ہو جاوے کیونکہ اکثر شوہروں میں عداوت و حسد و عناد ماکرنا ہی اور اسی بددالت کرنا ہے قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلاذا فعلتہم ذلک قطعتمہم انکاحہم یعنی جو عورت یہ تھے کیا سو قطع کیا تھے
اقتلہ شتوں کو روایت کیا او سکوا ابن جبار ابن عدی نے حدیث ابن عباس سے اور روایت کیا ابو داؤد نے
فاسیل میں ابن عباس سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کیا وہی عورت اپنے قرابت و سبب
خون قطع رحم کے **ص** اگر نکاح کیا دو بہنوں سے ساتھ دو عہدوں کے اور بھول گیا کہ اول کس سے عہد کیا تھا
تو دریاں فنا و نثار اون دو بہنوں کی جلائی کرائی جاوے گی **ف** یعنی قاضی تفریق کر او چکا **ص** اور اون دونوں
آدھا ہر ایک **ک** اسواسطے کہ دوسرا نکاح تو باطل ہے اور پہلا نکاح صحیح ہے اور معلوم نہیں کہ کون اول ہو تو اس
مگر کو دونوں میں تقسیم کر دینے ایک ربع ایک کو اور ایک ربع دوسرے کو **ص** اور اگر ایک ہی عہد میں دو نون نکاح
کیا تو دونوں نکاح باطل ہو اور کچھ بہر واجب ہو گا اور درست ہے جمع کرنا دریاں عورت کے اور او سکے فنا و نون
دختر کے ساتھ دوسرے نزدیک وہ دختر اس عورت سے نہ **و** کیونکہ اگر اس عورت سے ہوگی تو مرد کی بھوپھی

اصدا العاقدين ملوک ہر دوسرے کا اور ملوکیت منافی ہر مالکیت کو قاب و دونوں میں مشترک نہ ہوگی **ک**ص اور زوجین کے
 نکاح مجبوسہ سے اور جو عورت بنوں کی پریشانی سے **ف** اور وجہ اسکی اوپر گذری **ص** اور نہ پانچوں عورت
 سے جو تھی عورت کی عدت میں **ف** یعنی ایک شخص کی چار عورتیں ہیں اور اوستے ایک کو ان میں سے طلاق دیا
 تو جب تک وہ عدت میں نہ نکاح پانچوں عورت سے جائز نہیں ہے اور یہ عمل واسطے آزاد مرد کے ہو اور غلام
 کیواسطے تیسری عورت جائز نہیں دوسری عورت کی عدت میں اور زمین جائز ہو نکاح لوٹنے سے باوجود ہونے
 خڑو کے نکاح میں **ف** اور دلیل اسکی اوپر گذری **ص** یا خڑو کی عدت میں **ف** صورت مسئلے کی یہ کہ ایک شخص
 کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی اور اوستے او سکھو طلاق دیا تو جب تک وہ عدت میں نہ نکاح لوٹنے سے جائز نہیں اور
 خڑو سے جائز **ص** اور زمین جائز ہو نکاح اس عورت حاملہ سے جو متدیہ ہو کے آئی ہو اور اس حاملہ سے کہ اسکا
 نسبت ثابت ہو **ف** یعنی یہ معلوم ہو کہ فلا نے شخص کا حمل **ص** اگرچہ وہ حاملہ ولد نہ ہو اپنے مالک کی اور اوس سے
 حاملہ ہوئی ہو و سہ اور باطل ہو نکاح کا یعنی اس پر چہرہ کہہ کہ متعہ کرتا ہوں میں تجھے سطر چہرہ اتنی مدت پر لیتے ہاں
ف اتفاق کیا ایما اربعہا علیک اسرار نے ہونے متعہ پر اور حجت اسکی حرمت پر قول اللہ تعالیٰ کا ہے
 وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَبُونَ حَانَطُوا لَكَ الْاَكْلَا عَلَى الْاَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَا تَحْجَبُهُمْ عَنْهُ مَلَائِكَةُ رَبِّكَ
 فَتَنْبَغِي وَمَا تَذَلَّتْ لَكَ فَوَالَّذِينَ هُمْ الْعَادُونَ ○ یعنی نجات پائی اور یہ سب انوں نے جو اپنی فرجوں کے حفظ
 ہیں مگر اپنی بیویوں پر یا لونگیوں پر نہیں متعہ کرتے کہ وہ زمین ملاست کیے گئے ہیں سو جو شخص تلاش کرے سوال مسئلہ میں
 وہی لوگ ہیں زیادتی کرنے والے اس واسطے کہ جس عورت سے متعہ کیا ہوا ہو اسکو زوجہ نہیں کہتے ہیں اور اسی نسبت
 جو لوگ قائلین متعہ ہیں انکے نزدیک بھی عورت مرد میں وراثت نہیں برخلاف زوجہ کے روایت کیا مسلم نے ربیع
 بن سیرین سے عیسیٰ بنی سے تحقیق کیا کہ انکے باپ نے حدیث بیان کی اوستے کہتے وہ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سو فرمایا آپ نے ای لوگو انوں دیا تھا میں نے تمکو متعہ کا عورتوں سے اور اب اللہ نے حرام کیا اسکو دن قیامت تک
 سو جس شخص کی ایسی عورت ہو تو چھوڑ دے او سکھو اور نلیوے اوستے جو دیا ہوا انکو اور روایت کیا او سکھو مسلم نے
 دوسرے طریق سے اور بھی روایت کیا ابن ماجہ نے باسناد صحیح حضرت عمر سے کہ انھوں نے خطبہ پڑھا سو انکو قریب
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن دیا متعہ کا تین بار پھر حرام کیا او سکھو اگر کوئی متعہ کر گیا اور وہ محسن ہو گا البتہ
 رجم کر و گا میں او سکھو جنھوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ خطبہ پڑھا حضرت عمر نے سو کہا کہ کیا حال ہے اور لوگوں کا
 جو نکاح کرتے ہیں متعہ کا اور تحقیق کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے نہیں آویگا میرے پاس یعنی
 کہ نکاح کیا ہو گیا اوستے متعہ کا مگر رجم کر و گا میں او سکھو اور پوچھے گئے حضرت ابن عمر سے متعہ سے سو کہا حرام ہے
 سو کہا گیا انکو کہ ابن عباس فتویٰ دیتے ہیں اوسکی حلت کا انھوں نے کہ کیوں نسبتے زمانہ حضرت عمر میں اور روایت
 کیا مسلم نے سلم بن کوع سے کہما حضرت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال اوٹھاس کے تین بار پھر منع کیا
 اہکو متعہ سے اور روایت کیا مسلم نے سہرون سے کہ عہد سے کہ حکم کیا ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح میں

یعنی اس وقت سے
 سنا دیا کی وقت
 بعد ان بیان فرمائی
 تھی اس وقت تک
 یہ حرام نہ تھا
 تکی اس وقت تک
 اس واسطے
 ایک عام حکم تھا
 کہ اس وقت تک
 نہ ہوا وہ اس واسطے
 کہ اس وقت تک
 اس واسطے

۱۴

سودہ زاتیبہ پر اخرج کیا اوسکا دارقطنی نے اور اوسکی اسناد میں ابو صخرہ ام بن ابی مرجم کی کہا جیسی سے کچھ نہیں اور کہا دارقطنی نے متروک ہے سیدہ لیلیٰ بن شافعی کے نہ سبکی تھیں اور حنفیہ جتھتہ پڑھتے ہیں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے غنیمت کا کہنا کہ نکاح کی عین میں بیٹوں عورت کے ہے اور حدیث ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بے خاوند کے ہو وہ زیادہ جھڑائی پائی ذات پر ولی لینے سے اور کہ سے اذن لیا جا دیکھا اور اذن اوسکا سکوت ہی روایت کیا اوسکو وسلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور حدیث ابن سلیم بن عبدالرحمن سے کہ کہا کہ انکی ایک حدیث طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہ تحقیق سے باب نے نکاح کیا یہ ایک شخص سے اور میں ناراض ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے باپ کو نہیں نکاح ہی واسطے تیرے جانچ کر جس سے چاہے تو روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن اصل نزدیک ہمارے تحت ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ قتادہ داخل ہو میں ناراض ہوا کہ میرے باپ نے نکاح کیا میرا اپنے بچے سے تاکہ بڑھے حسب و سکا اور میں بگڑوہ لیتی ہوں سو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ اور آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو سو آپ نے کہا جیجا طرف اوسکے باپ کے اور دیا اختیار قتادہ کو سو کہ قتادہ نے ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجازت دی سینے اوسکی جو میرے باپ سے کیا اور زمین ارادہ کیا سینے گریہ کہ آگاہ کروں مرغ عربوں کو کہ زمین ہی اون پر اونسکے باپوں کا اختیار روایت کیا اوسکو نسائی نے اور وجہ استدلال کی اس حدیث سے یہ کہ ایک شخص نے صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت کیا قتادہ کے اس قول پر کہ باپوں کا کچھ اختیار نہیں تو یہ حدیثیں معارض ہیں حدیث حضرت قتادہ کو جو پہلے مذکور ہوئی اور حدیث لاکھ اس الابی کو تو مزید پیشاب میں عباس کو جوگی گوئند کہ روایت کیا اوسکو مسلم نے اور وہ صحیح اور اوسکی ہزار رو سے سند کے برخلاف اون احادیث کے جنہوں سے کہ کیا شافعی نے کہ وہ سب ضالی نہیں ضعف سے جس کا کہ بیان کیا ہے سکا اور تاویل حدیث لاکھ اس الابی کی یہ کہ نہیں ہے نکاح بطور مسنت کے بغیر ولی کے اور حدیث حضرت عائشہ کو عمل کرتے ہیں اوپر اوس نکاح کے جو بغیر کتو کے ہو سے والد اعلم زیادہ تفصیل کی اس کتاب میں

گنجائش نہیں ص جو عورت بگڑوہ بالغہ ہی تو اوس پر ولی چہرہ رکھتا ہو اوسے نکاح کے اتفاق اور اسپر اجماع کیا محمد بن **ف**ص اور بکر بن عبدالبر ولی کو جو نہیں ہو چھٹا اور امام شافعی کے نزدیک باپ اور دادا کو جو بچہ بچا ہے

ف امام شافعی دلیل لاتے ہیں اوس سے جو روایت کیا گیا حسن سے مراد کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے کہ اذن لیا جاوین بگڑوہ ترین اپنے نفسوں میں پس اگر انکار کریں تو بجزرگی جاوین اخرج کیا اوسکا ابن ماجہ نے اور یہ حدیث ساقط ہے از رو سے متن اور سند کے لیکن از رو سے متن کے سوا سوسکے کہ در بیان اذن لینے اور بچہ کے تناقض ہی کیوں کہ اس وقت میں اذن لینے سے کچھ فائدہ نہیں اور لیکن از رو سے سند کے سوا سوسکے کہ اوسکی سند عبدالکریم کی کہ ابن ماجہ نے اجماع کیا محمد بن نے اوسکی طعن پر علاوہ اسکے حدیث مرسل امام شافعی کے نزدیک متقبل نہیں اور دلیل ہماری حدیث ابن عباس کی ہے کہ ایک عورت بگڑوہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بیان کیا کہ باپ نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ ناراض تھی سو اختیار دیا اوسکو ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد ابو داؤد

۱۴

۱۴

اور سانی اور ابن ماجہ نے ساتھ ساتھ متصل کے اور رجال اور اسکے رجال حدیث صحیح کے ہیں اور وہ جو کہا جیسی ہے کہ یہ
 مسل ہی کہ بعض فریقین اس واسطے کہ وہ مسل ہی بعض طریقوں سے اور مسل حجت ہی اور بعض طہ لقون جمعہ سے
 متصل ہی کہ ابن القطن نے حدیث ابن عباس کی صحیح ہی اور نہیں ہی یہ عورت خنساء بنت حزام کہ نکاح کو دیکھا تھا اور کہا
 اور اسکے باپ نے اور وہ غیب ہی اور ناراض ہی تو رد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور نکاح اور نکاح کیا اور کہا
 نے اور کہتا ہے ابن ابی ہاشم نے ایک روایت میں ہی کہ خنساء ہی کہ نکاح کیا اور کہا نسائی نے لیکن روایت بخاری کی کراچہ
 اور روایت کیا دارقطنی نے حدیث ابن عباس کہ تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رو کیا نکاح ایک بکر اور شریک نکاح کر
 تھا اور دونوں کا اور اسکے باپ نے اور وہ دونوں ناراض تھیں اور روایت کیا دارقطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ ایک شخص
 نے نکاح کیا اپنی بیٹی کا سو وہ ناراض ہوئی تو رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور نکاح اور ایک روایت ہی کہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ تم ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بیٹے تم عورتیں اور نکہ خاندانوں سے شریک اور بکر بعد
 اسکے کہ نکاح کر دیتے تھے اور نکاح آپ اور نکہ جب وہ ناراض ہوئی تھیں اس سے اور روایت کیا دارقطنی نے حبابہ سے تحقیق کیا
 شخص نے نکاح کر دیا اپنی بیٹی کا اور وہ بکر ہی بغیر حکم اور اسکے کہ تو وہ اپنی ہی صلی اللہ علیہ وسلم یا اس اور عدلی کہ روی اپنے
 در بیان اور اسکے اور اسکے خاندان کے صل اور اسطرح شریک بنا بالغیر ولی کو جو ہو چکا ہی ہمارے نزدیک اور امام شافعی
 کے نزدیک اور سپرچ نہیں ہو چکا اور شریک بالذکر کے نزدیک ہی کو جو نہیں ہو چکا اور ہمارے نزدیک ہی کو جو ہو چکا
ف اس واسطے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح حواصن عصباء کے ہی اور کچھ تعیین نہیں کی اور زلیخا نے
 نہیں پایا اس حدیث کو اور کہا شیخ ابن امام نے کہ روی تو حضرت علی سے متوفی اور مورفا اور مذکور کیا اور اسکے سطل ابن ابو ک
 نے اور نکاح کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حفصہ کی بیٹی کو ساتھ عمر بن ابی سلمہ کے اور وہ صفیر تھیں اور ولی کو کہنے
 خدیجہ کو اور اس کا بیان آگے آدیکھا حواصن شافعی کے نزدیک ہی کہ کسی ولی کو نہیں ہو چکا سو ابابور واد کے گرد لی نے
 بکر سے لیا اور وہ چپ رہی یا ہنسی تو اذن ہو گیا **ف** کیونکہ روایت ابی ہریرہ میں ہی کہ پوچھا صاحب سے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم سے کس طرح ہوا ان کا سو ذبا یا آپ نے اذن اور نکاح کیا یہ کہ جب رہے اخراج کیا اور نکاح جاری سلم نے اور ایک
 روایت میں ہی کہ ہی ابی بکر کسٹا ہر وادھا کسٹا ہر ابینی بکر اذن ملی جاویگی اور اذن اور نکاح کو ہی اور ایک روایت
 میں ابن ماجہ ہی کہ **ف** رضا کھنا کھنا یعنی بکر رضا اور سکی چپ رہنا اور نکاح ہی **ف** اور اس طرح اگر گردے نہ ہو
 سے اور گردے آواز سے تو وہ رد ہوگا نکاح کا اور اگر اوکو خیر ہو چکی نکاح کی اور وہ چپ رہی تو رضی ہوئی لیکن شرط
 کہ خاندان کا نام یا ہو سے اور اگر خاندان کا نام نہ لیا تو سکوت اور نکاح رضا ہوگا اور مرد کا ذکر کچھ شرط نہیں **ف** اسطرح
 کہ نکاح صحیح ہو جائے بغیر کہہ کر اور اس کا بیان آگے آتا ہی **ف** اور اگر اذن لیا اس سے ولی کے سوا اور کسی شخص نے
 یا ایسے ولی کے رد ہر اولی اس سے زیادہ قریب موجود ہی **ف** بیسے اذن لیا بھائی نے باوجود ہونے باپ کے
 کہ اذن الغنا **ف** تو نوعی رضا اسکی ہوا نہ کہ زبان سے کلام کرے جس کا کہ شریک رضا ہوں کے نہیں ہوتی
ف اس واسطے کہ وہ یہ میں ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** التَّيْبُ نَشَأُ وَيَعْنِي شَيْبَ شَوْرَةَ الْجَاوِ

طَلَبُ الْمَرْفُوعَةِ عَلَى كُلِّ مَسْئَلَةٍ وَدَاخِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ عَيْنِ الْهَيْلَةِ كَقَوْلِهِمْ أَخَذَ زَيْدٌ رَجُلًا مِنْ آلِ الْوَلَدِ وَالرَّهْبُ
 یعنی طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر اور رکھنے والا علم کا اور شخص کے پاس جو اسکے لائق نہیں ہو یا نذاوس شخص کے ہر
 کہ سورن کو جو ایسا اور مروتی اور صونا ہونا سے اور روایت کیا او سکو یہی حق ہے شعبہ الایمان میں سلم کما اور کما لکن
 اس حدیث کا مشہور ہے اور اسناد او سکما ضعیف ہے اور بہت سے طریقوں سے مروی ہے اور وہ سب طریقیں ضعیف ہیں
 انتہی اور کما فیہ و زیادہ ہے کہ روایت کیا او سکما احمد نے بھی اور شمار کیا او سکما ابن ماجہ سے نہ وضومات میں انتہی
 او کما ابن حبان نے باطل کا آہل لکہ او اسناد میں او سکما ابو عاتکہ ہے اور حدیث او سکما ابن ماجہ اور جواب او سکما یہ ہے
 کہ اخراج کیا ہے اس سے ترمذی نے اور ابو اہل علم نے الحاصل یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں جیسا کہ گمان کیا گیا کہ
 ابن حبان اور ابن ماجہ نے اور اختلاف کیا ہے اس بات میں کہ مقدار اس علم کے جو فرض ہے کیا ہے یا علم جاری ہے
 لکھا ہے کہ فرض علم ہے کہ جس سے بندہ کے کو چارہ نہیں جیسے پہچاننا خداوند عالم کا اور علم وسیع و حدانیت کا اور رسول
 رسول کی نبوت کا اور سب طریقیں ضروری مسائل نازکے کہ سیکھنا او سکما فرض ہے یہ برخلاف تحصیل رتبہ اجتناب اور ہر جہت
 یعنی فرضی دینے کے کہ سیکھنا او سکما فرض لکھا ہے اور یہ مقام اس بحث کی تصدیق کا نہیں ہے جس شخص کو تحقیق اس کا منظور
 ہووے تو وہ احیاء علوم الدین تصنیف نامہ غزالی کی ملاحظہ کرے جس کو اگر آزاد عورت جاہل تریگی تو قبل او سکما
 ہوگا اگر کوئی کہہ کہ سبیل علم فرض ہے عورت بالغہ اور کما ہمارا عورت نابالغہ میں عجب بالغہ اور وہ عورت قبل
 بلوغ کے مکلف نہیں ہے تو جواب او سکما یہ ہے کہ عورت یا مرد جب تک کہ اپنی قریب بلوغ کے ہوں تو واجب ہے او پیر سیکھنا
 اتنا کا اور احکام ایمان کا اور لکے وہی پر واجب ہے تعلیم لو کہی اور یہ نہیں چاہیے کہ او کو بے صرف چھوڑ دے کہ لو کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کر دیا کہ تم اپنے لڑکوں کو نماز کا جب پہنچ جاؤ میں سات برس کو اور مارا دے کہ جب پہنچ جاؤ
 دس برس کو اور نازنہ پڑھیں روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور یحییٰ
 نے شرح السنہ میں اور ثقیہ عورت اور لڑکے کا شمار باطل نہیں ہوتا وقت بلوغ کے جب تک ہر ماضی نہو جاویں
 سے یعنی یہ مکمل کر ماضی ہوا میں یا اثبات سے یعنی ایسا فضل کریں کہ جس سے او کی رضا معلوم ہووے مثلاً او سے
 یا ملے کرے کوئی کہہ گیا یا لکھا کہ دو سے اور عورت قبل کرے اور سب طریقیں اختیار او سکما باطل نہیں ہونا اگر کچھ طریقیں
 مجلس سے جب لڑکا لو کہ بالغ ہووے اور وہ ناراض ہوں تو نکاح کے فسخ کرنے کے واسطے قاضی شرط ہے **ف** یعنی لڑکا
 اپنے قاضی کے فسخ نہیں پہنچتا اس واسطے کہ اس میں ضرر ہے مرد کا اور لازم کر دینا ضرر کا کسی پر بدوں قضاے قاضی کے
 مگر **نہ** میں **ہو** ص اور جو لڑکی اگر آزاد ہو تو اس کے نکاح فسخ کرنے کے لیے قاضی شرط نہیں **ف** اس واسطے کہ وہ لو کہ
 اپنے نہیں دوسرے کی زیادتی تک سے بچاتی ہے اور اس میں کچھ قضاے قاضی شرط نہیں اور زیادتی ملک شوہر کو ہے کہ
 جب وہ لو کہی آزاد نہیں تھی تو خداوند او سکما مالک و مطلق کا تھا کیونکہ لو کہی کے دو مطلق سے زیادہ نہیں ہوتے اور
 جب آزاد ہوئی تو خداوند او سکما مالک تین مطلق کا ہوتا ہے اور نہ زیادتی ملک ہے **ہو** اور اگر لڑکا لڑکی کوئی ان میں سے
 قبل قاضی کے تفریق کرنے کے کہ لگی تو دوسرا او سکما وارث ہوگا برابر کہ بالغ ہوں یا نہ ہوں **ف** یعنی اگر قبل بلوغ

نکاح

مشافروغ میں دینا مقدم ہوئے پراور پرتا ہوتے پراور پرتا ہوتے کے پوسے پراور اصول میں باپ مقدم ہو پراور
اور والد پراور پرتا ہونے میں بھائی مقدم ہو پرتا ہونے پراور پرتا ہونے کے پوسے پراور پرتا ہونے
پچھم مقدم ہو اسکے بیٹے پراور پرتا ہونے پراور پرتا ہونے کے پوسے پرتا ہونے کے ساتھ فوت
قزبت کے یعنی یعنی مقدم ہوگا علاقائی عرف تو بھائی حقیقی یعنی یعنی مقدم ہوگا بھائی علاقائی پراور یعنی سکتے ہیں
حقیقی بھائی کو اور علاقائی اوس بھائی کو سکتے ہیں کہ اپنے باپ کا بیٹا ہو مگر ایسی مان سے **مخصوص** اور کافر کی ناپست
مسلمان کو نہیں اور یہ مسلمان کی ولایت کا ذکر اگرچہ کافر ہوگا مگر اس کا حصہ ہونے سے پہلے وہ دوسرے مسئلے کی اور پکڑ رہی اور
دلیل اس بات کی کہ مسلمان کو ولایت کافر کی نہیں ہے یہ کہ ولایت سبب میراث کا اور مسلم کو میراث کافر کی نہ ہو چوچکی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوارث ہوگا مسلمان کا ذکر کافر اور کافر مسلمان کا وارث کیا اوسکو بخاری
مسلم اور اصحاب سنن نے اس میں زیادہ سے اور یہی حدیث دلیل و نون مسلمان کی کہ ہو سکتی ہے اور کافر کا ذکر کی
ولایت کا ذکر کیا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ يَسْتَوِي سبب جو لوگ کافر ہوئے بعض اہل
دلی ہیں بعض کے اور اس میں فرق نہیں کہ ایک نصرانی ہو اور دوسرا یہودی کیونکہ لغات حدیث اور واوچ حدیث میں آیا ہے
كَأَنَّكَ أَرْتِثُ أَهْلَ صَلْتَيْنِ شَيْئِي رَعَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمَدَائِدِيُّ لَيْسَ فِيهِمْ وَارث ہو گئے دو
ملت مثلاً متفرق کچھ ہمارے سنا فی زمین ہے اس واسطے کہ ملتیں سے مراد اس جگہ کہ تو و اسلام ہر **مخصوص** پھر ان کے
مان پھر صاحب حم **مخصوص** صاحب تم و شخص ہے کہ نہ اوسکا کوئی حصہ نہ ابا بھدا حدیث یا اجماع سے مخری اور نہ
مفسر ہر جیسے نواسے اور پوتوں کے بیٹے اور نانا اور پرتا ہونا اور بھانجا اور بھانجی اور غیر ہم **مخصوص** فریب بعد فریب کے
مخصوص یعنی جو فریب ہوگا اوسکو ترجیح ہوگی بعد پرتا ہونا اس مقدم ہر نواسے کے بیٹے پراور نانا نانا کے بیٹے پراور
اسی طرح **مخصوص** ہر سولی الموالات اور وہ شخص ہے کہ دوسرے کے ساتھ عمد کیا ہے کہ اگر جیسے جنایت ہو تو فوتیت ہوگا اور
اگر میں دن تو وارث ہوگا **مخصوص** صورت اوسکی ہے کہ ایک شخص معمول النسب نہا دوسرے سے کہ جب میں مرے گا تو تو
میر وارث ہوگا اور تو میری دیت دیکھا جب میں جنایت کرے گا تو یہ کہنے والا اوسکا سولی الموالات ہوا تو اسکو وارث شخص کا
عمد ہو چکا ہے جب اوسکا اور کوئی فریب ہوگا اور جدا سکی ہے کہ ولایت سبب میراث کا اور سولی الموالات کو میراث
ہو چکی ہے **مخصوص** پھر وہ قاضی کہ اوسکو مکتوبین یہ لکھا گیا ہے کہ اوسکو ولایت نہ بیچ کی ہے **مخصوص** یعنی وہ مکتوب کا اوسکو
بادشاہ سے ملا وقت ملنے عمد تھا اسکے اور اس میں اشارہ ہر طرف اس بات کے کہ قاضی کو کچھ ولایت اصل زمین بلکہ
بسیب اسکے کہ وہ نائب بادشاہ کا ہے تو جب نائب بادشاہ کو ولایت ہے تو بادشاہ کو بطریق اولی ہوگی اور ایسا ہے ہر زمین
کہ وقت نمونے اولیا کے ولایت نام کو ہے اور دلیل لائے ہیں اوسپر صاحب ہا یہاں ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
كَأَنَّ لَهَا نَوِيًّا مَن كَانَ فِي لَيْكَةِ يَمِينِي بِلِوْشَاهِ دَلِي هُوَ سِكَاسَا كُوْنِي بُوْلِي نَمِيْنِ رُوَايَتْ كَمَا اس حدیث کو احمد اور
ترذی ابو داؤد اور ابن ماجہ اور اس میں نے حضرت عائشہ سے اور اوپر یہ حدیث گذر چکی ہے اور دوسرے یہ کہ وقت مرنے
کے در صورت نمونے کسی وارث فریب کے مال بیت لئال میں جانا ہی تو حالت حیات میں ہی در صورت نمونے کسی

یعنی عرب کونوہین بعض بعض کے ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا اور والی کونوہین بعض بعض کے ایک مرد دوسرے مرد کا کوٹھلا اور حجام اور او سکلی اسناد میں ایک راوی ہے کہ او سکلا نام نہیں لیا گیا اور نہ سکر جاننا او سکلو اور حجام سے کہا نہیں ہے۔
 او سکلا ایک شاہ ہے جو زرار نے روایت کیا او سکلو معاذ بن جبل سے اور سندا او سکلی منقطع ہے اور ایسا ہی کہا نہ لیا گیا ہے۔
 تخریج ہوا ہے میں اور روایت کیا دارقطنی نے ابرہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کوئی نہیں
 ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا اور عربی عربی کا اور زولی ہونی کا مگر جو لاہ اور حجام اور خراج کیا او سکلا ابن ابی جوزی نے
 صل منتہا میں ہے اور اسناد میں او سکلی ائقہ مؤثر ہے اور محمد بن یفضل طعن کیا گیا ہے تو میں اور خراج کیا او سکلا ابن ہدیث
 اور وہ بھی ضعیف ہے اور نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا حضرت عثمان شہسٹا سے اور وہ اموی تھے اور
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خراج کردی اپنی بیٹی کا حضرت عیسیٰ سے اور وہ مدوی تھے **ص** اور قریش وہ ہے جو حضرت بن کناہہ کی اولاد ہیں
 اور لیکن جو لوگ آنحضرت سے اور لوگوں کی اولاد میں ہے وہ قریش نہیں اور کفارت عرب میں اس واسطے خاص ہونی کہ عجم کے
 لوگوں نے اپنے نسب متعلق کر دے **ف** یعنی اپنے غیر قبیلے میں شادیاں کر کے **ص** اور اہل عجم میں کفارت باعتبار
 اسلام کے ہے تو جسکے باپ اور دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہے اور عورت کا جسکے باپ اور دادا اور پردا اور غیر چچا
 مسلمان تھے **ف** حاصل یہ ہے کہ اسلام میں نسب تلحم ہوتا ہے ساتھ باپ اور دادا کے جسکے باپ اور دادا فقط مسلمان
 تھے وہ کفو ہے اور عورت کا کہ اسکی دو پشت سے زیادہ اصول مسلمان تھے **ص** اور جو شخص کہ خود اسلام لایا ہے وہ کفو
 نہیں او سکلا کا باپ مسلمان ہے اور جو شخص کہ او سکلا کا باپ فقط مسلمان تھا وہ کفو نہیں او سکلا جسکے باپ اور دادا بھی
 مسلمان تھے اور باعتبار آزادی کے تو غلام یا جو پہلے غلام تھا اور آزاد کر دیا گیا کفو نہیں اوس عورت کا جو اصل سے
 آزاد ہے اور ایسی طرح جس شخص کا باپ غلام متفق **ف** یعنی آزاد **ص** تلکونوہین جسکے باپ اور دادا دونوں آزاد تھے
 اور باعتبار آنت کے تو ہر فاسق کفو نہیں اوس عورت کا جو تلکونوہین کی بیٹی ہے **ف** تلکونوہین شخص کی قید
 اس واسطے گائی کہ اکثر تلکونوہین کی بیٹیاں بھی تلکونوہین ہوتی ہیں اور اگر تلکونوہین فاسق ہوں تو فاسق او سکلا کفو ہے
ص اگرچہ وہ فاسق ہے فقہ کو ظاہر نہیں کرتا ہے اور یہی مختار ہے شیخ ابی بکر احمد بن فضل کا اور بعض شایخ کے
 نزدیک اگرچہ وہ فاسق فسق کے کاموں کو ظاہر کرتا ہے تو کفو ہو جاوے گا تلکونوہین مرد کی بیٹی کا اور باعتبار مال کے تو جو
 شخص ماجور ہے تو اصل سے **ف** مہر محمل اوس مہر کو کہتے ہیں جو وقت نکاح کے لیا جاوے اور جو قبل جوید نکاح کے ہے
ص اور فقہ سے تو وہ کفو نہیں اوس عورت کا بھی جو فقیر ہووے اور وہ اوس عورت کا جو غنی ہووے اور شخص
 کہ تاجر ہو تو محمل اور فقہ پر تو وہ کفو ہے اوس عورت کا بھی جو بہت مالدار ہو کیونکہ مال فراہم کرنے والا ہے تو اصل
 قدر و باہ سے زائد ہے اور او سکلا اعتبار نہیں **ف** اور فقہ کا بیان آگے آوے گا **ص** اور باعتبار پیشہ کے تو جو لانا
 اور حجام اور بھنگی اور چاکر کفو نہیں ہے مگر اور بزاز اور مراوت کا **ف** اور یہی مذہب مسلمانوں کا ہے اور اولاد کفو
 سے مدد دینا ہے مہر اور حجام اسکی بیٹی کے ہر تک عزت کا اور نہ وہ نکاح اور اگر نکاح کیا عورت نے اپنا مہر میں شامل سے
ف یعنی لقمہ ہر سے چرانندہ اسکے عورتوں پہلی ہوتی ہیں **ص** تو ولی کو تعزیر ہے چنانچہ ہاں تک کہ مہر لیا ہو یا تو تعزیر ہے

فصل نکاح فضولی اور وکالت نکاح میں

نکاح فضولی موقوف ہر اور اجازت اس شخص کے جس طرف سے وہ فضولی ہو یعنی اگر کسی شخص نے کسی مرد یا عورت کا بے اذن اس کے نکاح کر دیا یا نکاح جائز ہو اور موقوف رہے گا اور نکاح اجازت پر ف اگر اجازت نینگے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا ورنہ ناواقف یا چاہیے کہ جو شخص اپنے ساتھ نکاح کرے وہ شرع میں نہیں کہلاتا اور جو کسی ہو سے کا نکاح کرے پس اگر اس کے اذن سے نکاح کر لیا ہو تو وہ وکیل کہلاتا ہے اور اگر بغیر اذن کے نکاح کر لیا ہو پس اگر اذن دونوں میں وہ قرابت ہی ہو کہ ولایت نکاح میں مختبر ہی تو وہ وکیل کہلاتا ہے ورنہ وہ فضولی ہے **ب** و اسی طرح اگر مرد اور عورت دونوں کا وہ فضولیوں نے نکاح کر دیا بغیر اذن کے تو نکاح جائز ہو گا اور موقوف رہے گا ان کے اذن پر ف تو اگر دونوں نے اذن دیا تو نکاح صحیح ہو اور اگر دونوں یا ایک نے انکار کیا تو نکاح باطل ہے **ب** اور مالک ہو جائے تو ایک شخص جو فضولی ہو کسی کی طرف سے دونوں جانب نکاح کا یعنی ایجاب قبول کا اور اذن دونوں کی زبان سے کہنے کی حاجت نہیں ہوتی توجیب ایک شخص وکیل ہو اور عورت کی طرف سے اور نکاح اس کے نکاح کر دیا سینے اس عورت کا اس مرد سے کافی ہے **ب** یعنی بھی یہ کہنا ضرور نہیں کہ قبول کیا سینے سے اور اس کی کئی چیزیں ہیں اول یہ کہ آسپل اور زنی دونوں جو جیسا کہ بچا کا بیٹا نکاح کرے اپنے چھائی بیٹی کا جو نابالغ ہو اپنے ساتھ **ف** توجہ کا بیٹا حاصل بھی ہو یعنی اپنا نکاح کر لیا ہو اور ولی بھی ہے اپنے چھائی بیٹی کا **ص** دوسرے یہ کہ اول اور وکیل دونوں جو جیسا کہ کسی عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ اس عورت کو اپنے ساتھ نکاح کرے تیسرے یہ کہ دونوں طرف سے ولی ہو **ف** جیسا کہ اپنی دختر کا یا اس کے کا نکاح اپنے بھتیجے یا بھتیجی سے کرے **ص** چوتھے یہ کہ دونوں طرف سے وکیل ہو **ف** جیسے ایک عورت ایک شخص کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے اور کوئی مرد بھی اور کسی کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے **ص** پانچویں یہ کہ ایک طرف سے ولی اور دوسری طرف سے وکیل ہو **ف** جیسے ایک شخص کو کسی مرد نے وکیل کیا اپنے نکاح کا اور اسے اپنے چھائی بیٹی کا جو نابالغ ہے اور اس شخص سے نکاح کر لیا **ب** اور جائز نہیں کہ ایک شخص مالک ہو جاوے دونوں طرف کو نکاح کے یعنی ایجاب قبول کا اور وہ فضولی ہو جیسے کہ آسپل اور فضولی ہو **ف** جیسا کہ نکاح کیا سینے فلائی عورت سے گواہ رہو تم اور اس عورت کو خیر پونجی اور او سے اجازت دی تو نکاح باطل ہے **ب** یا ولی ہو ایک طرف سے اور فضولی ہو دوسری طرف سے **ف** مستلایوں کے کہ نکاح کیا سینے اپنے چھائی بیٹی کا فلاں سے اور اس فلاں کو خیر پونجی اور او سے اجازت دی تہی نکاح باطل ہے **ب** یا ایک طرف سے وکیل ہو اور دوسری طرف سے فضولی ہو **ف** مستلایوں کے وکیل کیا ہو کہ نکاح کرے اور اسے گواہوں کے ساتھ لے لیا گواہ ہو نکاح کر دیا سینے زید کا فلائی عورت سے اور جب اس عورت کو خیر پونجی تو اس سے اجازت دی جب بھی نکاح باطل ہے **ب** یا دونوں طرف سے فضولی ہو **ف** مستلایوں کے کہ نکاح کر دیا سینے فلاں کا فلائی عورت سے گواہوں کے ساتھ اور وہ دونوں شخص غائب ہیں اور پھر دونوں نے اجازت دی تہی نکاح باطل ہے **ب** اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کیا

کہ تو میرا نکاح کر دے کسی عورت سے اور اسے اسکا نکاح کر دیا کسی شخص کی نو بیٹی سے صحیح ہوا ہے کیونکہ اس سے مطلق عورت کا نکاح صحیح کی قید نہیں لگائی تھی اور اب کو اور دو اگو وقت نہونے باپ کے درست سے نکاح کر دینا ہے اولدنا بالغ کا ارتکاب ہوا اور اسکا ساتھ غبن فاحش کے مہر میں ف یعنی ایک ہائیکہ مثل شلہ ہزار درہم ہی اور باپ اور دادا نے نکاح کر دیا اور اسکا باپ نے بی بی اور غیر کھنڈتے تو اب اون دونوں کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ کا نہیں اور اگر گلو مان باپ سے اور بیٹے نے نکاح کیا ہی تو اولکو بھونچتا ہی کہ بعد بلوغ کے فسخ کریں اور اگر کسی شخص نے حکم کیا کہ کسی میرے واسطے ایک رت نکاح میں لاوے اور اسے نکاح کیا اور اسکا وہ عورتوں سے ایک ہی عہدہ بلوغ تو صحیح ہے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا وہ عورتوں سے ساتھ دو عہدوں کے تو اول عقد درست ہے اور دوسرا نادرست ہے

باب مہر کے بیان میں

اول مہر کا دس درہم ہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک جو چیز قیمت داری ہو وہ صلح مہر کی ہی رہا ہر ایک قیمت اوسکی دس درہم ہوں یا زیادہ یا کم ف کہ صاحب ہدایہ نے دلیل ہماری قول ہی حضرت علی المد علیہ وسلم کا نہیں ہے مہر کم دس درہم سے اور یہ حدیث اور گزری روایت کیا اوسکو داؤقطنی اور یہی حق نے جاہر سے کہا ابن ابی جوزی نے روایت کیا کہ جسے اس حدیث کو کھنڈنے طریقوں سے اور مدار اس حدیث کا بشر بن عبد بن کہ کہا احمد بن حنبل نے بشر کھنڈ نہیں احادیث اوسکی موضوع ہیں کہ بپ ہیں اور وہ بنا ہوا حدیث کو اور کہا داؤقطنی نے کاذب ہے اور کہا ابن حسان نے روایت کرتا ہی موضوعات کو ثقافت سے کہما شیخ ابن الہمام نے اس حدیث کا ایک شاہد ہے کہ قوی کرتا ہی اوسکو وجہ روایت کیا ہی حضرت علی بنہ سے موقوفاً نہیں قطع کیا جاوگا تا کہ مہر میں دس سے اور نہوگا مہر کم دس درہم سے روایت کیا اوسکو داؤقطنی نے سنن میں اور یہی حق نے اور کہا محمد نے غلطی میں کہ پونچا چکویہ حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر اور عامر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم سے اور روایت کیا اوسکو اپنے اسناد سے شرح میں اوسکی طحاوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث علی بن داؤد از دی پر روایت کی اوسنے شہسی سے اوسنے حضرت علی بنہ سے کہا یحیی بن معین نے داؤد حدیث اوسکی کچھ نہیں اور شعبی نے نہیں سنا ہی حضرت علی بنہ سے اور بعض طریقوں میں اوسکے غیاث بن ابراہیم ہی کہا احمد اور بخاری اور داؤقطنی نے غیاث بن ابراہیم متروک ہے اور کہا یحیی کے کذاب ہے اور کہا ابن حبان نے وضع کرتا ہی احادیث کو اور روایت کیا تھی نے حضرت علی بنہ سے کہما انھوں نے اقل درجہ اوسکا کہ حلال ہو جاوے اوس سے عورت دس درہم ہیں اور روایت کیا اوسکو ابن عبد البر نے اور روایت کیا حدیث حیاہ کو کہ یہی حق نے سنن کبیر میں بہت طریقوں سے اور نظام ذکر کہ جب بہت طریقے ضعیف ہوتے ہیں تو حدیث حسن ہو جاتی ہی باوجود اسکے کہ نوید ہوں اوسکے آثار صحابہ و تابعین اور امام مالک کے نزدیک اقل درجہ مہر کا پانچ درہم ہیں اور یہ بھی مروی ہی حضرت علی بنہ سے لیکن اسناد میں اوسکی حسن بن دینار متروک ہے اور کذاب کہا اوسکو ابو حاتم نے اور امام شافعی کی دلیل بہت ہیں صحاح میں مذکور ہیں اور میں ہی ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سہل بن سعد کے تلاش کروا کر یہ اکوٹھی ہو لو ہے کی بھر نکاح کیا اوسکا بدلے

فان

داؤد

فان

فان

تعلیم قرآن کے اخراج کیا اور سکنہ بخاری مسلم نے اور جواب اوسکا یہ ہو کہ یہ خصائص میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ کہ روایت کیا سعید بن منصور نے ابو النعمان ازوی سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اور ایک صورت قرآن کے اور فرمایا کہ نہوگا پھر یہ ہر کسی کے واسطے بدتر ہے اور تفصیل کہتے مسوطین ہر صاحب اور اگر اس درہم سے کہ ہم ہا نہما تو دس درہم دینا پڑینگے **ف** اسواسطے کہ وہ عورت راضی ہوگئی جس کہ میں نہیں حکم شرع کا فاسد کرتا ہی اوسکو تو لازم آجگا اقل درہم ہر کا اور وہ دس درہم ہیں **ف** اور اگر دس درہم معین کیے یا دس سے زیادہ تو جتنا معین کیا اوتنا دینا پڑینگا صحیح کہنے سے خواہ خاوند جو ریاک کے طرف سے **ف** یعنی اگر کوئی خاوند باجو رو میں سے مرگیا تو جتنا ہر معین ہی وہ لازم ہوگا کیونکہ فرمایا ابن سعود دینے اوس شخص میں کہ نکاح کیا اسنے ایک عورت سے اور وہ مرگیا بغیر وطی کے اور اوسکا ہر نہیں زمین کیا کہ اوسکو ہر کا اقل اور عورت عدت ہو اور اوسکو بیعت بھی ہو کہما مسئل بن سنان کہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حکم فرمایا تھا زوجہ بیعت و طلاق میں روایت کیا اوسکو ابو داؤد وغیر نے اور روایت کیا امام مالک نے وطای میں عبدالبن عمر سے کہ زمین ہر واسطے اوسکے اور یہی حکم کیا زمین ثابت نے اور ہمارے واسطے حدیث مرفوع ہی معقل بن سنان کہ کو جب ہر معین سوا اور دلا گیا تو جب معین ہوگا تو بطریق اولیٰ دلا جاوے گا **ف** اور اگر طلاق شے یا قبیل طی کے یا خلوت صحیح کی تو نصف ہر لازم آتا ہو **ف** کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو **وَإِنْ طَلَّقْتُم مِّنْ قَبْلِ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ مَتَّعْتُمُوهُنَّ وَكُنَّ مَعَكُمْ لَكُمْ فِي رِيشَةِ قَيْصُفٍ مَّا قَضَيْتُمُوهُنَّ مِمَّا قَضَيْتُمُ الرِّيشَةَ** یعنی جماع کرو اور تم ہر کر کے جسے اٹکنے واسطے کوہر حصہ تو واجب ہی ہے ہر نصف اوسکا جو ہر کر کے تھا **ف** اسواسطے کہ نکاح بغیر تزک کر کے ہر کے **ف** اور دلیل اسکی وہی حدیث معقل بن سنان ہی اور اثر ابن سعود کا **ف** اول گار نکاح کیا اسن شہر سے کہ ہر زمین ہی یا پٹے میں ہر شہر کے جیسے میں سو کے یا ایک سو کے کے مکے سے لو راوین ہر شمار کیا اور وہ شہر یا ایک غلام سے اور اوسکی طوت شمار کیا اور وہ آزاد و نکلا یا ایک سو کے اور ایک جانور کے بے اور اوسکی صفت بیان کی یا تقدیم قرآن کے بے یا اس بات پر کہ خاوند آزاد اوسکی ایک سال خدمت کرے یا سبکی بیٹی یا ماہن سے اسن بات پر کہ وہ بھی اوس سے اپنی بیٹی یا بہن نکاح کر دیوے تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح ہو اور ہر مثل لازم آجگا وقت وطی کے یا خلوت صحیح کے یا عورت کے **ف** لیکن اول صورت ہر واسطے کہ نکاح نام نہر اوس عقد کا جس سے اتصال اور انفہام ہو تو وہ فقط جو رو خاوند سے درست ہو جاوے گا اور اسکی شرط ساقط ہو جاوے گی اور دوسری تو تیسری صورت میں اسواسطے کہ شہر اور سو رہا سے نزدیک مال نہیں ہو تو گویا ایسا ہوا کہ نکاح کیا بغیر تزک ہر کے اور اسکی طرح تو بھی اور یا بچہ میں صورت میں غلام یا سکر مال تھا لیکن وہ آزاد نکلا اور سکر شہر نکلا اور شہر اور جنس آزاد ہووے مال نہیں ہی اور تیسری صورت میں اسواسطے کہ وہ کبیر اور جانور ہر حال ہی تو نکاح ہی نکاح ہر مثل لازم آجگا اور ساتوں صورت میں اسواسطے کہ تعلیم قرآن کچھ مال نہیں ہو کہ نہ اوسپر عورت جائز نہیں جیساکہ لگے آتا ہی اور انھوں میں صورت میں اسے کہ خاوند مالک ہی ہو چکا اور خدمت تقضی ہی ہو کہ روایت کی

اور اون دونوں میں تناقض ہو تو ضرور لازم اور صحیح اور ٹھیک نہیں صورت میں تو دونوں عقد ہما نتر میں لیکن اوستے مذکورہ وقت
جو صلاحیت مالیت کی نہیں رکھتا تو ہر مثل لازم اور صحیح ہے شراب یا سو کر کو ہر کر دیا اور یہ صحیح شکار کرنا کہا اور یہ صحیح کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا عبدالمبین عمر رضی اللہ عنہما نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نکاح شکار سے اور شکاریہ جو کہ نکاح کے کوئی بی بی یا بی بی کا کسی سے اس بات پر کہ وہ بی بی اوستے سے اپنی بی بی کا نکاح کر کے
اور پھر ہر مقرر نہ خواہ نکاح کیا اسکا نکاح ہی مسلم نے اور امام مالک اور امام شافعی نے نہ نکاح قرآن کو ہر باندھنا جائز اور یہ
اختلاف بی بی ہاں بات پر کہ اجرت لینا قرآن کی تعلیم پر جائز ہو یا نہیں تو جن لوگوں کے نزدیک جائز ہے ان کے نزدیک سو کر کو ہر
مقرر کرنا درست ہے اور جو جگہ نزدیک اجرت لینا تعلیم قرآن پر جائز نہیں اور نہ نزدیک مہر بھی باندھنا اسکا درست نہیں اور
امام شافعی اس باب میں دلیل لاتے ہیں حدیث سہل بن سعد سے کہ نکاح کر دیا تھا آپ نے اور ایک ایک صورت پر قرآن سے
انخراج کیا اور اسکا نکاح ہی مسلم نے اور جواب اسکا یہی ہے جو روایت کیا سعید بن مسروق نے کہ یہ خصوصیات میں سے تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کیا ابن ماجہ زری سے کجول سے تخریق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا
ایک بکا تعلیم قرآن پر اور کہتے تھے کجول کہ یہ صالح بن سے تھا بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کیسے کہ یہ مسلم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ امر جائز نہیں اور نہ کیا علی ازی سے لیٹ سے کہ نہیں جائز ہے کیسے کہ یہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے اور دلیل بہاری وہ ہے جو روایت کیا احمد اور ابو داؤد نے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا اور نکو رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے جب نے لی تھی انھوں نے ایک کمان انھار ہتھکے سے اس بات پر کہ انکو قرآن سکھایا تھا کہ اگر خوش آئے تو کجول
کہ ابوقریبہ یا جاوے آگ کہ تو لے اور سو کرو اور اسکی اسناد میں غیرہ ضعیف ہے اور روایت کیا ابن ماجہ زری نے ابی ہریرہ
سے کہ سکھایا مجھے ایک شخص کو قرآن اور اوستے ہدیہ بھیجا میرے لیے ایک کمان سو کر گیا سینے سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کہ اگر گناہ تو اسکو سو کر لے گا ایک کمان ایک کی اور روایت کیا ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن سہل انصار
سے کہ اسکا سینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر حق قرآن کو اور نہ نگو کروا زمین اور نہ بازمیہ او اس سے
اور نہ کھاؤ اور نہ پئے اور نہ خرور کرو اس سے اور فرمایا عثمان بن ابی العاص سے کہ لے تو ایسے مؤذن کو جو نہ کہو
اذان پر بلند روایت کیا ابواسکو احمد مطرف بن عبد اللہ سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے و ارجلکم ما وراہ ذلکم
ان تکموا ایاکم لکم اولاد یعنی حلال کی گنتیں ہو اور انکے تھامے لیے عورتیں نہ کہ طلب کرو اور انکو اپنے التوق
یعنی نکاح کرو یا خریدلو اور دلیل مہر مثل اجب ہونے کی ہے جو کہ حکم کیا عبد اللہ بن مسعود نے مہر مثل کا اور مہر عورت میں
کہ خاوند کا مگر یا ہوا اور اسکا ہر مقرر نہ خواہ اور شہادت مثل ہی سنان کی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
بنت و اشق میں ایسا ہی انخراج کیا اور اسکا احمد اور اصحاب سمن نے اور صحیح کیا اور نکو تزی اور ایک باعناہل احد
نے حضور سے مراد یہ ہے کہ کوئی خاوند یا بیوی سے مہر جو کے اور اگر ان صورتوں میں طلاق نہ ہو یا مثل
خلوت صحیحہ کے تو نہ لازم و بیگاف کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ کہ جتنا حرم علیکم ان طلقتمو النساء ما لم
تتموهن او فترضن منهن فربضہ و متعوهن علی التمسع فداہ و علی المقتر ذلک

خانہ

یعنی نہیں گنا، ہر تمبر اگر طلاق دو تم عورتوں کو بے تک نہ جماع کرواؤ شے یا نہ قصداً کو کوئی قصد انکے واسطے اور
 متعدد واکٹو غنی پر جو اسکی مقدار از نعلس پر ہی اوسکے لائق ص اس مقدار کا کہ زائد نہ موصفت نہ شریک پر اور کہ نہ
 پانچ درہم سے **ف** اور یہی قول ہے کہ زانی کا اور یہ تعدد واجب ہے ہر سال سے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک سب سے
 اور کت کا اہل کی اور نہ حجت ہر **ص** اور وہ تین کیلئے ہیں پیرا بن اور خجرف یعنی اوڑھنی جس سے وہ اپنا
 سر چھپا دے **ص** اور چادریں جس سے تمام بدن چھپا دے **ص** اور حج یہ کہ اعتبار خاوند کے حال کا ہے
 کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی اللہ مع قدرۃ و علی المؤمنین قدرۃ اور نزدیک کرخی کے عورت کا حال میں ہے
ف یعنی عورت کی لیاقت کے موافق اوسکو متعدد یا جاوے گا اور صحیح قول ہمارا یہ ہے کہ بیٹے والا خاوند ہی تو اسکی
 استطاعت اور لیاقت متبر ہوگی جیسا کہ نفعی کے باب میں ہے کہ شیخ ابن العمامہ نے کہ یہ انداز مروی ہے حضرت عائشہ
 اور ابن عباس اور سعید بن المسیب اور عطاء و شعبی سے **ص** اور اگر نکاح کیا غلام کے لئے پس یک خدمت کرے
 بیوی کی تو خدمت واجب ہوگی **ف** اسواسطے کہ غلام وضع ہو و اسطے خدمت کے اور خدمت غلام کی عوض
 مال کے ہوتی ہے **ص** اور اگر نکاح کیا عورت غرضہ سے یعنی اوس عورت سے جس نے نکاح کیا اپنا بغیر ذکر مہر کے یا
 اس بات پر کہ اوسکو مہر نہیں **ف** خواہ وہ عورت غرضہ ہو یعنی اوستے اپنے تین آپ خاوند کو تفویض کیا ہو یا نہ
 ہو یعنی وہ اپنی اوسکو خاوند کے سپرد کیا ہو **ص** اور پھر دونوں کسی مقدار مہر پر راضی ہو گئے تو بعد وطی کے یا موت
 کے یہی مقدار لازم آوے گا اور اگر طلاق سے دیا اوسکو قبل وطی کے تو متعدد لازم آوے گا اور امام ابو یوسف اور شافعی
 کے نزدیک نصف اس مقدار کا **ف** یعنی جس مقدار پر وہ دونوں راضی ہو گئے ہیں **ص** لازم آوے گا اور دلیل
 ہماری دو ہی آیت ہے **ص** اگر خاوند نے مہر معین پر کچھ بڑھا دیا خاوند کے ذمے ہے اور واجب ہوگا تو اگر طلاق سے دیا
 قبل وطی کے زیادتی ساقط ہو جاوے گی **ف** اسواسطے کہ زیادتی اوستے سبب اشتیاق وطی کے کہ تمی توجہ بقصد
 فوت ہوا یہ زیادتی بھی جاوے گی اور صورت مسئلے کی یہ ہے کہ کسی نے نکاح کیا ایک عورت سے اور مہر اوسکے دس ہجرت
 اور پانچ درہم لےنے اپنی طوف سے بڑھا لے اور پھر اوسکو قبل وطی کے طلاق دے دیا تو پانچ درہم لازم آوے گا نہ ساٹھ
 سات **ص** عورت کو کچھ نہ کہ بعض مہر باکل مہر نہ کے ذمے سے ساقط کر دے **ف** کیونکہ مہر جو عورت کا ہے اور مقدار کو
 پہنچتا ہے کہ اپنا ساقط کر دے **ص** یا اوس زیادتی کو جو مہر نے بڑھا دیا تھا اپنی طوف سے **ف** مثلاً اسی صورت
 میں پانچ درہم چھوڑے **ص** اور خلوت ہونے کے بغیر تابع حسی کے جیسے مرض کہ مانع ہو وطی سے
 اور مانع شرعی کے جیسے روزہ رمضان کا یا اہرام حج فرض یا نفل کا اور مانع طبی کے جیسے حیض اور نفاس طبیعت
 کوہ جاتی جو جماعت کرنے کو حالت حیض اور نفاس میں اور اگر مانع شرعی بھی بیان موجود ہے **ف** اور وہ عقل الباطنی
 کا ہے **ف** اعمی لولا لیس آتی الخیض ولا تقرب مؤمن حتی یطھون یعنی ہذا ہے جو عورتوں سے حیض میں اور
 نہ قریب ہوا شے یہاں تک کہ ہاں ہو جاوے اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شخص جماعت کرے حاضر سے
 یا کسی عورت سے اوسکی ڈر مہر میں یا کسی کاہن سے نہر ہو چکے اوسکی تصدیق کی تو اوستے انکار کیا اوس چیز کا

ع
 درہم اور اس سے
 نہ قریب ہوا شے

جو نازل ہو پھر استخراج کیا اور سکا تفرقی اور ابن ماجہ اور دارمی سے ابی ہریرہ سے **ص** ثابت کر دیتی ہے ہر کو وقت اور اسی کا نام غلوث بھی ہے اور امام شافعی کے نزدیک ہر وہ دن جماع کے مستقر نہیں ہوتا ہے اور دلیل بخاری اجماع صحابہ کا ہے اور اس بات کے کہ غلوث موجب ہر کو نکاحیت کیا اس اجماع کو طحاوی نے اور کہا ابن المنذر نے یہی قول ہے عمر اور علی اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو جابر اور عاذ بن جبل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم کا اور روایت کیا دارقطنی نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مسئلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھولا عورت کا اور نظر کیا اوس سے تو واجب ہوا مگر خواہ دخول کرے یا نہ کرے اور اسناد میں اوسکی اگرچہ ابن ابی عمیر نے ضعیف کیا اوسکو صحیحین نے لیکر کہا ابن الجوزی نے کہ روایت کیا اوس سے علمائے اور بھی روایت کیا اوس سے اصحاب سنن نے اور بھی استخراج کیا اوسکا ابو داؤد نے مراسیل میں ابن ثوبان سے اور رجال اوسکے فقہ ترین اور مرسل ہمارے نزدیک حدیث ہے اور روایت کیا یہی نقل ہے عمرو بن ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ اون دنوں نے فرمایا کہ جب بندہ ہو جاوے دروازہ اور چھوٹ جاوے پردہ تو عورت کو ہر ہی پورا اور اوپر سہ عدت پر اور اسناد اسکا منقطع ہے اور سوطا میں ہر مالک عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قضی فی المرأة اذا دخل الرجل ائمة اذا اخرجت الشقوق فعدت کجب علیہ الصلوات یعنی جب چھوٹ جاوین پردے تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد پر ہر روز عورت کا کیا عبد الرزاق نے منصف میں ابو ہریرہ سے یہی قول عمر کا اور کہا امام محمد بن حسن نے سوطا میں انا مالک انا ابن شہاب عن زید بن ثابت قال اذا دخل الرجل بامرأتها و اخرجت الشقوق فعدت کجب الصلوات قال ابی ہذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة والمامة من فقہائنا یعنی کہا زید بن ثابت نے کہ جب جاوے مرد عورت پاس اور چھوٹ جاوین پردے تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد پر اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت علی سے کہ فرمایا آپ نے جب بندہ ہو جاوے دروازہ اور چھوٹ جاوے پردہ اور دیکھے عورت کو تو واجب ہوا مرد پر ہر روز روایت کیا ابو سعید نے کتاب النکاح میں فرماہ بن اوفی کی روایت سے کہ کہا انھوں نے حکم کیا خلفا سے راشدین ہمد میں نے کہ جب وقت بندہ ہو جاوے دروازہ اور چھوٹ جاوے پردہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد پر اور عدت اور امام شافعی کے مذہب کے موافق بھی روایت ہے ابن سعید اور ابن عباس سے لیکن صحیح نہیں اور روایت کیا یہی نقل ہے شعیبی سے انھوں نے ابن سعید کے شخص غلوث کرے عورت سے اور وہی نکرے تو اوس عورت کو آدمہا مرد پر اور یہ منقطع و شخصی نے نہیں بنا ہے ابن سعید سے اور روایت کیا شافعی نے ابن عباس سے مسئلہ اوسکے اور اسناد اوسکا ضعیف ہے اور استخراج کیا اوسکا ابن ابی عمیر نے یہی نقل ہے ابو یوسف سے لیکن صحیح روایتیں صحابہ سے ہمارے مذہب پر ہیں **ص** اور غلوث سے یہی کہ خواہ خدا اور عورت دونوں ایسے مکان میں جمع ہو جاوین کہ کوئی عاقل نہ ہو اور بچہ اوکے اذن کے اوپر کوئی اطلاع نہ ہو سکے یا سب اندھیرے اور تاریکی کے کوئی اوپر اطلاع نہ پاوے اور خدا نہ جانتا ہو کہ یہ میری عورت ہے اگرچہ خداوند محبوب یا عیبین یا حسی ہووے **ف** مجبوبات مرد کو کہتے ہیں کہ جسکے آلت اور خصیتیں کٹے ہوں اور عین وہ جو عورت پر تہ نہ ہو نہ کھتا ہووے اور خصی وہ جسکے خصیے نکال لیے ہوں **ص** یا روزہ دار پر وہ ناکا اجماع مذہب میں اور ایک روایت ہے

یا

مذکورہ اگر روزہ اور رمضان کا یا احرام یا عورت خاصہ سے یا نفاس سے یا بیابان ہو کوئی اور دنوں میں سے
 تو خلوت ثابت نہوگی اور نمازی مثل روزے کے پر تو نماز فرض میں خلوت صحیح نہوگی جیسے فرض روزے میں اور صحیح
 ہوا ہوگی نماز نفل میں جیسے نفل روزے میں اور عدت واجب ہونے کی وجہ سے اور وہی جو عورت ہو یا حضرت عمر
 اور علیؓ سے سابقہ خارجہ البیہقی **ص** اور نفل میں برابر ہرگز مانع موجود ہو سے جیسے روزہ وغیرہ یا نہا منیٹا
 اور واجب ہوتے اور عورت کو کہ اسکو طلاق دیا ہو قبل و طلی کے اور جہاں اسکا معین **نوف** اور دلیل اسکی اوپر
 گذری **ص** اور **تجب** اگر سوا اسکے اور عورتوں کو کہ جس عورت سے ٹھہر گیا ہوا اور اسکو طلاق سے قبل و طلی کے
 جانا چاہے کہ نطفہ یعنی جو عورتین کے طلاق دی جاویں یا قدیم پر ہیں پہلی وہ طلاق نہاوس سے و طلی نہ کی ہوا ہوں
 نہاوس کا معین ہوا ہوا اسکے واسطے **تجد** واجب ہے اور دوسری وہ طلاق نہ کی جاوے اور اسکا معین نہ دیا ہو
 اور اس عورت کو **تجد** **ف** صحیح ہے کہ **تجب** **ص** تیسری وہ عورت کہ و طلی کے جاوے اور اسکا معین نہ
 نہاوس کو بھی و عورت سے طلاق نہ کی جاوے اور اسکا معین نہ دیا ہو تو ان دو عورتوں کے واسطے **تجد**
 تو حاصل ہے کہ حیثیت عورت کے و طلی کی تو **تجد** اسکے سوا ہرگز اور اسکا معین نہا ہوا ہوا اور و طلی نہ کی
 تو اس عورت میں مہر معین نہ ہونے اور **تجد** **ص** تین اور اگر زمین معین نہ تو **تجد** واجب ہے اگر کسی عورت نے
 ہزار روپیہ اپنے شوہر کے خانوہ سے لیکے اسکو اپنے قبضے میں کیا اور پھر وہی ہزار روپیہ عورت نے خانوہ دیکر یعنی غرض ہے
 اور خانوہ سے لیکے اسکے طلاق سے دیا اسکو قبل و طلی کے تو وہ مرد بائن ہو و روپیہ اس سے اور لیکے کہ عورت نے
 تمام مہر کو قبضے میں کیا تھا اور مرد پر واجب نصف ہے تو نصف پھر دیوے گی اور وہ جو عورت نے خانوہ کو دیکر یا تھا
 مہر سے محسوب ہوگا کہ روپیہ عورت میں **ف** مثل بیع اور شرا اور نکاح کے **ص** تین نہیں ہوتے **ف**
 یعنی کچھ روپیہ نہیں ہوتے بلکہ سب روپیہ ہرگز تو وہ جو عورت نے ہبہ کیا تھا اگر یہ وہ روپیہ خانوہ کے لیے ہے تو
 ہے لیکن نہ نہیں ہینے کہ یہ وہی روپیہ **ص** اور اسے طبع مضمون میں **ف** یعنی جو چیز میں کہ مضمون کے طبع کرتی
 اور بیان اسکا کہ **ص** اور اگر عورت نے قبضہ نہیں کیا تھا ان روپیوں کا نصف مہر کو قبضہ کیا تھا **ف**
 مثلاً بیع ہو و روپیہ کا ہزار کی صورت میں **ص** اور پھر عورت نے ہبہ کر دیا خانوہ کو کل مہر **ف** اور دونوں صورت میں
 مگر اول صورت میں ہبہ میں عورت کو کچھ ہبہ نہا پڑ گیا اسواسطے کہ کل مہر خانوہ کے پاس ہے اور دوسری صورت میں ہبہ
 مہر کا اس طور پر ہوگا کہ اس نصف کو چھ لیا ہے **ص** یا باقی **کوف** دوسری صورت میں **ص** اور طلاق
 اسکو خانوہ نے قبل و طلی کے تو اب عورت پر کچھ لازم نہیں آویگا اسواسطے کہ اب عورت کے پاس کچھ نہا نکاح میں نہیں
 اور اگر مہر کچھ اسباب **ہرف** جیسے غلام گھر کچھ اور غیر **ص** اور عورت نے اسکو قبضے میں کیا یا نہ کیا اور خانوہ دیکر کہ
 تو اب عورت پر دونوں صورتوں میں **ف** یعنی قبضے کی صورت میں اور عدم قبضے کی صورت میں **ص** کچھ لازم
 نہا آویگا اسواسطے کہ قبضہ نہیں کیا ہے تو تو ظاہر **ہرف** یعنی میسار روپیوں میں جب قبضہ نہ کرے تو کچھ لازم نہیں
 آتا اسے اسباب میں ہوگا **ص** اور جب قبضے میں کیا ہے تو کچھ لازم نہیں آویگا کیونکہ اسباب میں ہے اور روپیوں

مشہور ہے کہ عورت کے
کلیں ہوں اور مردی
میں سے اولاد لین
طلاق بائن کی مدت
میں ہر دو سب سے پہلے
عادت سے پہلی اور
کی مدت میں ہونا
موظ

اور اوسکی صفت بیان نہیں کی تو گھوڑا اوسط قیمت کا نہ بہت اعلیٰ اور نہ بہت خستہ ایسے یا قیمت اوسکی دے دیوے
ص اور اگر مکمل اور موزون جن صفت بھی بیان کر دی تو جو قدر کیا ہو وہی لازم آویگا اور نکاح فاسد میں بغیر ہسٹ کے
 کچھ واجب نہیں ہوا اگر بیعت کی ہو اوسکے ساتھ اور اگر وہی کی تو ہر مثل لازم آویگا بشرطیکہ زیادہ نووے ہر حدیث
 اور اگر زیادہ ہو تو ہر مہینہ لازم آویگا اور اوس عورت کے دل کا نسب اوس مرد سے ثابت ہو جاوے گا اگر وہ حمل سے
 وضع حمل تک چھ مہینے گذرے ہوں امام محمد کے نزدیک اور اسی پر فتویٰ ہے اور اگر اس سے کم گذرے ہوں تو نسب
 ثابت ہوگا **ف** اس واسطے کہ اقل مدت حمل کی چھ مہینے ہیں اور اسکا بیان آگے آویگا **ص** اور امام ابوحنیفہ
 اور ابو یوسف کے نزدیک مدت نسب کا اعتبار وقت نکاح سے ہوگا جیسا کہ نکاح صحیح میں **ف** تو اگر نکاح کے وقت
 سے وضع حمل تک چھ مہینے گذرے ہوں تو نسب ثابت ہو جاوے گا ورنہ نہیں اور ہر ملے میں امام محمد کے قول کا اختیار
 کیا ہے اور وہی صحیح ہے اور موافق قیاس کے **ر** اور ہر مثل عورت کا اوسکے باپ کی قوم سے اعتبار کیا جاوے گا
ف جیسے نہیں اور صحیح بیان اور بھینچی کی بیٹیاں اور چچا کی بیٹیاں کیونکہ فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود نے
 واسطے عورت کے ہر مثل اوسکی عورتوں کا ہر بیٹی جو عورتیں مثل اوسکے ہیں اور نکاح نہ دلا یا جو نکاح روایت کیا اسکو تہذیب
 نے اور تبادلا سے باپ کے اقارب ہیں کذا فی فتح القدر **ر** اور ہر مثل میں تہذیب کے دونوں عورتیں میں میں آوے
 شش میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور شہر میں اور زمانے میں اور تجارت میں اور شہادت میں برابر ہوں تو اگر باپ
 کی قوم سے کوئی ان مصنفین کے ساتھ نہ ملا تو اور عورتیں جو غیر ہیں اونسے اعتبار کر رہیں گے اور نہ اعتبار کیا جاوے گا ہر مثل میں
 اور خالہ کے ہر سے کہ جب مان اور خالہ اوسکے باپ کی قوم سے ہوں جیسے اوسکے باپ کے چچا کی بیٹیاں ہوں اور اگر ولی
 خاص ہو جاوے خالہ کی طرف سے ہوگا تو درست ہے اگرچہ وہ عورت نابالغ ہو اور عورت کو اختیار کیا جاوے ہے ہر ایسا
 ولی سے طلب کرے یا خاوند سے اور اگر ولی سے آدہ اگر دیا تو صحیح ہے اور ولی خاوند سے ہر ایسے اگر خاوند کے حکم سے نہ
 ہو اتھا اور اگر خاوند کے حکم سے نہ اس میں ہوا اتھا تو خاوند جو اندیگا اور بیچ میں یہ حکم نہیں تو اگر باپ نے اپنے نابالغ ولی
 مال بیچا اور قیمت کا خاص ہوا تو خاص **ح** اور وہ اسکی ہر مثل کتاب میں مذکور ہے **و** اور عورت کو بیچنا
 کہ بیع کرے خاوند کو خاص ہے اگرچہ بیشتر مرد نے اوسے وہی کی بی بیعت کی ہو اوسکی خالہ سے اور اس سے کہ خاوند اوسکو اپنے ساتھ
 سفر میں لیاوے جب تک ہر حال باطل ہو یا بعض یا جو ہر سبیل میں سے بافضل دیا جاوے یا ہر اوس عورت کے ہر مثل سے
 موافق ہو تو اس کے نہ ایسے اور دونوں صورتوں میں خاوند ہر وقت واجب رہیگا کیونکہ عورت اپنا حق طلب کرتی ہے اور
 کچھ غلط نہیں کرتی کہ خاوند ہر وقت نہ ایسے **ص** اور صاحبین کے نزدیک اگر خاوند اوس سے بیشتر وہی بیعت کی ہو
 بعد اوسکے عورت کو اختیار بیع کا باقی نہیں رہیگا اور بھی درست ہے عورت کو کہ قبل لینے اس ہر کے بغیر اذن خاوند کے
 سفر کرے یا کسی حاجت کو یا اپنے اقارب کی ملاقات کو جاوے اور بعد قبض کر لینے اس ہر کے درست نہیں **ف**
 کہ بغیر اذن خاوند کے سفر کرے یا کسی حاجت کو یا اپنے اقارب کی ملاقات کو جاوے **ص** اور اگر ہر میں نہیں ہوا تو اول
 میں سے بھی کچھ بافضل لینے کا دستور نہیں بلکہ اولیٰ تو اول ہے تو عورت کو نہ نہیں ہونا چاہی اور جب تو اول میں بعض نے کہا

دستوری تو عورت کو منع نہیں ہو چکا ہے اور اسے قبض کر لینے کل مهر کے **ف** بلکہ صلہ دستوری یا بغل فیہ کا لفظ اس سے
منع ہو چکا ہے جیسا کہ گذرا **ص** اور اگر خاوند نے اس قدر مهر **ف** یعنی ہر محل یا محل میں سے جتنے فیہ کا
دستور **ف** ہوا اور با تو پیرا کو پہنچا ہے کہ عورت کو لینے ساتھ سفر میں لجاوے ظاہر روایت میں **ف**
کیونکہ اسدغالی فرمایا ہے **اسکلی** **ھن** **ممن** **حیث** **سکنتو** یعنی رکھو اور لوگوں کو جان تم پر **ص** اور جو لوگ
نزدک خانو کو بعد ادا کے بھی سفر میں لجا نا نہیں ہو چکا ہے اور اسی پر فتویٰ دیا ہے فقیر ابواللیث **ف** اور
اسی طرف مائل جو میں بہت سے مشائخ جیسا کہ نقل ہے میں ہی اور اسی پر فتویٰ دیا جاوے گا اور جو نسا نے اس کے کہ
غریب عورتوں کو ضرر پہنچا ہے **ص** اور دست پر کہ اور لوگوں کو لجاوے ایسی جگہ پر کہ اس کے سکس سے وہ ان تک دست
سفر کی نہ ہو **ف** یعنی تین ان تین رات سے کہ ہو **ص** اگر زوج اور زوجہ نے اختلاف کیا ہے تین
سوا ایک نے کہا کہ ہر معین نہیں ہوا تھا اور دوسرے نے کہا معین ہوا تھا تو جو کہتا ہے کہ ہر معین ہوا ہے اگر وہ گواہ قائم کرے
تو قول اسکا مستبر ہو گا اور اگر گواہ قائم کرے تو جو کہتا ہے کہ ہر معین نہیں ہوا ہے تو قسم دلاوے بیگ اگر وہ قسم نہ لے گا
تو دوسرے کا قول مستبر ہو جاوے گا **ف** یعنی ہر معین کا اعتبار ہو گا **ص** اور اگر قسم کھالی تو ہر مثل واجب ہو گا
اور یہ فرسب صاحبین کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک بیعت میں قسم نہ دینے کے ہر مثل واجب ہو گا **ف** جس
صورت میں وہ گواہ قائم کرے **ص** اور اگر اختلاف کیا ہو کہ آواز سے میں **ف** مثلاً خاوند نے کہا سو دہم
اور زوجہ نے کہا دوسری دہم **ص** تو جو گواہ قائم کرے اور اسکا قول قبول کر لیا جاوے گا اور اگر کہنے گواہ نہیں کہا گیا
تو ہر مثل کو دیکھیں گے اگر ہر مثل خاوند کے دعوے کے برابر ہو تو خاوند کا قول مستبر ہو گا ساتھ صلہ کے اور اگر ہر مثل
عورت کے دعوے کے برابر ہو تو عورت کے دعوے سے خاوند پر تو قول عورت کا مستبر ہو گا ساتھ صلہ کے اور اگر
دونوں نے گواہ قائم کیے اور ہر مثل ہوا تو خاوند کے دعوے کے برابر ہو تو عورت کے قبول ہونے اور اگر ہر مثل
موافق عورت کے ہو تو گواہ خاوند کے قبول ہونے اس واسطے کہ گواہ شروع میں واسطے اثبات اور ان امور کے جو خلاف
ظاہر ہیں اور قسم شروع ہوا واسطے باقی لکھنے پہل کے اپنی پہل پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ دینی ہیں
اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے **ف** اخرج کیا اس حدیث کا یہی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا اور اسکا امام احمد نے مستدین اور حنفی اس حدیث کے صحاح مستدین میں موجود ہیں اخرج کیا اور اسکا مسند اور صحاح میں
ص اور اصل بیعت میں یہ ہر مثل سے ہو تو جو شخص دعویٰ کرے کہ خاوند اسے گواہ اس کے قوی ہونے اور اگر ہر مثل
در بیان میں خاوند اور عورت کے دعوے کے ہر مثل عورت نے دوسری روٹی کا دعویٰ کیا اور خاوند نے شہادت
کے تھے اور ہر مثل پر دہم سو اور در بیان میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر مثل خاوند کے دعوے کے موافق اور اس
کہہ بھی تھا اور عورت کے دعوے کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہو بلکہ خاوند کے دعوے سے زیادہ اور عورت
کے دعوے سے کہ جیسا کہ اس صورت میں **ص** تو جو گواہ لاوے تو اسکا مستبر ہو گا اور اگر وہ دونوں گواہ لائے
ہر مثل لازم ہو گا اور اگر کوئی نہ لاوے تو وہ دونوں پر قسم آوے گی اور جو قسم کھاوے تو اسکا قول مستبر ہو گا اور جو دہم

فکر کھانی تو مختل لازم آوے گا۔ سب صورتیں جب تعیین کر نکاح قائم ہوا اور اختلاف واقع ہو تو میں اور اگر خداوند نے خلاف
 شے یا عورت کو قبل طلاق کے ف اور اگر طلاق دیا بعد طلاق کے تو اسکی صورت ایسے وہی ہے جو نکاح قائم ہو
 جیسا کہ گذر اصحاہ اس کے ہر کے اندازے میں اختلاف ہوا تو جو گواہ لاویگا قول اسکا مستحب ہوگا اور اگر دونوں گواہوں
 اور تین شہادتیں ایسی ہوں جو اسکی ہر صورتوں کو مستعد دیا جائے یا ہر صفاق ہر دے ہی تو جو تینوں کے گواہوں کا
 اعتبار ہوگا اور اگر تین شہادتیں موافق عورت کے ہی تو ہر دے کے گواہوں کا اعتبار ہوگا اور وہ دلیل اسکی اور بر گزری
 ص اور اگر تین شہادتیں در میان ہیں جو سے زوج اور زوجہ کے ہر ف یعنی عورت کے دعوے سے کہ ام ہر دے کے دعوے سے
 زیادہ ص تو جو شخص گواہ لاوے قول اسکا مستحب ہوگا اور اگر دونوں گواہوں کو ایسا ہے تو مستعد مثل واجب ہوگا اور اگر دونوں گواہوں
 تو جو کما اور عورت کا قول اسکا مستحب ہوگا اور اگر دونوں نے تیسرے کھانی تو مستعد مثل واجب ہوگا اور ان صورتوں میں بی
 خاندان اور عورت کا تین ص ص کے ہوگا کیونکہ طلاق مثل طلاق کے ہی تو برابری اور کئی زیادتی صفت ہر کی ساتھ مستعد مثل کے
 و کئی ہوا وہی ص اور اگر زوج گواہوں اور بیہ عمل ہر ما اندازہ میں اختلاف ہوا تو حکم اور سکا بیان ایسا ہی ہے حالت
 حیات میں تھا اور زوج اور زوجہ دونوں مر گئے اور ہر عورت کا مہین ہو گیا تھا اور نزاع ہی اندازہ میں ہوتی تو اس کے
 وارثوں کے قول کا اعتبار ہوگا اور اگر نزاع ہی اس بات میں کہ مہین ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا تو انما صاحب کے نزدیک کہ
 لازم نہ ہو گیا اور صاحبین کے نزدیک مستعد لازم آوے گا اور اسی بنوعی ہر ف کیونکہ مہر مثل دے کے فستے نہ ہر ہر گیا تھا
 اور بین ہو گیا تھا تو ہر نے سے ساتھ ہوگا ص اور خداوند نے عورت کو کوئی چیز بھیجی بعد اس کے اختلاف ہوا عورت نے کہا کہ
 یہ چیز اور تمہارا تھا اور خداوند نے کہا مہر تھا تو خداوند کا قول ساتھ صحت کے مستحب ہوگا اور اسوا سے رخصت ہو گیا کہ
 اس چیز کی زوجہ کو مالک کرنے والا ہے جتنا ہی وصت تکلیک کو اور ظاہر ہو کہ تحفہ دینا واجب نہیں اور یہ واجب ہے اور خدا ہستی
 واجب ہے اور اگر نے بین ہوتی ہر ص جو چیز ایسی ہو کہ اسکا جمع کر کے کہتے تو اس جیسے تو اسکی ہر دے کو اسکا
 طہر وجود ہر شے وغیرہ ص ہر ص ہو کہ او ایسا ہی آتا اور زندہ ہو کر ہی اور شکر یاد اور سفر وغیرہ میں

فصل نکاح ذمی کے بیان میں

انکاح کیا ایک ہی ذمی سے یا عربی نے خرید سے دہر اور عربین سے میں خود کے یا غیر ہر کے اور اس کے میں ہر
 ہو تو اور ہر جو سے وہ طہر کی باطلاق دے دیا اسکو قبل طلاق کے یا ہو گیا تو نام صاحب کے نزدیک ہر لازم ہوگا و کث
 اسوا سے کہ ذمی ہر سے احکام کے باہر نہیں دیات میں جیسے نماز باروزہ وغیرہ اور معاملات میں ہر ہر کا حکم طلاق عقدا
 کہتے ہیں مثل اسوا اور شراب کا بیجا ہر کہتے ہیں تو کو کہتے ہیں کہ وہین اور اس کے مسائل سے متعرض ہوں
 برضاوت نہ اس کے کہ وہ سب بیوں میں ہر عوام ہر اور سود اور کے عقود میں سے نکال لیا گیا ہو کہ نہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو جو شخص سودیو سے تو اس کے ہر سے در میان میں محمد بنین کی کہنا یہی ہے اس لفظ سے غریب ہر اور روایت بنوعی
 سے کہ کہ گھاڑی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف اہل بخران کے اور وہ ضاری تھے کہ جس نے ہم سے سے بیع کی سود سے
 تو نہیں ہر وہ اس کے لیے اور روایت کیا ابو عبدی سے کہ کتاب الاسوال میں اور اس میں ہر کہ جس شخص نے گھایا اور بیع سے

سودو فریب بری اور اوس سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَأَصْحٰنُ هِمُ الْاَرْبَابِ اَوْ فَا وَفَا كَفُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ**
 کر لیا اور نیکے نیکے بھی حرام ہوں اور اگر نکاح کیا اور عھود سے شراب معین یا کسی سوز معین پر اور پھر بی بی اور
 زہرہ و انون اسلام لاسے یا ایک اور عین سے اسلام لایا تو عورت کو جو عسالتی تھا وہی **میکاف** یعنی شراب
 اول اور ہر عسالتی اور سوز معین ہوسری صورت میں **ص** اور اگر انھوں نے شراب اور سوز کو معین
 نیکے کو شراب کی قیمت لازم آئیگی جب شراب ٹھہرا ہوا اور ہر مثل لازم آویگا سو کہ صورت میں

عص باب غلام اور کافر کے نکاح میں

انہیں مہاجر جو نکاح غلام اور لونڈی کا کر اپنے مولیٰ کے اذن سے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے جو غلام نکاح کرے یا غلام اپنے بندے کے تو وہ زانیہی روایت کیا اسکا بوجہ او اور زنی اور اری نے اور غلام نکاح
 کے نزدیک جائز ہے اور ہر عسالتی اور یہی حکم ہے کہ کتاب اور ہڈی اور ام ولد کا **ف** یعنی میں سب کا
 بھی نکاح ہر وقت ہر مالک کی اجازت ہر اگر اجازت دیکھا نکاح جاری ہو جائیگا اور اگر دیکھا نکاح مطلق ہو جائیگا **ص**
 تو اگر انھوں نے نکاح کر لیا اپنے مالک کے اذن سے تو ہر عورت نکاح اور یہ وہ سب ہوگا اور غلام ہر کے فرشتے میں بچا
 ہو گیا اور نکاح کر لیا اور یہ سب جائز ہے غلام ہی کو اسکے ادا کرینگے اور اگر غلام سے اذن طلب کیا اور مولیٰ نے کہے کہ اگر اسکا
 مطلق ہونے سے اجازت نہ ہوتی ہو جائیگی اس واسطے کہ مطلق ہونے سے نکاح کے نہیں ہوتا ہوا اگر مولیٰ نے
 اسی ہی مالک مطلق سے نہ ہاں عسالتی سے نکاح کی اور اگر مولیٰ نے غلام کو اذن دیا نکاح کا اور اسے نکاح کیا
 اور مولیٰ کی تو وہ غلام ہی کا نکاح ہے اور اسے نکاح خاص کیا ہوا اگر مولیٰ نہیں کی تو نکاح خاص نہیں ہر لازم
 ہوگا **ف** اور نکاح عسالتی لازم آویگا **ص** اور اگر عسالتی سے نکاح خاص کیا تھا پھر مولیٰ سے دوسری بار
 نکاح صحیح ہو کرے کسی اور عورت سے نکاح جائے تو مالک کی اجازت پر موقوف رہے گا کیونکہ اجازت مولیٰ کی اول نکاح پر
 تمام ہو گئی تھی اور اگر مولیٰ نے اپنے بندہ کو اذن کا نکاح کیا اور وہ فرخندہ تھا نکاح صحیح ہوا اگر اوس عورت کا مہر بار تھا
 مہر مثل کے اگر نہ ہو تو مہر بیا گیا اور اسکی قیمت اس عورت اور فرخندہ ان پر ہوا **ف** عسالتی کر دی جائیگی
ف مشافرت ہو دیتے اور وہ بھی حرام ہے اور غلام ہی اس پر ہونے کو فرزند ہوا تو عسالتی بڑی فرخندہ اور کو
 اور عسالتی عورت کو لے آویگے **ص** اگر اوسکا مہر زائد ہر مہر مثل سے تو وہ عورت اوس مالک کے موافق نیگی لیا اور
 حق کے عسالتی میں مہر کرینگے **ص** یا مالک کو فرخندہ اور کافر جو پورا ہو جائے **ف** مشافرت ہوا اوس عورت کا سوز
 تھے اور ہر عسالتی اس کے دوسری بی بی اور فرخندہ اور کافر جو کافر میں بقدر سوز دیکھے ہی اور وہ غلام ہیں جو دیکھو
 فرزند ہوا تو عورت کے دل داسے بنا دینگے اور سوز فرزند اور کو بچا اسکے جو سوسے ہیں وہ بھی عورت کو بیٹا دے گا اگر
 بچہ نہ پالو وہ فرخندہ ہر مثل سے زائد ہر عورت کو نہ دلاویگے **ص** اگر مولیٰ نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی شخص سے کر لیا تو وہ
 لونڈی اس شخص کی ملک سے نہ نکلیگی اور جائز ہو کہ وہ لونڈی اپنے مولیٰ کی خدمت کرے اور خداوند جب وقت پاس تو
 اوس سے دیکھو عسالتی ہر وہاں نہیں ہر عورت اور بیعت اسکو کہتے ہیں کہ مولیٰ اوس لونڈی کے اور خداوند

بہی ہو سکونے نکاح کی اجازت سے نکاح

ابن عباس کے اوکی آزادی سے اور ہمارے مذہب پر جمع بین الامم یہ ہے یعنی تحقیق ہی برائے انہوں نے ہمارے مذہب پر انہی کے
صدا اور اگر لڑکی نے نکاح کیا یہ دونوں اذن مالک کے اور پھر وہ آزاد ہو گئی تو نکاح نافذ ہو جاوے گا اور اسکو اعتقاد نہیں
 ہے بگا اس واسطے کہ خود راضی ہو گئی تھی **ف** بظنا لہ من صورت کے کہ نکاح کرنا تھا اور سکا مالک کے کیونکہ اس وقت
 میں رضا اور عدم رضا او سکی دونوں برابر ہیں **ص** اور جو ہر مقرر ہوا وہ اس کے مالک کا ہی اگر بظنا لہ جو ہر مثل پر
 اگر وطی کے بعد آزاد ہوئی اور جو قبل وطی کے وہ آزاد ہو گئی تو وہ لڑکی کا ہی اور میں شخص نے نہ وطی کی اپنے پیشے کی لذت
 سے اور اس کے اہل الذرہ کوئی اور عہدی کیا اور سکا اور میں شخص نے تو نسب اس ولد کا اور میں شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور
 وہ اس کی اول ہو جاوے گی اور واجب ہوگی باپ پر قیمت اسکی اس واسطے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اتوا اور
 مال تیرا واسطے باپ کے ہر **ف** مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر بن العاص سے کہ آیا ایک شخص سوال اہل حدیث سے کہ
 کے پاس اور کہ آیا باپ پر سے مال کا مستحق ہے تو فرمایا آپ نے تو اور مال تیرا واسطے والد پر سے کہ ہر تحقیق کہ اولاد تیرا
 اچھی کمائی ہے تمہاری تمہارا بی اولاد کے سب سے خارج کیا اس حدیث کا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل نہیں ہے
 مالک کہ پیشے کے مال پر ہر وقت حاجت کے تو قبل وطی کے وہ ہرگز مالک میں تھی باپ کے اگر نہ وطی حرام ہو تو سے پس
 واجب ہوگی قیمت اور سکی باپ پر اور ہر ذرا تمہارا جو نکاح کیا کہ اس سے اپنی لڑکی سے وطی کی ہے اور نہ اس کے قیمت کیونکہ
 وہ لڑکا باپ کی ملک میں پیدا ہوا ہے اور یہی حکم دادا کا ہے بعد موت باپ کے نہ قبل باپ کے مرنے کے اور اگر باپ نے
 پیشے کی لڑکی سے نکاح کر لیا ہے تو یہ اور وہ اس کی اول ہو گا اور وہ جب تک کہ اس کا مالک اور اس کا آزاد ہو جاوے گا
 اس واسطے کہ وہ قرابت رکھتا ہے پیشے سے **ف** کیونکہ اس کا جانی **بوص** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو شخص مالک ہو کسی بھی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہو جاوے گا اور **ف** استخراج کیا اس حدیث کا ابوداؤد اور ترمذی
 اور ابن ماجہ نے نقل ہے ساتھ اس لفظ کے من مملک خالہم ثم نفوہ **حص** اگر عورت غلام کی آزاد کرے
 اور غلام کے مالک سے کہہ کہ تو میرے خاوند کو پسند ہے تو وہ اس کے عہدی ہر طرف سے آزاد کرے اور مالک ایسا ہی
 کرے تو غلام عورت کی طرف سے آزاد ہو جاوے گا اور **ف** فاسد ہوگا اس واسطے کہ وہ علام عورت کی ملک میں اگر آزاد
 ہوا ہے اور اس صورت میں غلام کی عورت کو منگی اس واسطے کہ وہ کسی سے آزاد کیا ہے **ف** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ذرا اور اس واسطے ہے جو آزاد کرے روایت کیا انکو عائشہ بنت سلم نے حضرت عائشہ بنت سلم سے کہ یہ یہ لوگوں
ص اور اگر قیمت نکاح سے کہہا ہو تو یہ آزادی اسکی گناہ سے ہے اور اس واسطے **ف** شدت عورت کے گناہ
 قسم کا تھا اور اسے قیمت دینی کہ یہ غلام اسی کے گناہ سے آزاد کرتی ہوں تو گناہ ادا ہو جاوے گا **ص** اور اگر
 عورت یہ کہہ کہ یہی طرف سے آزاد کر اور میرے ذمہ نہ کرے **ف** بیساکہ ذکر کیا تھا اول صورت میں **ص**
 اور مالک آزاد کرے تو طرفین کے نزدیک نکاح فاسد نہ ہوگا اور اول مالک کو ہوگی اور نزدیک امام ابو یوسف کے
 اس جگہ بھی نکاح فاسد ہوگا اور وہ لڑکی عورت کو ہوگی **ف** اور دلیل اسکی اصل میں مذکور ہے **ص** اگر کافر نے کافر سے
 بغیر لڑکیوں کے نکاح کیا یا دوسرے کافر کی عورت میں اور یہ اس کے دین میں جائز ہے اور پھر اسلام لائے تو نکاح اپنے

عالم باقی بیٹھا اور اگر نکاح کیا گیا تو فرقت سے فتنی جس سے اسلام میں نکاح حرام ہے۔ ان سے
 دو میں سے یا ان میں سے حص اور پھر اسلام لائے تو اہل کفر سے و میان میں تفریق کرادی جاوے گی و کبھی نکاح
 کیا اس پر عمل ہے استے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منکوحہ یا تھا طلاق کا فیروزہ ملی کو جبہ اسلام لائے تھے
 اور لے کر نکاح میں دو ہنہیں تھیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے حص اور لڑکا مسلمان ہوگا اگر لڑکی او
 مان باپ سے مسلمان ہو اور اگر دونوں میں سے کوئی اسلام لایا تب بھی لڑکا اوسے کے تابع ہو جاوے گا و
 اسواسطے کہ لڑکا تابع ہو تا ہو اوسے جو مان باپ میں سے ازروسے دین کے بہتر ہو کہ صاحب کشف الغم نے لکھا ہے
 ساتھ بی مان کے متعلق مسلمین سے اور تھے ساتھ اپنے باپ کے کیونکہ وہ تھے اپنی قوم کے دین پر حص اور اگر
 لڑکا جو کسی اور کتابی کے پیچھے ہی تو تابع کتابی کا ہو گا کف اسواسطے کہ کتابی بہتر ہو جو کسی سے حص اگر زوج
 جو کسی کا یا عورت کا فرقی اسلام لائے تو قاضی دوسرے پر اسلام کو پیش کرے اگر وہ بھی اسلام لائے تو نکاح پر مانت
 رہے گا اور اگر اسلام لائے تو ان دونوں کے پیچھے تفریق کرادی جاوے گی تو اگر قاضی اسلام پیش کرے مانت نہ ہو تو
 تفریق طلاق مان کے شہدین ہوگی اور اگر پیش کرے مانت نہ ہو تو یہ تفریق طلاق نہیں ہوگی کیونکہ طلاق عورت کی طرف سے
 نہیں ہوتا و اور مان چاہے یا اگر شہادہ جو کسی یا کتابی ہیں اسلام عورت کے اور یہ اسلام عرض کرنا ضرور ہوگا و
 وقت کرادی جاوے گی اور اگر عورت جو کسی یا جو بھی ہے حکم ہو اور اگر کتابی ہے تو پیش کرنا اسلام کا اور یہ ضرور نہیں کہ نکاح
 لڑکا کی عورتوں سے جائز ہو حص اگر شہادہ مسلمان ہو گیا اور عورت بعد پیش کرے اسلام کے مسلمان نہ ہوئی
 تو اگر وہ ملی نہیں کی تو خاوند پر کچھ نہ لازم آوے گا کف اسواسطے کہ عورت کی طرف سے طلاق نہیں ہوتا تو نصف
 بھی لازم ہوگا حص اور اگر وہ ملی کی تو مکمل ہر لازم آوے گا اور اگر عورت اسلام لائی اور خاوند نے انکار کیا تو اگر وہ ملی
 نہیں کی تو نصف ہر لازم ہوگا کف کیونکہ یہ طلاق تفریق ملی کے حص اور اگر وہ ملی کی تو مکمل ہر لازم آوے گا
 اور اگر دار الحرب میں زوج یا زوجہ اسلام لائے تو جب تک عورت کو تہ جنس نہ ہو جاوے تک وقت نہ ہوگی اور یہی تہ
 تابعین سے صد اگر خاوند کتابی کا مسلمان ہو تو کتابی اوسے کی ہوگی اگر کوئی زوج یا زوجہ میں سے کہ دونوں کا کفر
 دار الحرب دار اسلام ہیں یا دونوں یا ان دونوں کے فرقت ہو جاوے گی یا اگر قبیلہ ہو کہ آیا ہو اور اس فرقت سے عورت
 عدت نہ لازم آوے گی اگر دوسرے تہ کہ وہ عورت حامل ہو تو اوس سے وہ ملی نہ کرے تک جب تک وضع حمل نہ ہو اسواسطے کہ فریا
 سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں میں جو متہید ہوئیں تھیں غزوہ اوطاس میں کہ نہ وہ ملی کجاویں مانتا ہاں تک کہ
 وضع کرین عمل اپنا اخراج کیا اسکا اور اودے سنن بن ابی اور انطی سے حص اگر زوج یا زوجہ کوئی ان میں سے مرتد ہو گیا اسکا
 فرسے نکاح قاضی کے نکاح فسخ ہو جاوے گا تو اگر عورت نے ملی کی گئی ہو تو اس کے لیے کل ہر ہو اور چھ ماہوں میں وہ ملی کی تو جس میں
 عاوند نہ ہو گیا تو عورت کے لیے نصف ہر ہو اور اگر عورت مرتد ہو گئی تو خاوند پر کچھ نہ لازم آوے گا کف اور جو
 وہ ملی کی ہو تو ہر صورت میں کل ہر لازم آوے گا حص اور اگر زوج نہ ہو جو دونوں سنا تھی مرتد ہو گئے اور جو
 سنا تھی ایسی ہی وقت میں اسلام لائے تو نکاح باقی رہے گا اور اگر کوئی دوسرے کے پٹنہ اسلام لایا تو نکاح فاسد ہوا

باب القسم

جب ایک مرد کی دو بیویاں آزاد ہوویں تو واجب ہو عدل اور نیک درمیان بین قسم میں **ف** قسم اسکو کہتے ہیں کہ
 نماز نہ کھائے پیئے پہننے میں اور رات کو نہ سننے میں اپنی عورتوں کے بیچ میں قسمت کر دیے **ص** برابر کر دینا
 کر ہوں یا دو نواہیب ہوں یا ایک بکر اور دوسری شیب ہو **ف** اسواسطے کہ فیما بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جسکی بیویوں دو عورتیں اور چھ گادہ ایک کی طرف آویگا قیامت کے دن اور ایک جانب و سکا جھکا ہو گا روایت کیا
 اسکو امام حلاوتی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور داری نے حضرت ابی ہریرہ سے کہا شیخ ابن جریر نے
 اسناد اسکا صحیح ہے اور یہ حدیث عام ہو شامل ہے کہ اگر شیب کو اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ ماکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دن ہاتھ تھے واسطیابی عورتوں کے پھر عدل کرتے اور فرماتے ای اللہ یہ با شطری ہے جس میں ختم ہوتا
 سہ ملاست کر چھتے جس میں ختم نہیں یعنی اگر اولی کا سہ ملاست کی طرف زیادہ ہو تو لاجاری ہو کر قسمت میں برابر کیا
 کرتا ہوں اور خراج کیا اسکا چاروں عالموں نے اور صحیح کیا اسکو ابن حبان اور حاکم نے **ص** اور نبی اور پڑائی برابر
 اور اسکی شرح مسلما اور کتابیری **ف** اور دلیل ہماری اطلاق اوس حدیث کا ہے جو مروی ہوئی اور ایضا تا قیامت کے
 نزدیک اگر نبی عورت بکر تو سات راتیں برابر اور اسکے پاس رہے اور اگر شیب ہو تو تین راتیں پھر بعد اسکے قسم کے
 کیونکہ روایت ہے اونس نے کہا سنت ہے کہ جب کاح کرے ایک مرد یا بکرہ کو شیب پر تو ٹھہرے اس پاس سات راتیں پر
 برابر ہاتھ اور جب نکاح کرے شوہر شیب کو تو ٹھہرے اس پاس تین راتیں پھر ہاتھ روایت کیا اسکو بخاری مسلم
 اور بیہ نظری کا ہے اور روایت ہے امام شافعی سے کہ جب نکاح کیا اوٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے اور اس پاس تین راتیں
 اور فرمایا میں نے تجھے تیرے اہل ذلت اگر چاہے تو سات دن بیوی میں پھر پاس اور اگر سات دن بیوی میں پھر پاس
 تو سات سات دن ہو گا اور عورتوں پاس خراج کیا اسکو مسلم نے **ص** اور نوڈی اور سکتا ہے اور ام ولد اور بیوہ
 کو نصف کہ عورت یعنی قسم میں برابر کر لی کیونکہ کشف الغم میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آزاد عورت کو سات روزوں میں اور لونڈی کو سات روزوں میں اور روایت ہے حضرت علی سے فرماتے تھے جب بیوی کو عورتوں
 لونڈی پر تو واسطی ہرگز کے دو تین میں اور واسطی لونڈی کے ایک تہا روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ زراق اور
 دارقطنی اور ذہبی نے اور کہا شیخ ابن المہم نے کہ ایسا ہی حکم کیا حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اور جنت کی بیوی
 امام احمد سے حضرت علی کے ارادت اور ابن حزم نے جو دو سکو غضب سے کیا ہوا ہے سہا بن ہریرہ کے اور ابن ابی اسلم کے تو صحیح
 نہیں اسواسطے کہ وہ دونوں فقہوں حافظین اور زلمی سے تخریج ہوا ہے لکھا ہے کہ روایت کیا یہی ہے نے ایسا ہی سمیع بن
 سے اور سلیمان بن ایسار سے کہ وہ جب قائم کھاوے اور سوکے ہو اسے لونڈی کی تو اسکو واسطی روزوں میں اور لونڈی
 واسطی ایک دن **ص** اور زمین حق پر عورتوں کا قسمت میں جب سفر کرے زوج تو جس عورت کو چاہے سفر میں لے جاوے
 اور قرعہ واجب نہیں **ف** اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نہیں جائز ہے خاوند کو کہ نکلی سفر کو اور بیوہ کے کسی عورت کو
 گادہ عورتوں کی رضا سے یا قرعے سے اور امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کا حق نہیں وقت سفر کے نماز کے کہینے کہ

عقوبت میں غلام
 غلام کے مال میں
 غلام کو مال میں
 غلام کے مال میں
 غلام کے مال میں
 غلام کے مال میں
 غلام کے مال میں
 غلام کے مال میں

خاندان کو جائز ہو کہ سفر کرے اور کسی عورت کو ساتھ لے جائے تو اس طرح اور سکوا جائز ہو گا کہ کسی مین سے لیا دے
ص اور قدر بہتر ہوتی یعنی مستحب ہو گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ
 کرتے تھے سفر کا فرمودہ لے لیا اپنی عورتوں میں پھر جس عورت کا نکلتا حسد نکلتے واسکو لیکر روایت کیا اور سکوا جاری مسلم
ص اور اگر اپنا حصا یعنی سو گنچ را ضی ہو سکے ذیہ یوسے تو درست ہوتی کہ اس کی ہدایے میں ہو کہ سودہ بنت ہشام
 رضی اللہ عنہا نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب تم کہہ لیتے ہو مجھے اور کہہ دیتے ہو دن پر یا اسٹھے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور کہا کہ را ضی نے تخریج میں کہا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق پر یہ
 سودہ کو اور یہ نہیں پایا یعنی کسی حدیث میں اسٹی اور صحیح روایتوں میں یہ مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے
 طلاق کا ارادہ کیا تھا اور انھوں نے اپنا دن بخش دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اور کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روک لیتے
 سچا و شاید کہ میں تمہاری عورتوں سے ہوں جنت میں اور قافہ میں ہوں کہ انہوں نے اس سے کہا کہ پوچھا جگہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا آپ نے واسطے سودہ کے عدا کرتے تو سودہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضرت
 کہہ لیتے ہیں حضرت اور انہی روایت کیا ہے کہ حضرت نے عروہ سے مرسل اور اسی سے شاید اخذ کیا ہے صاحب ہدایہ نے اس صحیح
 روایت کو جو صحیحین میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل ہے بختم یاد ان اپنا یعنی ہمارے اپنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے دن اور ایک دن ہو گا اور روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور عورتیں آپ کی تمہین اور قسمت کرتے تھے اسٹھے بیچ میں آٹھ عورتوں کے لیے چھوٹا
 منقول ہے کہ عورت جس کے واسطے قسمت تھی صفیہ رضی اللہ عنہا اور قریحہ رضی اللہ عنہا کے کہ عورت سودہ تمہین اور کیا عطا کا
 معمول ہوا پر غلطی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ **ص** اور پھر اگر اوس سے لوٹ جائے تو درست ہوتی اس واسطے کہ چل گیا

لہ
 واللہ اعلم بالصواب
 بحوالہ اصحاب روایت
 یہ عمل صحیح ہے
 بیخبر لایا سودہ رضی
 اللہ عنہا سے روایت ہے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وفات کی اور عورتیں آپ
 کی تمہین اور قسمت کرتے
 تھے اسٹھے بیچ میں آٹھ
 عورتوں کے لیے چھوٹا
 منقول ہے کہ عورت جس
 کے واسطے قسمت تھی
 صفیہ رضی اللہ عنہا اور
 قریحہ رضی اللہ عنہا کے
 کہ عورت سودہ تمہین
 اور کیا عطا کا
 معمول ہوا پر غلطی
 ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے کہ **ص** اور
 پھر اگر اوس سے لوٹ
 جائے تو درست ہوتی
 اس واسطے کہ چل گیا
 *

کتاب الرضاع

تھوڑا رو بہت دودھ پینا اگر ایک بار چوست جب ہت رضاعت میں ہو سکے تو رضاعت ثابت ہوتی ہوتی اور امام شافعی
 کے نزدیک نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت سے مگر جب کہ بائع بار چوست کہ پوچھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
 حرام کرنا ہر ایک نوع جو سنارو روایت کیا اور سکوا مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں مسلم کی ہے کہ آنحضرت
 ﷺ کے ملاجہ وکلاؤملا جتنا کہ یعنی نہیں حرام کرنا ہر ایک دو بار کا پوچھا نا کا صاحب ہدایہ نے ذیل جاری قول
 اللہ تعالیٰ کا ہے وَاَمَّا تِلْكَ الْاَلْفَاةُ الَّتِي اَوْضَعْتُمْ لَهَا آيَةً وَآخَرُهَا الَّذِي تَمْتَعُونَ بِهَا فَمِنْ رِجَالِ قُرَيْشٍ لَرَجُلٍ كَرِهَ لِمَوْلَا
 اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تَمْتَعُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْتَمِلُهُمْ مِنَ الرِّضَاعِ یعنی حرام ہوتا ہے رضاعت سے
 جو حرام ہوتا ہو نسبت سے اخراج کیا اور سکوا بخاری مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
 فرماتے تھے جو ہر سوے دو سال کے اندر اگر چہ ایک بار چوستے تو وہ حرام کر دیتا ہے اور حضرت ابن عمر کو پوچھا کہ ابن الزبیر
 الزبیر ان کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ زمین حرام کرتی ہے رضاعت جب تک سات بار نہ چوستے تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما
 نے قول اللہ تعالیٰ کا بہتر قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَحْوَا الْكُفْرُ مِنَ الرِّضَاعِ اور زمین نے لگایا

ایک بار یاد و بار جو سے کو اخراج کیا ان دونوں اثروں کا عبد الوہاب شمرانی نے کشف الغمیں میں صمت رضاع کی
 امام ابوحنیفہ کے نزدیک دو برس چھ مہینے ہیں **ف** اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور سبھی قول حضرت شمرانی
 کا اور امام زفر کے نزدیک تین برس کہا صاحب ہدایہ نے دلیل صاحبین کی قول اللہ تعالیٰ کا **وَحَلْمَةٌ وَضَلَامَةٌ**
تَلْمُؤٌ شَهْوَانٌ اس واسطے کہ مدت حمل کی چھ مہینے ہیں تو فصال کے واسطے دو برس رہے اور قول رسول الہی صلی
 علیہ وسلم کا **الرَّضَاعُ بَعْدَ حَمْلٍ** نہیں ہے رضاعت بعد دو برس کے اور بلوغ المرام میں ہے کہ اخراج کیا اور کھانا
 اور بن عدی نے ابن عباس سے اور زینب زہری میں ہے کہ روایت کیا اور سکوان بن ابی جوزی نے بھی اور لفظ او سکوان
 کا **رَضَاعٌ لَّا تَحْسَبُ كَانِي فِي حَمْلٍ** لیکن نہیں ہے رضاعت مگر جو ہو دو سال کے بچہ میں اور کھانا اور قضی نے کہ حال اس کے
 صحیح ہیں مگر بشیر بن جبیل اور وہ ثقہ ہے حافظہ یوشیق کی اسکی اسم اور جبلی اور ابن حبان نے اور بعضوں کے نزدیک
 رضاعت ساری عمر میں باقی رہتا ہے اور یہی ماثور ہے حضرت مایثہ بنت نسیب سے لیکن روایت کیا اور کھانا اس فعل کو اور ازواج مطہرات نے
 اور کہہ کر کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے نہیں حکم کرنا ہے رضاعت مگر جو چھ ماہ آنت کا اور ہوسے قبل دو
 چھ ماہ کے اور یہی سنتے تھے کہ فرمایا آنت نہیں رضاعت ہے مگر جو ہو دو سال میں اور تین مہینے بعد احتلام کے
 ذکر کیا کشف الغم میں **ص** اور حدیث صمت کے رضاعت نہیں ثابت ہوتا ہے کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے
 کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں رضاعت ہے مگر جو دو برس کے اندر ہووے حال صغر میں اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے
 حضرت علی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نہیں رضاعت ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور نہیں چھٹی ہے بعد
 جوارح مضبوہ ہونے کے اور روایت کیا ابوہی نے شرح السنہ میں مثل اسکے اور روایت کیا عبد الرزاق نے حضرت علی سے
 مرفوعاً کہ **رَضَاعٌ بَعْدَ الْفُصَالِ** نہیں رضاعت ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور روایت کیا ابن عدی نے کامل میں اور
 ابو دارم وطیبا السی نے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے **لَا رَضَاعَ بَعْدَ فُصَالٍ وَكَأَنَّ بَعْدَ حَمْلٍ**
 یعنی نہیں رضاعت ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور تین مہینے بعد احتلام کے اور جامع ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی علیہ وسلم نے نہیں حکم کرنا ہے رضاعت مگر وہ رضاعت کہ چھ ماہ آنت کا اور ہوسے پہلے دودھ چھڑانے کے اور صحیح کیا
 او سکوان ترمذی نے اور سلم نے اور بن ابی اودین و کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نہیں ہے رضاعت مگر وہ کہ چھ ماہ
 پہلے کی اور یہ کہ گوشت کو اور کشف الغم میں ہے کہ فرماتے تھے زہری ہمیشہ فتویٰ دیتی تھیں حضرت مایثہ بنت نسیب
 بات ہے کہ نہیں حرام کرنا ہے رضاعت بعد دودھ چھڑانے کے یہاں تک کہ وفات ہوئی اور تکلی **ص** اور میں عورت نے
 دودھ پلایا وہ اوس کی مان ہو جاتی ہے اور او سکوان شوہر کہ جس سے اوس عورت کا دودھ ہی باپ ہو جاتا ہے تو حرام
 ہوگا اوس سے جو حرام ہوتا ہے نسبت سے **ف** کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے
 حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسبت سے اور ایک روایت میں ہے بخاری کی کچھ **م** من الرضاع ما یحرم
 من النواکی کا ذکر اور ایک میں **یران الله حرم من الرضاع ما حرم من النسب** جس مگر بن نسیب کی اور رضاعت
 یا بھائی نسیب کی مان رضاعت یا بھائی اور بہن رضاعت کی مان نسیب یا بھائی اور بہن رضاعت کی مان نسیب یا بھائی

ابن عدی نے
 صحیح ہے

ف اور بہن نسبی کی مادہ نسبی یا بھائی نسبی کی مادہ نسبی حرام ہے جیسا کہ اوپر لکھا ہے اور اس طرح حرام نہیں ہے بیٹے کی رضاعت میں اور نسبی حرام ہے کیونکہ بیٹے کی بہن نسب سے یا بیٹی بیٹی ہوگی یا ربیبہ ہوگی اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور بھی نہیں ہے بیٹے کی جتہ رضاعت سے اور نسب سے حرام ہے کیونکہ وہ یا بیٹی ماں ہوگی یا بیٹی خود سولہ ماہ کی ماں اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور اس طرح نہیں حرام ہے مادہ رضاعت میں اپنے چچا اور چچی کی اور مادہ رضاعت میں اپنے ماموں اور خالہ کی ہر ذکیو اسطے **ف** اور تفصیل اسکی اصل میں مذکور **وص** اور عورت کیو اسطے نہیں حرام ہے اپنے بیٹے رضاعت کا بھائی اور چاچا جیسے کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ اوپر کہا کہ مدبر ماں رضاعتی بھائی کی درست ہے تو وہ مرد اس عورت رضاعتی بیٹے کا بھائی ہوگا **ف** مثلاً زینب کا رضاعتی مہتاب اور اسکا عروہ بھائی ہے تو عروہ کے بھائی کی ماں زینب ہوگی اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا **ص** اور اپنے سے کہ رضاعتی بیٹی نہ خوار پر مضمون یعنی جو عورت کہ دودھ پلاتی ہے اور اسکا خاندان کہ جس سے اسکا دودھ ہے اور ان دونوں کی قوم سب حرام ہو جائیگی **ف** تو خاندان رضاعتی اس شیر خوار پر حرام ہے اور اس طرح اسکا بھائی کیونکہ وہ شیر خوار کا چچا ہوگا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم واسطے ہاؤنڈ کے اللہ تعالیٰ اصل ہوتی ہے اور پانچ کیونکہ وہ چچا تہ اہی رضاعت سے روایت کیا اسکا بھائی رضاعتی **ص** اور رضاعتی نہ فقط شیر خوار کا خاندان کہ وہ عورت ہے اور اس طرح رضاعت کے خاندان پر شیر خوار کی بیوی اگر وہ مرد ہے اور شیر خوار کی فرور یعنی اسکی اولاد حرام ہو جائیگی اور قاعدہ اسکا سن تین ہو گیا از جانب شیر خوار نہ ہوتی ہے نہ دودھ نہ زچا نہ شیر خوار نہ دوجان و فرور **ف** یعنی دودھ پلانے والی اور اسکا خاندان مع اولاد اور باپ دادا اور ماں بہنوں اور بچے شیر خوار کے خویش ہو جائینگے اور شیر خوار اور اسکی بیوی یا خاندان مع اپنی اولاد کے نقطہ خویش ہو جائینگے وہ پلانے والی اور اس کے خاندان کے **ص** بھائی ہو کر اسے دودھ پینے بھائی رضاعتی کی بہن سے جیسا کہ چائیزہ کے کالج کرے اپنے بھائی نسبی کی بہن سے اور مثال اسکی یہ کہ ایک شخص کا بھائی غلامی ہے اور اسکی ایک بہن ہے رضاعتی تو اس شخص کو درست ہے کہ اس سے کالج کرے **ف** اور اگر اسکی بہن تحقیق ہی یا غلامی ہو تو اسکو درست نہیں **ص** اگر ایک لڑکے اور ایک بہن کے مدت رضاعت میں ایک عورت کی پستان سے دودھ پیا تو حرمت رضاعت کی ثابت ہو جائیگی اور وہ ماں نہ بھائی بہن کے ہونگے اور اگر دونوں نے مل کے کسی بکری **ف** یا گاسے یا اونٹنی **ص** کا دودھ پیا تو وہ بھائی بہن ہونگے اگر دودھ عورت کا پانی سے یا دواسے یا بکری کے دودھ سے مل گیا تو اگر غالب دودھ عورت کا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں اور اگر دوسری عورت کے دودھ سے مل گیا تو بھی حرمت کا دودھ غالب ہے اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی **ف** اور دوسری عورت سے جسکا دودھ مخلوب ہو حرمت ثابت ہوگی اور بعض آیات میں ہے کہ اس سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائیگی واسطے اعتقاد کے اور اگر دودھ ہر ماہ بہن تو دونوں سے حرمت ثابت ہوگی اس واسطے کہ کوئی دوسرے پر غالب نہیں **ص** اگر عورت کے شیر کو طعام میں ملا یا تو اس کے کھانے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی **ف** اگرچہ دودھ غالب ہو کھانے پر اور صاحبین کے نزدیک جب غالب ہوگا تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی لہذا فی اللہ علیہ **ص** اگر کسی مرد کی پستان سے دودھ نکلا تو اس کے پینے سے حرمت رضاعت

ثابت ہوگی جیسے کہ کسی شخص کو مدت رضاع میں عورت کے دودھ سے حقنہ دیا جائے تو حرمت رضاع ثابت نہوگی
ص اور اگر کسی عورت بکری یا بکرا سے دودھ پلایا گیا ہو تو وہ مکلی عورت مردہ کی اور کسی شخص نے اس کو مدت رضاع میں پلایا تو حرمت
 ثابت نہوگی **ف** لیکن خاوند اس بکرا کا شیر خوار پر حرام نہوگا تو درست ہے کیونکہ خاوند کو جب اس سے وہ ملی گئی
 کہ اس شیر خوار سے نکاح کرے **ص** اگر کسی شخص نے ایک بڑی عورت سے اور ایک شیر خوارہ سے نکاح کیا اور ایک
 بڑی بیوی نے اپنی سوکن شیر خوارہ کو دودھ اپنالایا تو دونوں عورتیں خاوند پر حرام ہو جائیں گی **ف**
 اس واسطے کہ خاوند جامع ہو وگیا درمیان عورت اور اس کی رضاعی بیٹی کے اور بدست نہیں اور غنا یہ بین
 لکھا ہے کہ بڑی عورت تو ساری عمر حرام ہی اور شیر خوارہ بھی اسی طرح اگر بڑی عورت سے وہ ملی کی ہے اور اگر وہ ملی
 نہیں کی تو درست ہے خواہ نہ کوئی پھر اس شیر خوارہ سے نکاح کرے **ص** نیز اگر بڑی عورت سے وہ ملی نہیں کی تو
 تو وہ اس کو کچھ نہیں **ف** اور اگر وہ ملی کی ہو تو کل ہر لازم ہوگا **ص** اور شیر خوارہ کو آٹھ ماہ تک پلایا اور خاوند اس سے
 ہم کو اس دودھ پلانے والی سے پھیر لیسے اگر اس سے قصداً واسطے نساہ کے دودھ پلایا تھا اور اگر واسطے
 نساہ کے نہیں پلایا تھا **ف** بلکہ وہ شیر خوارہ جو ملی تھی یا اور کوئی سبب ہوا **ص** تو خاوند اس سے
 پھیر گیا اور رضاع نہیں ثابت ہوتا ہے مگر دودھ پلایا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ہے

کتاب الطلاق

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ناپسند دلال جنیون میں اللہ کے نزدیک طلاق جو روایت کیا اور اسکو
 جو اواد اور ابن نایب نے اور صحیح کیا اور اسکو حاکم نے اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث مسلم صحیح ہے اور طلاق تین قسم ہے
 ایک سن اور دو سے آسن اور تیس سے یعنی **لخص** طلاق آسن یہ بیکر مرد و بیوی عورت کو ایک طلاق دیوسے
 اس طرح تین آسن میں سے ہر ایک تکلیف ہووے اور چھ بڑے اور اسکو یہاں تک کہ گندہ جاوے عدت اوکی
ف اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے مستحب ہلستے اس بات کو کہ نہ زیادہ کریں ایک طلاق پر یہاں تک کہ زیادہ
 عات اور اس بات سے افضل تھا اونکے نزدیک کہ طلاق دےسے مرد عورت کو تین بار ہر طرح میں ایک طلاق اگر کیا
 اسکو گندہ نہیں اور مرد بیوی پر اگر تیس سے کہ دو سے تھے صحابہ یہ کہ طلاق دیسے عدت کو ایک ایک بار
 چھ بڑے اور اسکو یہاں تک کہ خائفہ ہو تین بار روایت کیا اور اسکو ابن ابی شیبہ نے **ص** اور طلاق سن یہ بیکر مرد و بیوی
 کو ایک طلاق دیوسے برابر کہ جنس میں سے یا طہر میں اور یہ طوعا کو تین طلاق ہے احدیہ ہر طرح میں جنس میں طہر کی ہے
 اگر اس عورت کو تین آسن آہو **ف** اور امام مالک سے کہ نزدیک یہ بھی بدست ہے بلکہ نہیں مباح ہے اگر ایک طلاق اور تین
 ہماری حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تھی کہ طلاق دیا انھوں نے اپنی عورت کو اور وہ حاضر نہیں پھر راہہ کہ ایک راہہ
 دو طلاق نیون وقت دو حیضوں کے سوچنے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان میں ایسا حکم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے
 بیشک تو نے خطا کی سنت سے اور سنت یہ ہے کہ استقبال کے تو طہر کا تو طلاق سے تو نزدیک ہر طرح کے سوچا گیا
 محکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچت کی سینچا اپنی عورت سے اور فرمایا آپ نے سوچت کہ وہ پاک ہے جاوے

تو پھر طلاق ہے اور سوکھ اور چاہے روگ رکھ سوکھ ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین طلاق ہو گئیں تو سوکھ تو پھر کچھ رحمت حلال ہے فرمایا کہ نہیں باندھنا ہو گا وہ بھی وہ جسے اور جو دیکھا گناہ روایت کیا اور سوکھ اور طلاق نے اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حسن سے انھوں نے ابن عمر سے اور تعلیل کی اور کسی بہتی سے ساتھ عطا اور اسحاق اور کما کہ لانا جو وہ زیادتیوں ایسی کہ نہیں متابعیت کیا جاتا اور وہ ضعیف ہیں نہیں قبول کیا جاوے گی وہ حدیث کہ منفرذہ اور اسکے ساتھ کہا شیخ ابن العمام نے کہ تعلیل بہت ہی کی مراد وہی کو تو کہ متابعت کی عطا کی شعیب بن رزین سے سننا اور تین روایت کیا اور سوکھ طہرانی نے صحیحین میں اور اگر حیض نہ آتا ہو یا سفید ہو یا حائلہ ہو تو پھر حیض میں ایک طلاق دے گا اور جائز ہو طلاق یہاں تینوں کو بعد وطی کے بھی اور طلاق یعنی ہر کہ تین طلاق یا دو طلاق یا ایک بار یا دو بار یا ایک طہرین ویسے اور رحمت کرے در بیان اور اسکے ف تو اگر ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا اور طلاق یعنی دو الگ الگ گناہوں اور دلیل اس کی اور حدیث ابن عمر کی گذری اور مروی ہے سنن ابوداؤد میں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے واسطی ایک مرد کے تین طلاق دیے تھے اور اسے اپنی عورت کو باندھ ہو گئی وہ عورت جسے اور تو نے نافرمانی کی یا نے رب کی اور روایت کیا طہادی نے کہ ایک شخص نے سو طلاق دیے اپنی عورت کو کہ ابن عباس نے نافرمانی کی تو نے اپنے رب کی اور باندھ ہو گئی عورت تیری جسے اور مروی ہے یا نندا اسکے موٹا مالک میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن مسعود سے اور روایت کیا عبدالرزاق نے علقمہ سے کہا کہ ایک شخص طرف ابن مسعود کے سوکھا کہ طلاق دیا جسے اپنی عورت کو تینا تو نے طلاق ہو گا ابن مسعود نے کہ تین طلاق واقع ہیں باقی زیادتی پر اور مروی ہے یا نندا اسکے موٹا میں اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے بھی اور ابن عمر سے اور روایت کیا و کعب نے آنحضرت سے انھوں نے حبیب بن ثابت سے کہا کہ آیا ایک شخص نے عطا کے پاس تو کہا کہ نہر طلاق دیے ہیں اپنی عورت کو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ جسے ساتھ تین طلاق کے اور تیسیم کہے تو باقی طلاقوں کو اپنی عورتوں پر اور روایت کیا و کعب نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف عثمان بن عفان سے کہ اور کہا کہ نہر طلاق دیے ہیں اپنی عورت کو تو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ جسے ساتھ تین طلاق کے اور روایت کیا عبداللہ بن عباس نے عبادہ بن صامت سے کہ طلاق دیے اور اسکے باپ نے اپنی عورت کو نہر تو کہ عبادہ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے وہ باندھ ہو گئی تین طلاق سے ساتھ عصیت کے اور باقی رہے تو کسی شان سے زیادتی اور ظلم اگر چاہے اللہ عذاب کہے اسپر اور اگر چاہے بخش دے اور روایت کیے طہادی نے اس باب میں اور آثار حضرت انس اور حضرت عمر بن الخطاب سے بھی اور امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک بار دیدینا جائز ہیں اور بعضوں کے نزدیک اگر تین طلاق ایک بار دیکھا تو ایک طلاق واقع ہو گا اور یہی آثار اور ابن عمر سے ایک طلاق کے بعد اس کو طہرین جس میں وطی کی ہو ف اور حرام کہ اس طلاق کو حضرت عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا اسکو کشف الغم میں ص یا ایک طلاق کے بعد سوکھ کو حیض میں ف اور دلیل اس کی دوہی حدیث ابن عمر کی ہے جو اوپر گذری اور اس کی حرمت پر اجماع ہے لیکن طلاق واقع ہو جاوے گا ص اور واجب ہے رحمت اس میں سو جب پاک ہو دے حیض سے تو طلاق دیوے اور سوکھ اگر چاہے ف اسو اسکے کہ حدیث ابن عمر میں ہے جو جمع کا کہ اس عورت سے بچاؤ

طہرانی

یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے چلنا اور ان سے بچنا

اوسکے ایک مہینہ داخل میں روایت کیا ہو سکو مسلم اور صاحب سنن نے اور یہی قول ہے امام شافعی کا ایک روایت میں اوسکو طلاق میں کہ فرمایا امام ابوحنیفہ نے جسوقت کہ باک ہو جائے اوس جنس سے جس میں طلاق لیا یا جو سبب جائز ہو سبب بیکرا ہو تو باوجود سکو طلاق دے اور یہ بھی مذکور ہے حدیث ابن عمر میں اخراج کیا اوسکا بخاری مسلم نے اور یہی قول ہے امام مالک اور احمد کا اور مشہور ہے ہونے شافعی کا ص اگر کسی شخص نے اپنی عورت موطوہ کو کہا کہ تجکو تین طلاق ہیں سنت کے ہوتی بنیہ سنت کے تو ہر طرح میں ایک طلاق واقع ہوگا اوساطے کہ طلاق مسنون ہے اور اگر نیت کی کہ تینوں طلاق ایسی ہوں گی تو ہر ایک ایک ایک مہینے میں ص تو صحیح ہے یعنی تینوں طلاق اول صورت میں ص اور ہر ایک ص اور دوسری صورت میں ہر مہینے میں ایک طلاق پر ہوگا ص اور امام زفر کے نزدیک یہ نیت نہیں صحیح ہوگی کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے اور اوسے لفظ مسنون کا کہا تھا اور ہمارے نزدیک اس صورت میں بی مسنون کے یہ ہونگے کہ تین طلاق کا ایک بار واقع ہونا مذہب اہل سنت کا ہے کیونکہ روافض کے نزدیک تین طلاق ایک بار نہیں واقع ہوسکتے اور وہ جو حدیثیں اور پرہیضے ذکر کیں دلالت کرتی ہیں انکو طلاق نہیں کہتے اور واقع ہوا تو طلاق بہر نماوند اقل بائع کا خلاصہ ہوا آزاد اگرچہ سنت میں مست ہوا اور اگرچہ کے نزدیک جو شخص مست ہوا اوسکا طلاق نہیں واقع ہوا کیونکہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں ہوا واسطے جنہوں اور مست طلاق تھے ابن عباس فرماتے کہ طلاق سنت کا اور نہ کہہ کا جائز نہیں اور دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا انا لک نے موطا میں تحقیق کہ عیین بن اسیبہ اور سلیمان بن ایسار جو چھ گئے سنت کے طلاق سے سو کہا انہوں نے جسوقت کہ طلاق دے سنت جائز ہوگا طلاق اوسکا اور اگر قتل کرے گا قتل کرے گا یا بوجہ کا انا لک نے کہ یہ بھی حکم ہے نزدیک ہمارے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ سے تحقیق کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا طلاق سنت کا عورتوں کی گواہی سے اور بھی نکالا ابن ابی شیبہ نے عطاء اور جابر اور حسن اور ابن ہریرہ اور ابن اسیبہ اور عمر بن عبد العزیز اور سلیمان بن ایسار اور شعی اور زہری اور یحییٰ کہ کہا ان سب نے جائز ہے طلاق سنت کا اور بھی اخراج کیا حکم سنت کہ کہا انہوں نے نجا امدکی طرف سے سنت ہے جو اوکا طلاق جائز نہیں اور جسکو شیطان نے گمراہ کیا ہے سو طلاق اوسکا جائز ہے اور کشف الغمہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق سنت کا اور عتاق اوسکا اور کافی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ واسطے تقدیر کے اور ہمارے مذہب میں ہے بھی بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا سنت کا اور یہی مختار ہے کہ نئی اور طواہی کا ص اور گونگے کا طلاق اشارے سے واقع ہوگا کاف یعنی اوس اشارے سے ہر طلاق کے واسطے مقرر ہے اور اوسکا بیان انشاء اللہ آخر کتاب میں آئیگا ص اور نہیں واقع ہوگا طلاق ہی کاف کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عبدالسب سے کہ کہا انہوں نے نہیں جائز ہے طلاق ارط کے کا اور روایت کیا عبدالرزاق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہوں نے نہیں جائز ہے طلاق واسطے ارط کے کہ اور کشف الغمہ میں ہے کہ اگر شاعی ہے نہ نہیں جائز ہے طلاق ارط کے کا بیان گنگے واقع ہوگا ص اور عیین بن کاف اوساطے کہ جامع ترمذی میں ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق جائز ہے کہ طلاق مسنونہ کا یعنی جو غلوب العقل ہوا اور اسکی اسناد میں عطاء بن جحان ہے کہ روایت ترمذی نے کہ وہ دہا ابی جحان

صلی
 علی بن ابی طالب
 صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت ہے کہ وہ دہا ابی جحان

صلی اللہ علیہ وسلم سے

یعنی بول جانا یہ حدیث کو اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے کہ نہیں طلاق ہو واسطے مجنون کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا گیا قلم تین سے سونے والے سے جب تک جاگے اور اڑکے سے جب تک سیانا ہوا اور مجنون سے جب تک کہ بوشن آوے یا فاقہ پورے روایت کیا او سکوا امام احمد اور ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح کیا او سکوا امام صاحب اور ناظم خمینی اور شخص کا جو سورہا ہوں اس واسطے کہ سونا شخص بھی غیر مختار ہو تو وہ بھی مانڈو چون کہ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلِّ طَلَقٍ حَاقِلٌ طَلَقٌ الْعَسِيِّ وَالْمَجْهُونِ یعنی ہر طلاق جائز ہے مگر طلاق اڑکے اور مجنون کا روایت کیا او سکوا صاحب ہدایہ نے اور کہا زبلی نے تخریج میں قلت حدیث غریبہ اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو جامع ترمذی میں ہے اس کے معنون میں ہے اور اسی طرح واقع ہر طلاق مکروہ کا یعنی جو شخص زبردستی لگایا گیا طلاق اور امام شافعی کے نزدیک واقع نہیں ہوتا اور کہیے صاحب کشف الغم نے آثار اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے جیسے ثابت ہوتا ہے کہ طلاق مکروہ کا نہیں واقع ہوتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے سعادت کیا ہماری امت سے چونکہ اور جو لانا اور زبردستی سے کسی کام کرنا روایت کیا او سکوا ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ ثابت نہیں اور کہا زبلی نے تخریج میں ہے کہ ہماری دلیل وہ ہے جو انہما کیا عیسیٰ نے اپنی کتاب میں ابن عباس سے تخریج سے تحقیق کیا کہ مرد سونا تھا سو کھڑی ہوئی عورت او سکی اور لی ایک بچہ اور بچہ ہی اپنے مرد کے سینے پر اور کہہ دیا بچہ کی او سکی حلق پر اور کہنا کہ یا تو وہ بچہ کو تین طلاق ورنہ نہ بچ کر وہ بچی بچکے تو قسم دی او س مرد نے اللہ کی اور عورت کو اور کا کہنا او سنے تین طلاق بچکے او سکوا ابن ماجہ پھر آیا وہ شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہہ لیا کہ تو فرمایا آپ نے کہ نہیں رجوع ہر طلاق میں یعنی طلاق واقع ہو گیا البتہ نہیں پھر گیا اور یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا او سکوا عقیلی نے سنہ ۱۱۱۱ھ میں سے صحابہ میں سے کہا ابن القطان نے مرسل اسن ہر سنہ سے کیوں کہ مرسل کی اسناد میں بقیہ اور نعیم بن حجازی نے ابن ماجہ میں اور مرسل ابن اسماعیل بن عیاش ہے اور وہ روایت کرتا ہے شامیہ میں سے لیکن اسناد میں او سکی بخاری بن جلیہ میں موجود ہے اور نہ کہ اس کی حدیث کو ابو حاتم نے اور بخاری نے طلاق مکروہ میں اور تخریج میں ہے کہ کہا بخاری نے حدیث صفوان کہ بیض صفا ہے طلاق مکروہ کے باب میں منسک کہ جو نہیں متابعت کی گئی او سپر لیکن قطع نظر اسکے بہت سے آثار صحاح ہمارے مؤید وارد ہوئے ہیں روایت کیا عبدالرزاق نے ابن عمر سے کہ جائز رکھا انھوں نے طلاق مکروہ کا اور بھی روایت کیا شعبی اور نخعی اور زہری اور قتادہ اور ابی قلابہ سے کہ اون سینے جائز رکھا طلاق مکروہ کا اور بھی انہما کیا عبدالرزاق نے سعید بن جبیر سے کہ انھوں نے کہا کہ اہل اسلام میں طلاق مکروہ کا جائز ہے اور سید کا اپنے غلام کی بیوی پر ف کیوں کہ ملک نکاح حق غلام کا ہے تو اسقاط او س حق غلام کے لیے ہوگا نہ ولی کے لیے اور کشف الخفاء میں ہے کہ فرمایا حضرت عبدالبن عمر نے جس شخص نے اذن دیا اپنے غلام کو نکاح کا تو طلاق غلام کے ماتحت میں ہے اور زمین سونے غیر کے قبضہ میں اور بھی مذکور کی اس باب میں موافق اسکے حدیث منہج ابن عباس سے صحیح اور طلاق عورت آزاد کا تعین تک ہے اور لوٹنڈی کا وقت تک اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق لوٹنڈی کے دو ہیں اور عدت او سکی جو بیض ہیں متدایت کیا او سکوا ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

امام ابو حنیفہ

امام ابو یوسف

امام مالک

اور اسناد میں اسکی مظاہرین مسلم ضعیف ہو گیا ذلیلی نے کہ روایت کیا حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نے مسند رک میں
 اور صحیح کیا اسکو اور اسکی روایت میں ابن عقیق مظاہرین اسلام کی ابی عاصم نبیل اور یحییٰ بن سعید اور ابو جاتم رازی اور
 بخاری سے اور اسکی توفیق اسکی ابن عثمان سے اور بھی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور زرارہ اور طبرانی
 اور اقطنی نے اور صحیح کیا اور اقطنی نے وقت اسکا اور ضعیف کیا اسکو رفع کوا سبب عمر بن شیبہ سلمی کے اور وہ ضعیف
 نہیں حجت بڑی جاوگی اوس سے اور بھی روایت کیا اسکو صحاح کے مسند کے میں حضرت ابن عباس سے اور کہا
 صحیح و در صحیح اور روایت کیا اور اقطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ وقت کہ سو لوٹا
 کچھ میں ایک مرد کے اور وہ طلاق سے اسکو پھر فرمایا۔ اے اسکو تو نہیں طلاق ہے اور اسکا ہوا اسکا ہوا اسکا ہوا اسکا ہوا
 دو ہرے خانہ سے اور اسناد میں اسکی سلم بن سالمی تکریم کی اسکی ابن المبارک نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے لیس
 حدیث بدیشی اور اسکا ہی گنا سدی سے اور روایت کیا شافعی نے حضرت انس سے کہ صحاح کے غلام دو عورتوں سے
 اور وہ طلاق سے اور عدت کرے تو اگر عیض نہ آتا ہو اسکو تو دو عیض سے یا توڑ دینے سے اور
 اغوا کیا اور اسکا یہ بھی سے حضرت شافعی سے اور اقطنی سے سن ابن عباس اگر عورت نہ ہو اور نہ نکاح کا
 اور اسکا غلام ہے تو نکاح و طلاق کا ہوگا اور اگر عورت عتق ہو اور خاوند اسکا غلام آتا اور تو مالک میں طلاق کا ہوگا
 اور اسکا شافی کے نزدیک جب کوئی کا خاوند جو نکاح میں طلاق کا ہو اور اگر خاوند غلام ہوا تاکہ وہ طلاق کا
 وقت اور اسکی طلاق قبل از انصاف علیہ وسلم کا ہو کہ کوئی ہی کے دو طلاق میں اور عدت اور کراہت میں
 حلیہ جو طلاق جو نکاح کے اعتبار سے ہو اور بھی روایت کیا امام محمد نے اصحاب نے اور کہا کہ یہ نکاح میں
 قال کعبہ عطاء بن ابی رباح یقول قال علی بن ابی طالب الطلاق بالکسب والعداۃ یعنی طلاق جو نکاح
 کے اعتبار سے ہو اور نہ نکاح اور بھی قول عیض بن سعید کا اور امام شافعی کے نزدیک طلاق
 مردوں کے اعتبار سے اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہو کہ یہ طلاق ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ طلاق کا ساتھ مردوں کے ہو اور عدت کا ساتھ عورتوں کے ہو اور یہ حدیث مردوں کا غریب ہو لیکن روایت کیا اسکو
 ابن ابی شیبہ نے جو نکاح میں ہوا پس پڑا و طبرانی نے محمد بن یحییٰ بن سعید اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ کلام میں
 کا ہو اور بھی صحیح کیا اور کعبہ الزرقانی نے جو نکاح اور عثمان اور زبیر بن ثابت اور ابن عباس کے اور روایت کیا عبد الرزاق
 نے نافع سے انھوں نے امام مسلم سے کہ اس کے غلام نے دو طلاق دیے اپنی عورت عتق کو تو پوچھا اس باب میں
 امام مسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب فرمایا آپ نے حرام ہو گئی اور یہ بیان تک کہ کچھ کرے دوسرے
 خاوند سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے طریق عبد الرزاق سے اور اس باب میں اور آثار میں جو محمد بن
 یہاب امام شافعی کا ذکر میں بعض موطا میں امام مالک کے اور بعض کشف الغمہ میں شیخ عبد الوہاب شافعی نے

باب طلاق واقع کرنے کے بیان میں

طلاق دو قسم ہے جو ایک صحیح اور وہ اوس لفظ سے ہوتا ہے کہ سوائے طلاق کے اور کسی میں استعمال نہیں کیا جاتا

ہیستے کے تو طلاق ہی یا تو مُطَلَقٌ ہر حرف ساتھ تشدید بلام کے ص یا طلاق دیا ہیستے تکبوا اور ان صورتوں میں ایک طلاق جہی واقع ہوگا اگر کچھ نیت نہ کی ہو یا نیت طلاق بائن کی ہو یا ایک سے زیادہ طلاقوں کی اور اگر کہا کہ تو طلاق ہے یا تو طلاق الطلاق ہی یا تو طلاق طلاق ہی اور کچھ نیت نہیں کی یا نیت کی ایک طلاق کی یا دو طلاق کی تو ایک طلاق جہی واقع ہوگا اور اگر تین طلاق کی نیت کی تو اگر وہ عورت مرد ہی تین طلاق واقع ہو جائے تو اول تو تین میں دو طلاق بمنزرتین طلاق کے ہیں مرد میں **ف** تو اگر جو رولونڈی ہی یا وریہ الفاظ کہے اور نیت کی دو طلاق کی دو واقع ہو جائے تو کیونکہ رولونڈی بعد دو طلاق کے ایسی ہو جاتی ہے کہ مرد بعد تین طلاق کے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلاق لونڈی کے دو طلاق ہیں روایت کیا اسکو اصحاب سننے سے اور اوپر ذکر اسکا گذرا **ص** اگر طلاق کی نسبت کی طرف تمام عورت کے مستاکا کہ تو طلاق ہی یا اس کے ایسے جز کی طرف کہ وہ بمنزرتکمل کے شمار کیا جاتا ہے جیسے کہ ماہر تیرا یا گردن تیری یا روج تیری یا بدن تیرا یا سونہر تیرا یا فرج تیری طلاق ہی تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق واقع ہوگا **ف** اس واسطے کہ ایسے نظریں کہ اسے تمام بدن سے تعبیر کی جاتی ہے لیکن سر و سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صَدَقَةُ الْفُطُرِ صَاحِبٌ مِّنْ مَّسْئِرٍ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ** یعنی صدقہ فطر کا ایک صاع ہر کچھ سے ہے یا گیہوں سے یا آدمی کے بچھے تو آدمی کو اس ارشاد فرمایا اور لیکن گردن و سوا اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **فَخَرَجَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عِمَامَةِ اللَّهِ** سے تعبیر کی ہے کہ رقبہ کے اور لیکن روج تو اس واسطے کہ عرب کہہ کرتے ہیں ہلاک روحہ ہلاک ہوئی روح اسکی یعنی نسر اسکا اور بوقلمانی اور لیکن ہونہو تو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهًا** اور اپنی ذات کی تعبیر ہونہو سے فرمائی اور لیکن فرج و سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **لَعَنَ اللَّهُ الْفَرْجَ عَنِ الشَّرِّ** فرج یعنی نعت کی کہ تعالیٰ نے ان فرج کو جو زمین پر ہیں اور عورتوں سے تعبیر فرمائی ساتھ فرج کے کہ جمع فرج کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا صاحب ہدایت اور کہ فرمایا نے تخریج میں غریب جدا لیکن اخرج کیا میں سری نے کامل میں ان عباس سے مرفوعاً متیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا صاحبات فرج کو کہ سوا ہونہو میں زمینوں پر اور اسکی اسناد میں علی بن ابی علی قرظی ہے کہ میں نے یہی جموں ہے اور ہر حال اس لفظ حدیث سے مراد ثابت نہیں ہوتا اسی ماقال الزیلعی **ص** اور اگر نسبت کی طلاق کی اس میں جز کی طرف جو متناع ہوں میں ہیستے کہا کہ نسبت تیرا یا نیت تیرا طلاق ہی نہ بھی طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا ہاتھ تیرا یا پیر تیرا یا بیٹھ یا بیٹ تیرا طلاق ہی تو طلاق واقع ہوگا اور یہی ظاہر ہر حرف کیوں کہ ان جہت سے تعقل ہی ان کی نہیں ہو اگر کسی **ص** اور بعضوں کے نزدیک بیٹھ یا بیٹھ کی طرف نسبت کرنے سے طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا کہ کجا دھا طلاق ہے یا نہانی طلاق ہی یا ایک طلاق سے دو یا ایک اور دو کے بیچ میں تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا کہ کجا ایک طلاق میں طلاق تک یا جو دین میں ایک طلاق کے میں طلاق تک ہے تو دو طلاق واقع ہوگے اور اگر کہا کہ کجا دو بیعت میں دو طلاق کے تو تین واقع ہوگے اور اگر کہا کہ تین بیعت میں ایک طلاق کے دو طلاق واقع ہوگے اور بیعتوں کے نزدیک تین **ف** اور دلیل اسکی یہ ہے کہ ہر **ص** اور اگر کہا کہ کجا ایک طلاق ہی دو طلاق میں تو ایک فرج کا برابر ہے کہ نیت ضرب کی کرے یا لگے **ف** مگر ہر جن صاحب میں سے کہتے ہیں کہ ایک حد کو دوسرے کے ساتھ

یہی طلاق دینی ہے
خاص طلاق دینی ہے
سودہ یہ
یہی نیت طلاق دینی ہے
کسی طلاق میں سے
منہر سودہ
یہ
یہ نیت فرج و سوا صلی
گرم ۱۲ مستخرج

یہاں سے لے کر

یہ

بڑھالین پہلے عدو کو مضروب اور دوسرے کو مضروب نہیں کہتے ہیں اور جو حاصل ہوا وہ سے حاصل کر کے پکڑتے ہیں
مثلاً کہ کوٹھ میں ضرب کرنا یہ ہے کہ تم کو پتھو نہ کر لین کہ تم ہوتے ہیں تم مضروب اور وہ مضروب نہ بنا اور حاصل کر
ہوئے **ص** اور اگر نیت کی کیا گیا اور دو طلاق ہیں تو سوطوہ میں تین طلاق واقع ہونگے اور غیر سوطوہ میں ایک
طلاق واقع ہوگا جیسا کہ واقع ہوتا ہے ایک طلاق اگر کسی غیر سوطوہ کو تیرے کو ایک اور دو طلاق ہیں اور اگر نیت کی ایک طلاق کی
ساتھ دو طلاق کے تو تین واقع ہونگے **ف** چاہے وہ عورت سوطوہ ہو یا نبی **ص** اور اگر کسی کو تین طلاق واقع ہوں
اور نیت کی ضرب کی دو طلاق واقع ہونگے **ف** اور چار واقع ہونگے جیسا کہ وہ حاصل ضرب **ص** اگر کسی کو تین طلاق
جگہ سے طلاق یا شام تک ایک طلاق صحیح واقع ہوگا اور اگر کسی کو تین طلاق ہی کے میں یا گھر میں تو ایک طلاق افضل واقع ہوگا
ص اور اگر کسی کو تین طلاق ہی کے تو تین میں داخل ہوگا گھر میں داخل ہو تو جو تک سب یا گھر میں داخل نہ ہوگی طلاق واقع ہوگا
اور اگر کسی کو تین طلاق ہی کے باہر کے روزین تو سب وقت کل کی بجز جوگی طلاق واقع ہو جائیگا اور دوسری صورت میں **ف**
یعنی جب کہ اما کہ تین طلاق ہی کے روزین **ص** اگر نیت حصہ کی کر گیا تو صحیح ہو جائیگی اور عرصہ کے وقت طلاق واقع ہوگا
اگر کسی کو تین طلاق ہی کے باہر آج میں تو اول صورت میں آج ہی اور دوسری صورت میں کل کے روز طلاق ہی کے
ف حاصل ہے جو کہ سب لفظ کو اول کر گیا وہی میں طلاق ہی کے **ص** اگر کسی کو تین طلاق ہی کے قبول اسکے کہ نکاح کرنا
میں جیسے یا تین طلاق ہی کے روز کہ گذشتہ میں اور نکاح آج آیا ہی طلاق واقع ہوگا اور کسی کا نکاح ہوگا **ف**
اسو اسطے کہ ماہر رسول اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہی کے قبل نکاح کے روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ
میں حضرت علیؑ سے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نہیں طلاق ہی کے بعد نکاح نہیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد
ص اگر کسی عورت سے روز گذشتہ کے اول نکاح کیا اور آج کے روز اس سے کہ اما کہ تین طلاق ہی کے روز گذشتہ میں
طلاق ابھی واقع ہو جائیگا اور اگر کسی کو تین طلاق ہی کے تین طلاق ندون اور پھر چھپ رہا طلاق پڑھا ویگا اور اگر کسی
کہ تین طلاق ہی کے تین طلاق ندون تو آخر عمر میں زوج بلا نہ جو کہ طلاق ہی کے **ف** کیونکہ شرط اوسی وقت باقی گئی
اور طلاق ندینا اسکا تحقق ہوا **ص** اگر کسی کو تین طلاق ہی کے سب وقت کہ میں تین طلاق ندون بعد اوس کے پھر کہ اما کہ تو
طلاق ہی تو اخیر کے تو اس سے طلاق پڑھا ویگا اور اگر کسی کو تین طلاق ہی کے سب وقت کہ میں تین طلاق ندون تو طلاق ہی کے
تو ایک ہی طلاق واقع ہوگا **ف** اسو اسطے کہ اگر عورت سے کہ لے کہ تو طلاق ہی کے تو ایک ہی طلاق واقع ہوتا ہے جیسا
کہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا اصر ایبید ایبیکم یقدم یدک ف یعنی جس روز کہ
زید آئے تو تجھ کو خیار **ص** اور زید رات کو آیا طلاق واقع ہوگا **ف** اور اصل میں اس مقام تفصیل کی ہے
اور سننے اسکو اس میں ہے کہ عوام فہم تمھارا کر کیا **ص** اور اگر کسی کو اصر ایبیکم فانت طالق یعنی
جس دن نکاح کروں میں جیسے تو تو طلاق ہی کے اور نکاح کیا رات کو طلاق واقع ہو جائیگا **ف** اور دلیل اسکی
اصل میں سطور **ص** اگر کسی شخص نے دوسرے کی لڑکی سے نکاح کیا اور اس سے کہ اما کہ تین طلاق ہی کے
تین طلاق ہی کے آزاد کرے اور مالک نے آزاد کیا تو وہ طلاق پڑھا ویگا اور شاہوند کو رجوع جائز ہوگا اسو اسطے

لے
عادل صورت میں
نہ سکر ہوج

بجاء تادوبنے اوسکے کے فناوند مالک تین طلاق کا ہونا ہے اور اگر معمولی سے اپنی لونڈی سے کہا کہ جب تک کار و سوا
تو تو آزاد ہو اور اوسکے فناوند نے کہا کہ جب تک کار و سوا سے جو تکو و طلاق بہن اور کل کار و سوا کو تودا و طلاق ہر دو
اور خاند کو رجوع جائز ہوگا اور امام محمد کے نزدیک جمع جائز ہے اور عدت اوسکی سب کے نزدیک تین حیض ہونے کو اور ہر ایک
اور تین حیضے اگر وہ اکثر ہے جیسے عدت جوہ کی ہو اگر فناوند نے اپنی عورت سے کہا کہ میں تجھے جاہون ساتھ تین طلاق
یا کہا کہ میں تجھے چرام ہوں ایک طلاق بان واقع ہوگا اور اگر کہا کہ میں تیری طرف سے طلاق ہوں کچھ واقع ہوگا اگرچہ تین طلاق
کی بھی ہو اور اگر کہا کہ کچھ ایک طلاق ہو یا نہیں یا کچھ طلاق ہے ساتھ موت سیری کے با تیری موت کے سب ہی کچھ واقع ہوگا
اگر کوئی زوجہ زمین سے ایک کا مالک ہو گیا یا اوسکے ایک حصے کا تو کساح باطل ہوگا اور اگر طلاق کے وقت ایک جنس
خاوند مالک ہو گیا عورت کا تو اس واسطے کہ اب مالک زمین فناوند کو حاصل ہے تو کساح باطل ہوگا وہ بھی اور اگر عورت مالک ہو
خاوند کی تو اس واسطے کہ خاوند کو مالک کساح ہے اور عورت کو مالک میں ہونی تو ایک ہی شخص مالک و مالک ہوگا اور وہ مالک
صراحتاً خاوند نے اپنی عورت کو اوکلیوں کے باطن سے اشارہ کیا ف یعنی پیشینہ عورت کی طرف کی صورتی
اوکلیاں کھڑی ہیں اوستہ ہی طلاق واقع ہوگے اور اگر پیشینہ سے اوکلیوں کے اشارہ کیا ف یعنی ہتھیلی اٹھانے
یعنے والے کی طرف سے اصل تو جتنی اوکلیاں بند ہیں اوستہ طلاق پڑینگے ف کیونکہ اشارہ کرنا اوکلیوں سے
واسطے عدت کے اسپر عام ہے جاری ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمینا یہ ہے جو اور زوجہ ان اوکلیوں
سے تین بار اشارہ کیا اور اخیر با زمین ایک اوکلی بند کر لی رہا بیت کیا اوسکو حاکم نے مسترد کر میں اور کہا کہ صحیح ہے
اور شرط جاری ہے کہ اور مزید یہ حدیث میں عرس صحیح میں کہا یا عدہ میں اور سعد بن ابی وقاص سے بھی
صراحتاً کہ کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ کو طلاق بان یا پیشینہ یا کہا کاشہ الطلاق یا فحش الطلاق یا ہش طلاق
یا طلاق شیطاں یا طلاق بعت یا پیشینہ یا یا پیشینہ کچھ طلاق مثل ہر ایک کے یا پیشینہ طلاق کے یا کچھ ہر ایک کے یا طلاق
یا طویل یا عرض تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق بان واقع ہوگا مگر جب کہ عدہ میں تین تین طلاق کی کرے
اور لونڈی میں دو کی تو عدہ میں تین واقع ہوگے اور لونڈی میں دو اور جن شخص نے اپنی عورت کو قبل و لمی کے
تین طلاق ایک بار دیے تو تینوں واقع ہوگا ویسے نہ کہ اگر کہا کہ کچھ طلاق ہے طلاق ہے تو ایک طلاق ہے
اور عورت کو طلاق سے بان ہونی اور دوسرا و تیسرا طلاق واقع ہوگا اور ایسا ہی ہوگا کہ کہا کہ کچھ طلاق ہے تو ایک
ایک اور ایک اور اگر کسی شخص نے کہا کہ کچھ طلاق ہے ایک یا طلاق ہیں دو یا طلاق ہیں تین تو اول صورت میں ایک اور
دوسری میں دو اور تیسری میں تین واقع ہونگے تو اگر وہ عورت کو کسی فعلی ذکر کرنے عدت کے تو کلام نذر ہوگا اور کچھ نذر ہوگا
اور اگر کہا کہ تو طلاق ہے ایک قبل ایک کے یا بعد اوسکے ایک ہے تو ایک طلاق واقع ہوگا نیز سوطوہ میں دو طلاق
اور اگر کہا کہ تو طلاق ہے ایک قبل اوسکے ایک اور ہے یا بعد اوسکے ایک ہے تو طلاق ہے ایک ساتھ ایک کے یا ساتھ اوسکے
ایک اور ہے تو سوطوہ میں بھی ان صورتوں میں دو طلاق واقع ہوگا ویسے اور اگر کہا کہ تو طلاق ہے ایک اور ایک اور اگر داخل ہو
گھر میں اور پھر زہر گھر میں داخل ہوئی تو دو طلاق پڑجا ویسے برابر ہے کہ سوطوہ ہے یا غیر سوطوہ ف اور اگر شرط کو مقدم کیا

لا اطلاق الله ودر جمله اور شما کر کیا اور مکتوبی صلحی است و سلمی نے جواب اولی طرف سے روایت کیا است و در
 کو سلمی نے صلحی اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کہا اختیار کر کے تو اختیار کر کے اور زوجہ نے جواب میں کہا اختیار
 کیا یعنی تو اختیار کر کے اور اگر میں باہر اختیار کر کے تو اختیار کر کے اور زوجہ نے جواب میں کہا اختیار کر
 یعنی اختیار کر کے کر یا کہا کہ اختیار کر کے یعنی پہلے کہ باہر سے کو باہر کر کے یا نہ کر کے یا نہ کر کے یا نہ کر کے
 بغیر نیت کے اور اگر کما طلاق یا بیعت یعنی نفس کو یا اختیار کیا یعنی اپنے نفس کو یا نہ کر کے یا نہ کر کے یا نہ کر کے
 بائن واقع ہوگا تو پہلے میں ہو کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اور بعد نیت کے کہا ہے کہ یہ غلطی ہو کہ کتاب سے اور صحیح
 یہ ہو کہ صحبت کا مالک ہوگا اور بعد نیت کے کہا ہے کہ اس باب میں در و انہیں میں ایک وایت یہ ہو کہ طلاق رجعی
 واقع ہوگا اور دوسری میں یہ ہو کہ بائن ہوگا اور یہی صحیح ہے اور اگر اپنی عورت سے کہا کہ کام تیرا ہے تو اس میں جو ایک
 طلاق میں یا اختیار کر کے ایک طلاق کو اور اختیار کیا عورت نے اپنے نفس کو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اور اگر کہا کہ
 بعد از اذن نیت کی تین کی اور عورت نے کہا کہ اختیار کیا یعنی اپنے نفس کو ساتھ ایک کے یا ایک بائین طلاق واقع ہوگا
 اور اگر کہا عورت نے نفی یعنی اہل بعد از کہ جواب میں جب نیت میں طلاق کی **بوصط** طلاق یا بیعت یعنی اپنے نفس کو
 ساتھ ایک کے یا اختیار کیا یعنی اپنے نفس کو ساتھ ایک طلاق کے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگا اور اگر کہا کہ اسے کام تیرا
 تیرے ہاتھ میں واقع کرے اور باہر عدل کے **نفی** یعنی جو بیعتوں آدھ کا **ص** نورات داخل ہوگی جو کہا میں تو اگر اختیار کیا
 عورت نے اپنے نفس کو نورات میں طلاق واقع ہوگا اور آج کا اختیار یا طلاق اگر عورت او سکے کر کے **نفی** یعنی خود
 اختیار کر کے لیکر خود اختیار کر کے سے طلاق واقع نہیں ہوگا اور دلیل اولی حدیث حضرت مابیشکل جو جو اوپر گذری
 اور کشف الغم میں ہو کہ حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ سے ہے کہ اوس شخص سے جس نے اپنی عورت کو اختیار کیا اور وہ اسے
 دیکھا اور پھر کہا تو دیکھا کہ یہ طلاق نہیں میں اور ایسا ہی فعل کیا سووق سے اور حضرت عائشہ سے **ص** اور یہ جو کہا
 اختیار یا نیت ہوگا اور اگر مرد نے کہا کہ ام تیرا ہے تو اسے رجعی اور کل نورات داخل ہو جائیگی جو اختیار میں تو اگر
 عورت رات کو اپنے نفس کو اختیار کر کے طلاق واقع ہو جائیگی **ص** اور کل کا اختیار باقی نہیں رہیگا اگر آج عورت
 او سکے کر کے **ف** اور دلیل اسکی پہل اور پہلے میں نکور **بوصط** اور اگر مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ طلاق دے تو
 اپنے نفس کو اور نیت کی یا نیت کی ایک طلاق کی اور عورت نے اپنے نفس کو طلاق دیا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگا **ف**
 اور اگر عورت اس وقت میں اپنے نفس کو تین طلاق دیوے تو ایک ہی واقع ہوگا اور باقی نیتوں ہو گئے **ص** اور اگر
 عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دیوے اور خداوند نے اوسکی نیت کی جو تو تین طلاق برجاوے گئے اور اگر مرد نے
 نیت کی تو طلاق کی اور عورت نے اپنے کو و مختلف رہے ایک ہی طلاق واقع ہوگا **ص** یہ کہ حوا و بی بی ہو کہ کہ
 دو اوس کے حق میں نہیں تین کے میں جو تین **ف** اور دلیل اسکی پہلے میں سطر **ص** اگر مرد نے کہا کہ تو
 اپنے نفس کو طلاق دے اور عورت نے اوس کے جواب میں کہا کہ بیعت یعنی اپنے نفس کو نیت بائن یعنی کہا تو ایک ہی
 طلاق رجعی واقع ہوگا اور اگر کہا کہ اختیار کیا یعنی اپنے نفس کو اوس کے جواب میں جو تین میں واقع ہوگا **ف** یعنی نیت اور نہ کہا

نکاح عورت سے نکاح
 نزل کے جواب میں

نکاح عورت سے نکاح

اور وہ یہی کہ اس
 کے وقت میں کوئی نیت
 نہیں ہے اور عورت
 کو نیت کا اختیار
 ہے اور وہ اسکی
 نیت کی اور عورت
 نے اپنے نفس کو
 طلاق دیا تو ایک
 طلاق رجعی واقع
 ہوگا **ف**

اگر خاوند نے اوسکو ایک طلاق کا کیا ہے تو سبقت عورت چاہیگی فقط ایک طلاق ہو جاوے گا اور اگر زوج سے زوجہ سے کہہ کہ
 تو طلاق ہی جتنے تہرہ چاہے تو عورت کو درست ہے کہ کہہ کہ میں ایک طلاق دیوے پھر ایک طلاق میں کہ اور یہ ہوا نہیں
 کہ تین طلاق ایک بار دیوے اور اگر بعد تین طلاق لینے کے پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور پھر بیچہ خاوند ایک
 لوط آئی تو باہر اوسکو اختیار نہیں کہ کہہ کہ میں طلاق دے لیوے اور اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کہہ کہ تجھکو طلاق ہے
 جس جگہ باجماع چاہے تو عورت کو جائز ہے کہ اوس مجلس میں طلاق دے لیوے اور بعد تبدیل مجلس کے نہیں اور اگر
 کہہ کہ تجھکو طلاق ہے جس جگہ چاہے تو اور زوجہ نے جواب میں کہہ کہ ایک طلاق بائن چاہا ہے یا تین طلاق موافق چاہے
 خاوند کے تو جو چاہے اور اس موافق طلاق ہو جاوے گا یعنی اگر ایک طلاق بائن چاہا ہو تو ایک طلاق بائن ہو جاوے گی
 چاہے تین ہو یا بیسٹھ اور اگر خاوند نے نیت کی تین کی اور جو سب سے ایک طلاق بائن کی یا خاوند نے ایک طلاق بائن کی
 اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں صحیح و قانون میں ایک طلاق صحیح واقع ہو جاوے گا اور اگر خاوند نے کچھ نیت نہیں کیا
 تو جو عورت چاہے گی اور موافق طلاق واقع ہوگا اور اگر زوجہ نے کچھ نہ چاہا تو بھی امام صاحب کے نزدیک ایک طلاق
 صحیح واقع ہو جاوے گا اور صاحبین کے نزدیک کچھ نہ واقع ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہہ کہ طلاق ہے
 اپنے تین جتنے چاہے تو جتنے کہ مجلس میں چاہیگی واقع ہو جاوے گا اور اگر زوجہ نے رد کیا یا مجلس میں گئی اختیار باطل ہو
 اور یہ کہ ایک طلاق دے تو اپنے تین تین میں سے جتنے چاہے تو عورت کو خود تیار ہو کر ایک طلاق دے یا وادار
 تین طلاق دے یا اختیار نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے کہ تین طلاق دے لیوے

باب الحلف بالطلاق

اور وقت انصاف کی طلاق کی طرف نکاح کے تو طلاق بعد نکاح کرنے کے واقع ہوگا جیسے کہ کسی عورت نے اپنے
 سے اگر نکاح کروان میں جسے تو تو طلاق ہو یا کہہ کہ جو عورت کہ نکاح کروان میں اوس سے تو وہ طلاق ہو
 دونوں صورتوں میں جب نکاح کر گیا طلاق واقع ہو جاوے گا گو دوسری صورت میں جس عورت سے نکاح کر گیا تو طلاق
 ہو جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہو
 قبل نکاح کے یہ حدیث مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق کو بعد نکاح کے
 اور نہیں پڑا اور اگر نکاح ہو گیا کہ روایت کیا اوسکو ابو بعلی نے اور صحیح کیا اوسکو حاکم نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے
 صحیح مثل اسکے سنو بن مخرمہ سے اور اسناد اوسکا حسن ہے اور حدیث عمرو بن شیب عن ابیہ عن جده میں ہے کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تبعل یعنی ہونی تو ذرا ہی کی اوس میں کہ اختیار میں نہیں اور نہ آزادی اوس میں کہ اختیار
 میں نہیں اور طلاق اوس عورت نہ کہ اختیار میں نہیں نکالا اوسکو ابو داؤد اور ترمذی سے اور صحیح کیا اوسکو اور
 نقل کیا ہناری سے کہ وہ صحیح ہے اس باب میں اور حدیثوں سے اور دلیل ہماری اس باب میں پہلے میں مذکور ہے اور کہا
 صاحب ہادی سے کہ حدیث صحیح ہے اور اس صورت پر کہ طلاق کو بائع واقع کرے قبل نکاح کے جیسے کہ کہہ کہ تو طلاق ہے
 تو اس صورت میں ہمارے نزدیک بھی طلاق واقع ہوگا اور یہی اس کے منقول ہیں شعی اور زہری سے روایت کیا

ابوکراری سے زہری سے کہہ گا انھوں نے یہ جو حدیث ہے کہ نہیں طلاق ہو قبل نکاح کے تو یہ اس صورت میں ہے کہ کہہ گیا ہے
کوئی شخص کہ نکاح کر فلانی عورت سے اور وہ کہے کہ او سکول طلاق ہو لیکن جس شخص سے کہہ گا اگر نکاح کروں میں اور وہ
سے پس یہ طلاق ہو تو جب نکاح کر گیا اور اس سے طلاق واقع ہوگا اور بھی روایت کیا او سکولہ الغزالی سے نے منع
زہری سے کہہ گا انھوں نے جو شخص کہے کہ جو عورت نکاح کروں میں اور اس سے تو وہ طلاق ہو اور جو لڑکی کہے کہ خدیون میں
وہ آزاد ہو تو جیسا اون سے کہہ گیا وہی ہوگا تو کہا تم نے کیا نہیں وارہو ہوا ہے کہ نہیں طلاق ہو قبل نکاح کے اور زمین آزاد ہو
گر بعد ملک کے کہہ گیا ہے یہ اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص کہے کہ فلانی عورت طلاق ہو اور غلام فلانی کا آزاد
اور روایت کیا ابی ثیبہ نے منع میں سالم اور قاسم اور عمر بن عبد العزیز اور شعبی اور نعیمی اور زہری اور اسود اور
ابی بکر بن عمرو بن حفص اور عبد اللہ بن عبد الرحمن اور یحییٰ سے کہہ گا ان سب نے جب کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانی سے
پس یہ طلاق ہی یا جس دن نکاح کروں میں فلانی سے پس وہ طلاق ہی یا جو عورت نکاح کروں میں اور اس سے سو وہ طلاق ہی
تو جیسا اون سے کہہ گیا وہی ہوگا اور ایک نظر میں ہے عازن بن یزید اور یوسف بن زید بن یحییٰ بن یزید اور یوسف بن یحییٰ بن یزید اور
یہ کہہ گیا انصاف کے کہ سلطان ملک کے وقت سے کہہ گا اور پھر اگر اس ملک کے اجنبی سے کہہ گا اگر نکاح کروں میں تو جیسا
ص یا تعلق کے وقت ملک موجود ہو تو اگر کسی اجنبی سے کہہ گا اگر کلام کروں میں تو جیسا تو طلاق ہی اور اگر نکاح کے اس
کام کہہ گیا تو طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ دونوں شرطیں فوت ہوئیں کیونکہ نہ انصاف کی طلاق کی طرف نکاح کے اور
نہ ملک کا وجود تھا وقت تعلق کے ص اور اگر اپنی بیوی سے کہہ گا کہ اگر نکاح کروں میں داخل ہوگی تو طلاق ہی اور وہ گھر میں داخل ہی
تو طلاق ہی نہ ہوگا اس واسطے کہ وقت تعلق کے اس جگہ ملک وجود ہی اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہہ گا کہ اگر نکاح کروں میں
یا جب گھر میں آئے تو یا بس وقت گھر میں آئے تو طلاق ہی تو بعد گھر میں آنے کے ایک طلاق واقع ہوگا اور بعد اس کے شرط
پوری ہو جاوے گی یعنی بعد اسکے کہ گھر میں جاوے گی تو اب طلاق نہ ہوگا اور اگر کہہ گا کہ جس شرط گھر میں آئے تو جیسا کہ طلاق ہی
تو جب بار گھر میں آوے گی طلاق واقع ہووے گی اور بعد میں طلاق واقع ہونے کے شرط تمام ہو جائے گی تو اگر نکاح طلاق واقع ہونے کے
حالا کہ کہے پھر اس سے نکاح کیا تو اب جو گھر میں آوے گی طلاق واقع ہوگا اور اگر کہہ گا کہ جس شرط نکاح کروں میں جیسے تو تو
طلاق ہی تو شرط باطل نہ ہوگی پھر اگر بعد صلہ کے بھی اور اس سے نکاح کر گیا طلاق واقع ہو جائے اور بعد میں کے اگر زوال
ملک ہو تو میں باطل نہ ہوگی تو اگر شرط اپنی ملک میں متحقق ہوئے میں تمام ہو جائے گی اور طلاق واقع ہوگا صورت سنی
یہ کہہ اپنی عورت سے کہہ گا کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو طلاق ہی بعد اس کے پھر ایک طلاق بائن بائن لعل اسکونے کے
حالا کہ او عدت تمام ہونے کے بعد پھر اس سے نکاح کر لیا اور اب وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو وہ شرط پہلے کی متحقق
ہوگی اور طلاق ہی نہ ہوگا اگر عدت زمان میں اسکی ملک زوجہ سے داخل ہوگئی تھی ص اور اگر شرط اپنی ملک متحقق
نہوئے تو بعد میں تمام ہو جائے گی اور کچھ واقع ہوگا صورت اسکی یہ کہہ اپنی زوجہ سے کہہ گا کہ اگر اس گھر میں آوے گی
تو جیسا کہ طلاق ہی بعد اسکے او سکول ایک طلاق بائن بائن لعل ہے دیا اور بعد کہہ گا کہ وہ عورت گھر میں داخل ہی
تو شرط تمام ہوگئی یعنی سنا تک ہوگا وہ طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہے

۵
نیک نکاح عازن بن یزید

اوس عورت میں کہ نہ مالک ہوا و سکا تو اگر بھرا ہوا س سے نکاح کر گیا اور وہ پھر گھر میں داخل ہوگی طلاق واقع ہوگا
ص اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہو تو تجھ کو میں طلاق میں اور پھر دیکھو نظور ہاگھر میں
 جاوے اور تین طلاق نہیں ہیں تو اسکا حلیہ یہ ہے کہ بالفعل اوس عورت کو ایک طلاق بائن دیوے اور بعد عدت گذرنے
 کے وہ گھر میں داخل ہو پھر اوس سے نکاح کرے نہ اب گھر میں داخل ہونے سے طلاق واقع ہوگا کیوں کہ میں باطل ہو گیا ہفت
 اس سبب سے کہ وہ پہلے ایک بار گھر میں چلا گیا **ص** اگر شرط کے اپنے اپنے اور نہ پاسے بائین احتیاط ہوا **ف** مثلا
 نہا نہ کہ اگر تو گھر میں نہیں آئی تھی اور عورت نے کہا آئی تھی **ص** تو قول نہا نہ کا نتیجہ ہوگا کہ اگر عورت کو وہ لالوے اپنے
 معاصر اور جو شرط ایسی ہو کہ وہ دن و رات کے معلوم نہیں ہوتی تو اس میں قول مرد و عورت کا نتیجہ ہوگا اسی کے حق میں **ف**
 اور غیر کے حق میں **ص** مثلا خاوند نے کہا کہ اگر تجھے بیٹھ آوے تو تو اور فانی بی بی بیوی طلاق ہو گیا کہ اگر تو
 ادا کے مذاب کو دوست رکھتی ہو تو تجھ کو طلاق ہو اور غلام میرا آزاد ہو اور عورت نے کہا میں ماخضہ ہوں یا میں دوست رکھتی
 ادا کے مذاب کو تو اور اچھرت میں فقط اسکو طلاق ہو جاوے گا اور دوسری بیوی پر طلاق نہ پڑے گی اور دوسری صورت میں بھی
 اوی کو طلاق نہ پڑے گی اور غلام آزاد ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تجھ کو بیٹھ آوے تو طلاق ہو جاوے گی
 تو جب تین دن برابر خون نہ نکلے اور سوقت حکم کرے تک طلاق کا اول روز سے اسواسے کہ بعد دیکھنے خون کے تیسرے دن
 معلوم ہوگا کہ خون اہل روز کا بیٹھ بڑھ تو اسی روز سے طلاق کا حکم ہوگا اور جو پھر کہا کہ اگر تجھ کو بیٹھ آوے تو طلاق
 تو جب میں سے پاک ہو گیا اور سوقت طلاق واقع ہوگا کیونکہ ایک بی بی اسی وقت پورا ہوگا اور اگر کہا گیا کہ روز روز
 تو تجھ کو طلاق ہو اور سو روزہ رکھا تو آفتاب کے غروب کے وقت جس دن روزہ رکھا ہو طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا کہ
 اگر تو روزہ رکھے گی تو تجھ کو طلاق ہو **ف** اور قید ایک روز کی نہ کی **ص** اور اسے روزہ رکھا طلاق واقع ہوگا اگرچہ
 ایک ساعت بھی رکھے اور جو کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو کھانا کھائے تو تجھ کو ایک طلاق ہو اور اگر کسی نے کہا
 دو طلاق ہیں اور روزہ نہ اوسکی دونوں کو چھنا اور معلوم نہیں کہ اول اسکے چھنا تو قاضی حکم کرے گا ایک طلاق کا اور چھنا بڑھتی
 میں اللہ و طلاق واقع ہوگے **ف** تو اگر قبل اسکے عورت کو ایک طلاق نہ چکا تھا تو اسکو چھنا چھنا چھنا چھنا چھنا
 اوس سے یہاں تک کہ لڑا نہ ہووے اگرچہ قاضی اوسکی علت کا حکم کرے **ص** اور عدت تمام ہو جاوے گی دوسرے کے
 بنتے سے **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **واکثرت الازواج الی اجھن ان یضعن سمھن** **ص** اور اگر
 طلاق کو معلق کیا اور چھ دن کے ساتھ توبہ دوسری چیز بائی جاوے گی اور ملک قائم ہو طلاق واقع ہوگا برابر یہ کہ دونوں
 چیزیں ملک میں بائی جاویں **ف** جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو طلاق
 اور نہ ہونے دونوں سے کلام کیا اور نکاح قائم **ص** یا دوسری چیز فقط ملک میں ہووے اور اول انہو کے
ف جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو تجھ کو طلاق ہو اور پھر بعد اسکے ایک
 طلاق لفظ اوسکو دے دیا اور جب عدت تمام ہوئی اوسے زید سے کلام کیا بعد اسکے پھر اوسکو خاوند نکاح میں لایا اور
 بعد نکاح کے اوسے عمر سے کلام کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا **ص** اور اگر دونوں میں سے کوئی ملک میں نہ ہووے

ترجمہ اور جو تو زمین
 محل مال بائن و بیہود
 اونکا ہر کوئی دیکھو
 محل است ۱۱

ف جیسے زوجہ نے بعد گزرنے عدت کے زیا اور عمر دونوں سے کلام کیا **ص** باول حیرت میں ہے اور دوسری نوبت سے **ف** جیسے زوجہ نے حالت نکاح میں کہا کہ کیا زید سے اور نہ سے او کو ایک طلاق باطل ہے یا اور باگڈرنے عدت کے اوستہ عورت کا اور کیا نہیں تو طلاق باطل ہے اور عجز **ف** یعنی باطل طلاق ہے دینا **ص** بالملک کرنا یا تعلیق کرنا اگر عدت کی تو طلاق کی کسی شرط اور جو شرط کے تین طلاق باطل ہے نہ اور بعد اسکے وہ عورت حال ہوسکے بھراوسر غاویں اس لٹ آئی اور با شرط متحقق ہونی تو کچھ نہ واقع ہوگا **ف** مسائل کسی بیوہ کے زید سے اپنی زہرہ سے کہ اگر گزرتا ہے اور جو سے تو تکلیف طلاق نہ اور یہ صحیح کہ تین طلاق باطل ہے نہ اور حیمہ نے بعد گزرنے عدت سے کہ اسے کلام کیا اور کہ نہ اس سے جماع کر کے پھر اسکو طلاق نہ دیا اور بعد گزرنے عدت کے حیمہ سے پھر کلام کر لیا اور با جو کہ میں نے داخل ہونی تو کچھ نہ واقع ہوگا **ص** اگر کسی شخص نے تین طلاق کہ معلق کیا اور وہی کے اپنی یہ کہ اگر میں نے وہی کو نہ تو تکلیف تین طلاق ہیں اور پھر شہر کو فرج میں داخل کیا اس طرح کہ اور تو نے تقاضا کیے تو خداوند پھر واجب ہوگا اگر جو یہ کی ہو **ف** اور اگر اسے پھر داخل کرے تو پھر واجب ہوگا ہاں **ص** اور پھر کہنے میں مہلک کو اور ایسی صورتوں میں کہ اگر نکاح باطل ہو سکے اور ایسا ہی طہری اگر سے اپنی لوثی کی آزادی وہی پر معلق کیا اور اگر وہ ایک طلاق ہی اسکی پہلی پر معلق کیا تو فقط داخل کرنے سے عدت نہیں ہوگی جب تک کہ نکاح باطل نہ ہو تو عدت ثابت ہوگی اور عجز واجب ہوگا **ف** اور امام ابن یوسف کے نزدیک طلاق یہی منقطع دین کے لئے ہے نہ ہی عدت ثابت ہوگی ہاں ایسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تھا طلاق یا انشاء اللہ تعالیٰ عدت باطل ہے تو **ف** اس سے کہ پہلے میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے علف کھا یا نہ کھا یا نہ کھا یا نہ کھا اور کھا انشاء اللہ اور مسرت ہلا ہوا تو نہیں جنت ہو اور یہ کہ نہ پہلے نے خرچ میں خرچ ہلا جس شرط سے اور تو کیا ترمذی اور ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھاؤ پھر کھا انشاء اللہ تو اس پر جنت نہیں اور صحیح کیا اس حدیث کو ابن مبارک نے اور روایت کیا ابن عباس نے کامل میں ہمارے انھوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھا یا نہ کھا یا نہ کھا یا نہ کھا تو طلاق یا انشاء اللہ اپنے عمام سے تو آزاد ہو جائیں جاؤ گا غافلہ کعبہ میں انشاء اللہ تو اس پر جنت نہیں اور اسناد میں اسکی کچھ اور تصدیق کیا اسکو باطل ہے اور روایت کیا عبد اللہ بن زراق اور داؤد قطنی نے کمال سے انھوں نے معاویہ بن جہل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھا گیا انہ نے دوست زیادہ محتاج سے اور دشمن زیادہ طلاق سے تو جس شخص نے آزاد کیا اور کھا انشاء اللہ تو نہیں کراستنا واسطے اسکے اور عمام آزاد ہو و تصدیق کہ طلاق دیا اور ہتھکتا کیا تو واسطے اسکے ہی استنشاؤسکا اور نہیں طلاق ہی عورت پر انتہی اور ذکر کیا اسکو بعد احد نے احکام میں جہت دار قطنی سے اور کہا کہ اسناد میں اسکی حدیث میں ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا ہواقی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور کمال سے معاویہ سے نہیں ہوا **ف** اور جو قطع **ص** اگر یہ زوجہ قبل کہنے

انشاء اللہ کے مجاہد اور اگر زوج قبل کشف انشاء اللہ کے مگر کیا حلاق واقع ہوگا **ف** یعنی صانع انشاء اللہ کا نہ کہ کھنکھانے والا کیونکہ تمنا کہ موت آگئی **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر دونوں ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کہہ کر تین طلاق ہیں مگر ایک تو دو طلاق واقع ہونگے **ف** اس واسطے کہ اول صورت میں اوستے تین سے دو نکال لیے تو ایک نہ گیا اور دوسری صورت میں تین سے ایک نہ تو دورہ گئے **ص** اور اگر کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر تین واقع ہو گئے **ف** اس واسطے کہ نکال لینا کل سے صحیح نہیں

باب طلاق مریض کے بیان میں

جو شخص کفالت اور سبکداری کے سبب مرض کے ہوا یا نہ ہو جیسا کہ وہ شخص جو واسطے حاجتوں کے گھرت باہر نہیں نکلتا اگر کچھ گھر کے اندر اور صبر قدرت رکھتا ہے یا جو صفت نکال میں واسطے نکال کے آگے کیا جاوے یا اول کہ واسطے نکال کے باہر یا میں نفسا میں یا حد میں اگر اوسمی حالت میں مر جائے وہ سبب سے مراد ہووے تو تصرف اور سبکداری سے زیادہ میں درست نہیں اور اگر طلاق بائن سے دوسرے اپنی عورت کو اور مر جائے وہی سبب سے زیادہ مرے سبب سے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی **ف** سبب کہ وہ عورت نکال میں ہوا اگر ایہ عدت کے مگر کیا تو وارث نہوگی **ص** اور امام شافعی کے نزدیک اگر نکال سے مراد نکال ہی ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ عدت کے بھی وارث ہوگی اور دلیل جاری ہے جو کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عمر اور عائشہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابن عباس سے کہ وارث نہیں ہے اور طلاق بائن سے کہ وارث ہوگی عورت مریض کی جب تک کہ عدت میں ہوا وہی وارث کیا امام حسن نے ایم سے انہوں نے شرح سے کہ حضرت عمر نے لکھا انہوں نے کہ جو شخص طلاق سے اپنی عورت کو تین اور وہ مریض ہو تو وارث کرنا وہ سبب تک کہ عدت میں ہوا وہ سبب اور کسی عدت گزرنے کے بعد تو نہیں ہے **ص** واسطے اوستے اور اولاد میں جو مالک **انہ** مجمع **انہ** شہاب **بقول** **اذا حلق الرجل امرأته نکلتا** **وعلق مریض یا تھا کرتے یعنی کہ میں شہاب نے کہ جب طلاق سے مراد اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وہ عورت وارث ہوگی اور کسی اور وارث نہ کیا حضرت عثمان نے عبد الرحمن بن عوف کی عورت کو اور انھوں نے طلاق ہی دیا تھا اور سبب مرض میں اور نقل کیا امام مالک نے کہ عدت اس کی گذر گئی تھی اور روایت کیا شافعی نے اور لوگوں سے سولے مالک سے کہ عبد الرحمن بن عوف مرے اور بیوی اوکی عدت میں تھی ایسا ہی جو تہذیب لاسامہ میں کہ اس شیخ ابن امامہ نے کہ قول مالک کا کہ حضرت عثمان نے وارث کیا تھا اور سبب عدت کے مراضی سے ساتھ تو انہوں نے کہ وہ عدت میں تھی **ص** لیکن اگر ایک طلاق دیا یا دو طلاق دیئے تو امام شافعی کے بھی نزدیک محرم ہوگی اور اسی طرح اگر طلاق دیا اور سبب نکالت سے کہ عدت گزرنے کے بعد وارث ہوگی یا دو لیکن نزدیک امام شافعی کے سہوا سبب کے کتابات اور کئے نزدیک طلاق جی ہیں لیکن اگر اپنی زوجہ سے طلاق کیا تو بالانفاق وارث ہوگی اگرچہ وہ اوسمی حالت میں مر جائے اس واسطے کہ وہ عورت خود راضی ہو گئی ساتھ جدائی کے اور مال سے کہ طلاق نے لیا اور اگر ایسے مریض کی زوجہ نے ایک طلاق جی طلب کیا اور اس سے اسکو تین طلاق سے لے لے تو پھر اسے نزدیک**

۴
یعنی نکال سے نکال کر
کسی اور نکال سے نکال کر

زوجہ ہو سکی اور بھی وارث ہوگی اگر اوسکی عورت نے عدت میں اپنے خاوند کے بیٹے کو بوسہ دیا شوہر سے
 اس واسطے کہ زوجہ نہ تعلق بائن کے بعد اپنی بیوی سے سناؤ بوسہ این زوج کے اور جو ایسا مریض جو اپنے شوہر
 اپنی زوجہ سے لعان کیا **ف** اور لعان کا بیان آئے آتا ہے **ص** اور بسبب لعان کے دونوں میں جدائی ہوگیا
 اور زوج اوس حال میں مرانہ پہ وارث ہوگی اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چارہ ماہ تک زوجہ سے قربت نہ کرے گا
 او چارہ ماہ تک اوس سے قریب نہوا اور دونوں میں جدائی ہوگئی بعد اوسکے زوج اوسی حالت میں مرگیا تو زوجہ
 وارث ہوگی او چارہ ماہ گھر کے واسطے حواج کے باہر اوسے اگر بیچارہ ہوا اوسکو تپ ہوا جو کہ بندہ جو جاوے اسے
 قتال میں ہووے یا قصاص اور رحمہ کے واسطے قید ہوا اور اپنی عورت کو طلاق بائن اوسے تو بعد اوستے کہ اسے
 زوجہ وارث نہ ہوگی اگرچہ اوسی حالت میں مر اہو بوسہ یا قتل ہووے اور جو اوسکی زوجہ نے اوس سے تعلق کر لیا
 اپنی زوجہ کو اختیار طلاق کا دیا اور زوجہ نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا زوجہ کے حکم سے اوسکو تین طلاق دینے زوجہ
 اوسکی وارث نہ ہوگی **ف** اس واسطے کہ زوجہ ان صورتوں میں خود راضی طلاق سے ہوگئی تھی اور اگر بے حکم
 زوجہ کے اوسکو تین طلاق دینے اور پھر اوس عورت سے صحت پاسکے مانتا ہی وارث نہ ہوگی **ف** اس واسطے کہ
 جب مریض بیچ میں ہے چاہے گویا تو حکم رض کا باقی نہ رہے گا **ص** اور اگر ایسے مریض سے عورت سے کہو کہ تیسے جسکو
 تین طلاق صحت میں دینے سے اور عورت نے تصدیق کی اور عدت گزار گئی یا زوجہ کو اوسکے حکم سے تین طلاق دینے
 بدو اسکے مانا و نہ اقرار کیا کہ زوجہ کا کچھ فرض ہے یا کچھ اوسکو وصیت کی تو اگر وصیت بااقرار کرے نہ عدت سے نہ اوسکو
 اقرار اور وصیت کے موافق مایگا اور اگر میراث کم ہو اور سے باوصیت سے تو میراث مایگی بہر حال جو کم ہوگا وہی مایگا
ف اور بجا میں کے نزدیک اقرار اور وصیت اوسکا صحیح ہے تو وہ دونوں صورتوں میں موافق اقرار یا وصیت کے
 مایگا **ص** اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو حلق کیا ایسی شرط رکھو کہ وہ زوجہ کے اختیار نہیں ہے
 جیسے کسی وقت کے ساتھ یا فصل سے کسی اجنبی کے **ف** اور شرط پائی گئی مثلا کہ اگر رجب آوے تو تین طلاق
 تین یا زینہ نماز پڑھے تو تین طلاق ہیں **ص** اور اوسی حالت میں مرگیا تو زوجہ وارث ہوگی اور اگر اسی حالت میں
 تعلیق کی تو وارث نہ ہوگی اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو اپنے فضل پر حلق کیا تو زوجہ اوسکی وارث
 ہوگی اگرچہ جات صحت میں تعلیق کی ہو اور مرد کو اوس فعل سے چاہے جو جیسے بات کرے یا اجنبی سے یا چارہ نہیں ہو جیسے
 کھانا طعام کا اور ناز و خض اور بات کرنا یا باپ سے اور اگر زوجہ کے فضل پر حلق کیا اور تعلیق اور فصل نہ ہوگا وہ دونوں
 مریض میں واقع ہونے اور فعل ایسا ہو کہ عورت کو اوس سے چاہے جو جیسے بات کرنا اجنبی سے تو عورت وارث نہ ہوگی اور
 اگر اوس فعل سے عورت کو چاہے نہیں جیسے ناز و خض اور کھانا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تعلیق صحت میں ہو اور زوجہ
 اوس فعل سے چاہے ہو تو وارث نہ ہوگی اور اگر چارہ نہیں ہو تو تعلیق کے نزدیک وارث ہوگی اور نزدیک امام ہمہ اور زوجہ کے
 وارث نہ ہوگی **ف** اور فخر الاسلام نے ذکر کیا بسوط میں کہ صحیح قول امام محمد کا ہے **ص** اور اگر طلاق حبی مثل کسی
 شرط پر اور قبل گذرنے عدت کے عورت مرگئی تو ان سب صورتوں میں وارث نہ ہوگی **ف** بار بار یہ کہ طلاق دیا ہو

مردن اذن کے اور خبردار کرنے کے **ف** اور ما تور ہی یہ حضرت عبداللہ بن عمر سے **ص** اگر غنا و ندسے
 طلاق رجعی کی عدت گزرنے کے بعد رجوعی کیا کہ ایسے عدت میں عورت سے جنت کی تھی اور عورت سے ذاب کی تصدیق کی
 توجہ نہ ثابت ہوگی اور اگر گنہ گری کی تو دعویٰ باطل ہے اور رجعت ثابت ہوگی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر
 اس وقت تین مہینہ تک عدت ہے اور خیر وین سے جو امام صاحب کے نزدیک اس کا نہیں قسم تین **ف** اور
 صاحبین کے نزدیک قسم لازم اور بھی **ص** اگر غنا و ندسے عورت سے طلاق رجعی کی عدت میں کہا کہ ایسے جھے رجعت کہا
 اور عورت نے کہا عدت میری گئی کہنی اگر اس سے نہ نین اس حال میں کہ اسے تو امام صاحب کے نزدیک عورت کا قول
 معتبر ہوگا اور حیت ثابت ہوگی اور نزدیک صاحبین کے حیت ثابت ہو جاوگی اور بی طرح اگر لوٹدی کے غنا و ندسے
 ہی عدت گزرنے کے اور اسکے مالک سے کہا کہ بیٹھے اوس سے رجعت کر لی تھی عدت میں اور مالک نے اوسکی تصدیق کی
 اور لوٹدی سے اوسکی تکذیب کی تو امام صاحب کے نزدیک قبول لوٹدی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول باطلی کا
 اور اسی طرح اگر لوٹدی سے اوسکے غنا و ندسے کہا کہ ایسے جسے رجعت کی اور لوٹدی نے کہا کہ عدت میری گز گئی اور
 مولیٰ اور اوندسے اسکا انکار کیا تو بھی امام صاحب کے نزدیک قبول لوٹدی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول
 نزوج اور مولیٰ کا **ف** اور دلیل اسکی پہلے میں مذکور **ب** جو عورت کہ عدت میں ہر اگر اوسکا تیسرا حصہ
 دسویں روز تمام ہو تو ہر دو ایک ہونے کے عدت تمام ہوگئی اور اگر دس روز سے کم میں ایک ہونی تو جب تک کہ غسل نہ کرے
 یا وقت نماز فرض کا اوپر نہ گزر جاوے یا تہم کہے کہ نماز نہ ادا کرے عدت تمام نہیں گئی اور اگر اوسے غسل کیا اور ایک عضو کا
 دھوا تبھول گئی اور غنا و ندسے رجعت کر لی درست ہے اور اگر ایک عضو سے کہ چھوٹ گیا تو حیت ثابت ہوگئی **ف** اور
 امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ غضبناور استنشق ترک کرنا منوط ترک کرنے ایک عضو کامل کے ہر اور اوضی سے
 ایک روایت میں اور امام محمد کے نزدیک وہ ایک عضو کے حکم میں نہیں اس واسطے کہ اوکھی فریفت میں اختلاف ہے تکلف اور
 اعضا کے کذا فی الطہارۃ **ب** اور اگر کسی شخص سے اپنی زونہ حاصل کو طلاق رجعی دیا اور اوسکے ساتھ وطنی کرے
 انکار کیا ہی اور اسکے ہر اوس سے رجعت کر لی اور زونہ بعد طلاق کے چھ مہینے سے کہ پہنچتی تو رجعت صحیح ہوگی کیوں کہ
 معلوم ہوا کہ زونہ وقت طلاق کے حاصل تھی اور بعد وطنی کے حاصل نہیں ہوتی تو غنا و ندسے انکار میں کا زونہ ہوگا اس واسطے
 کہ انکا واسطے صاحب فرانس کے **ف** اور اس باب میں حدیث وارد ہو ہے یہ کہ نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ
 صل اللہ علیہ وسلم نے انکا صاحب فرانس کا پورا زانی کو محرم ہی جو روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم نے حدیث سے اونکی
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نور روایت کیا اوسکو نسائی نے ابن مسعود سے اور ابو داؤد نے عثمان سے **ص**
 اور اگر بعد جنس کے کہ باطلاق رجعی دیا اور وطنی سے انکا کیا بعد اوسکے امام عدت میں اوس سے رجعت کر لی تو صحیح ہے
ف اور دلیل اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اگر بعد عدت کے عورت کے ساتھ اوسکو طلاق رجعی دلاوے اور وطنی سے
 انکا کیا بعد اوس سے رجعت صحیح ہے اسکی حدیث صحیح ہوگی مگر یہ کہ عورت وقت طلاق سے قبل گزرنے کے ارسال کے
 کے جنم ہر عورت سے عدت ہوگی ایسے کہ عورت سے کہ جنم ہو تو مسلم ہر اگر وقت رجعت کے کلا ہو گیا

لے
 ہر ایک طلاق سے
 بائن ہر دو سے

نہایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت نے طلاق فرمایا اور پھر رجعت کر لی تو اس کا نکاح باطل ہے۔

کہ اگر نکاح فاسد سے وضع ہو تو طلاق نہ ہوگی انتہی اور حدیث شریفہ میں کہ داخل ہوئی عورت رفاغہ طوطی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہ تحقیق رفاغہ سے طلاق بائن دیا جائیگا اور عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا جب سے اور اسکے پاس گناہ نہ ہو کر اسے کا اور کبر الیٰہی چار کے گناہ کے کہ تو تبسّم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تمنا تو یہ ہے کہ پھر رفاغہ کے پاس چلی جاوے نہیں ہوگا جب تک تو رہے گئے شہیر یعنی عبد الرحمن بن زبیر کی اور وہ شہیر یعنی زینب کی روایت کیا اور سکون بخاری مسلم اور صحابہ میں سے اور ایک روایت میں صحیحین کے ہو کر تین طلاق ہی سے تھے اور سکون فاعہ اور ایسا بھی خارج کیا اور سکون مالک نے نو طہا میں اور نام رفاغہ کی عورت کا تہ بنت وہب تھا اور بھی روایت کیا جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے اور شخص سے کہ تین طلاق سے اپنی زوجہ اور پھر نکاح کرے وہ عورت کسی اور سے اور طلاق سے وہ اور سکون قبل نجات کے کیا حلال ہے وہ عورت باہر نکاح کیا تو اسے فرمایا آپ نے نہیں یہاں تک کہ کچھ وہ دوسرا خاوند مزہ اور سکا عیساک کچھ تھا اول خاوند نے اور بھی خارج کیا ابن کثیر نے مقاتل بن حبان سے نام اس کے اور جو ایک فریب بلوغ کے مہوہ بھی حلالہ میں مثل بالغ کے ہوں جب حشفہ فرج میں داخل ہو جاوے اور لڑکا بیضون نے لکھا ہو کہ بارہ برس کا ہو دوسرے اور بیضون نے لکھا ہو کہ سب برس کا ہو اور ہلے میں بیکے منی اسکے یہ ہیں کہ آلت اوسکی تھوڑے اور نہ موت ہوتی ہو اور نہ مایہ میں بی بیضی اس لئے کہ اگر نہت ہو تو حاشا اپنی آلت کو تھوڑے کر دوسرے داخل کرنے سے لڑکا نہ تابت نہ ہوگا بہر حال نہت اور ادنا مال مقبرہ **بوص** اور ایسے لڑکے کو مزہت کہتے ہیں یعنی فریب بلوغ کے مہوہ اور اوسکے امثال نجات کرتے ہوں اور ضرور ہو کہ آلت اوسکی تھوڑے ہو اور اشتہا ہو دوسرے جماع کی اور اگر نکاح کیا عورت سے بشرط طہالہ کے تو مکروہ ہوں **ف** استلک کہ نکاح کرنا ہوں میں اس شرط سے کہ حلال کر دو گناہ جو عورت پر ہے اور پہلی حاشیہ بشرح دعا یہ میں ہو کہ اگر دونوں اپنے دل میں نیت کریں اور شرط کریں زبان سے تو مکروہ نہیں بلکہ اجزایوں کے واسطے تصدرا اصلاح کے اور یہ نکاح اس واسطے مکروہ کہ کون کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلال کیا جو سے روایت کیا اور سکون دوسرے نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سے اور غابریہ کہ یہ کہ یہ قول مقتضی ہے **مکروہ کوص** لیکن حلال ہو جاوے گی واسطے اول خاوند کے اور نہت کے طلاق دیا عورت آزاد ہو ایک یا دو اور عدت اوسکی گذر گئی اور اوسنے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اول خاوند پاس لوٹ آئی تو اب پھر اول خاوند مالک میں طلاق کا ہو گیا اور امام محمد کے نزدیک مالک ایک طلاق کا ہو گیا اگر دو طلاق سے چکا تھا اور دو طلاق کا اگر ایک سے چکا تھا **ف** اجماع کیا ایڑا رہے کہ دوسرا خاوند سا فطر کر دیتا ہوں تین طلاق کو اول خاوند سے تو اگر پھر وہ عورت اول خاوند پاس لوٹ آئے مالک تین طلاق کا ہو جاوے گا اور تین سے کہ میں مختلف ہوں اور ہمارے لیل قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت کی الدنہ حلال کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلال کی باقی ہر تو معلوم ہو کہ وہ خاوند نہت کا نام نہ کرے والا پھر دوسرے یہ کہ جب تین طلاق کو سا فطر کر دیا تو تین سے کہ کو بد رجواہل واسطے فطر کر دیا اور بھی لیل ہمارے جو روایت کیا محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں ابن عباس سے نہت کا کہ **ف** الا وجر الحاکم

۵۴
نکاح باطل ہے اگر عورت نے طلاق فرمایا اور پھر رجعت کر لی

اَلْحَاكِمَةُ وَكَانَتْ تَمِيْمًا مِّنْ سَافِكٍ دِيْمَا يَهُودٍ وَسَرَخَاوَنْدِ كَيْ مَطْلَاقٍ اُوْرُو اَوْ مَيْنِ كُو اُوْر اِيْسَا كِي مَاتِيْنِ عَرَضِيَّةً
اور امام محمد کی دلیل یہ ہے جو روایت کیا بہت سی نے طریق شافعی سے حمید بن عبد الرحمن اور عبد اللہ بن عبد اللہ اور سلیمان
بن ہشام سے کہ ان سب نے سنا اباہریرہ سے کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے عمر بن الخطاب سے اس شخص سے کہ طلاق بائینی
عورت کو ایک بار دو بھرت اور مسلکی گذر گئی اور نکاح کیا اور سننے دو سے خاوند سے اور پھر نکاح کیا اس سے اول
خاوند سے کہا حضرت عمرؓ نے کہ وہ عورت اوستے ہی طلاق پر پہنچتے باقی سب اور بھی روایت کیا بہت سی نے حکم پر
سے انھوں نے فریادیں جاری سے انھوں نے اپنے باپ سے کہ سنا انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے
تھے وہ عورت اوستے ہی طلاق باقی ہے یہ خلاصہ ہی اسکا جو ذکر کیا اس تمام پر زانیہ سے تخریج میں ہیں **ص**
اور جس عورت کو تین طلاق شے ہیں اگر اوستے بعد ایس مدت کہ کہ اوستے ملاقہ ہو سکتا ہے کہ کیا میں ملاقہ سے ناسخ ہوئی
اور خاوند کو گمان غالب ہوا کہ بیچتی ہی تو اوں مکرورست ہر کہ اوستے نکاح میں ملاوے اور بیضوں سے نہما کر اقبال پرست
اونائیس روز میں اس واسطے کہ علال میں تین حیض اور وہ طوضہ روز میں اور ہر تہل مدت حیض کے تین روز
ہیں اور طہر کے پندرہ دن تو سب ملا کر اوستے بیس روز ہوئے **و** اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَلَّمَكَ رَبُّكَ

باب ایلاہ کے بیان میں

ایلاہ شریع میں اسے کہتے ہیں کہ خاوند قسم کہا کہ مدت ایلاہ میں عورت سے قریب نہ ہو سکا اور مدت ایلاہ کی
واسطے آزاد عورت کے چار مہینے ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَّذِيْنَ يَنْكِحُوْنَ مِمَّنْ تَرَكَتُمْ
تَوْبَةً اَوْ كَعَقَابَةً اَنْتُمْ عَلَيْهِنَّ تَرْجِيحُوْنَ لَوْ كُنَّ اِيْلًا رَكَسَةً يَنْ اِيْنِي عَوْرَتُوْنَ سِوَا اَسْتِثْنَاءِ يَحْرَمُ عَلَيْكُمْ كَاصِحِّ
اور واسطے لو ٹوٹی کے دو مہینے ہیں **ف** اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک ت ایلاہ کی واسطے لو ٹوٹی اور
آزاد دونوں کے لیے چار مہینے ہیں اور امام مالک کے نزدیک مدت ایلاہ کی واسطے غلام کے دو مہینے ہیں اور
واسطے آزاد کے چار مہینے تو وہ مدت ایلاہ میں اعتبار دونوں کا کرتے ہیں اور ہم عورتوں کا **ص** اور حکم ایلاہ کا
یہ کہ اگر وہ طہری نہ کی جا رہے ہیں تک تو یہ گذرنے مدت کے ایک ملاقہ باس ہر جا و **ج** اور یہ نہ ہر ایلام او بیضہ
کا ہے اور ایلاہ نہ لڑنے کے نزدیک بعد گذرنے چار مہینے کے طلاق واقع ہوگا بلا ٹوٹی ٹھہرا یا جاوے یا جو کرے یا طلاق کرے
اور ایلاہ اپنی رہے ہو کہ روایت کیا بخاری نے حضرت ابن عمر سے کہ کہ انھوں نے یہ جوق کہ گذر جاوے جا یا پھر ایلاہ کا
بیان تک کہ طلاق کیسے اور روایت کیا مالک نے نو طہر میں حضرت علی بن ابی طالب سے کہ وہ فرماتے تھے جوق
کہ ایلاہ کرے مرد اپنی عورت سے تو نہ واقع ہوگا او سپر طلاق تو اگر گذر جاوے چار مہینے ٹھہرا یا جاوے یا بیان تک کہ
طلاق کیسے یا جو کرے اور روایت کیا امام احمد نے حدیث حمید بن ثابت سے انھوں نے ملاوے سے
انھوں نے عثمان سے نامزد اس کے اور جواب اسکا یہی کہ معارضہ یہ حدیث بخاری کے وہ جو خارج کیا ابن ابی شیبہ
نے حَدَّثَنَا اَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي اَعْيَنَةَ عَنِ اَبِي سَعِيدٍ بِنِ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ اَبِي
اِذْنَ اَلِيٍّ عَنِ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا مَلَكَ اِسْتَمْرَقَ اِسْتَمْرَقًا مَلَكَ اِسْتَمْرَقًا مَلَكَ اِسْتَمْرَقًا مَلَكَ اِسْتَمْرَقًا مَلَكَ اِسْتَمْرَقًا

لفظت میں ہی ایلاہ کے
نہ کہتے ہیں

نہی ایلاہ کے مالہ
۱۲

ایلا کرے اور نہ رجوع کو سہ یہاں تک کہ زواجین چار عینے تو وہ ایک طلاق بائن ہو اور وہ عارض ہو روایت مالک کے
 وہ جو روایت کیا عبد الرزاق نے نہ عمر سے انھوں نے قتادہ سے کہ حضرت علیؑ اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے فرطیہ جسوقت
 گذر جابین چار عینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت حقدار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ کی اور بھی اخرج کیا
 عبد الرزاق نے نہ عمر سے انھوں نے قتادہ سے تحقیق کہ حضرت علیؑ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباس
 ان سب سے فرمایا کہ جسوقت گذر جابین چار عینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت تہی ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ کی
 اور عارض ہو روایت احمد کے وہ جو روایت کیا عبد الرزاق نے نہ عمر سے انھوں نے عطاء خراسانی سے انھوں نے ابی سلمہ
 بن عبد الرحمن سے کہ عثمان بن عفان اور زید بن ثابت فرطیہ تھے ایلا میں کہ جسوقت گذر جابین چار عینے سو وہ ایک طلاق ہو
 اور عورت حقدار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ کی کما شیخ ابن ہمام نے وہ جو روایت کیا یعنی عثمان بن عفان
 اور زید بن ثابت سے بہتر ہو اس سے کہ روایت کیا او سکوا عمر نے عثمان سے اس واسطے کہ ہماری سند جدید ہو سوال کر
 بخلاف روایت امام احمد کے کیونکہ او میں حال رجال کا معلوم نہیں جیب تک اور فصل کیا انھوں نے او سکوا وزید بن علی و عمر
 کطاؤس نے انہد کیا یہ عثمان سے اور وہ جو روایت کیا مالک نے محمد بن علی سے انھوں نے علی بن ابی طالب سے مرسل
 مثل روایت قتادہ کے او دونوں ہم عصر ہیں اور وہ جو روایت کیا یعنی عبد اللہ بن عمر اور ابن عباس سے رجال ایک سب
 الیہ ہیں کہ اخرج کیا اولیٰ شیخان نے سمیع بن مرین تو نہیں تفوق ہو روایت بخاری کو ابن عمر سے ہماری روایت براؤن
 کتا ہوں کہ اب بھی صحابہ سے مثل عمار سے مروی ہو اخرج کیا دارقطنی نے مسلم بن شہاب سے انھوں نے سعید بن جبیر
 سے اور ابی بکر بن عبد الرحمن سے تحقیق کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے جسوقت گذر جابین چار عینے تو وہ ایک طلاق
 اور خاوند مالک ہو اسکے رو کا جب تک وہ عدت میں ہو مگر اس سے ثابت ہوتا ہو کہ ایک طلاق حسی واقع ہوتا ہو اور سند
 عبد الرزاق بن یحییٰ بن محمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن ابی قلابہ قال ابی التعمان بن امرأۃ زہد کان حاکماً لسانہ
 ابن مسعود فی قصر بکندہ قال اذا سمعت اذین ما شہیں ناعرف بتطلقہ یعنی ایلا کرنا انسان نے
 اپنی عورت سے اور تہی تھے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود کے تو باری انھوں نے ران اپنی اور کہا کہ جسوقت گذر جابین
 چار عینے تو مجھے لیک طلاق اور زلیحی خروج ہدایہ میں ہو کہ کمالا ابن ابی شیبہ نے ناند ہمارے مذہب کے ابن الحنفیہ شری
 اور نسبی اور مسروق اور حسن اور ابن میرین اور قیس اور سالم اور ابی سلمہ سے اور بھی کمالا دارقطنی نے ان سب سے اور بھی
 اخرج کیا عبد الرزاق نے عطاء اور جابر بن زید اور سکوا اور ابن المسیب اور ابی بکر بن عبد الرحمن اور کول سے مثل ہمارے
 مذہب کے اور یہ میں ہی وہو مالک بن نویر عن عثمان و علی و ابی بکر و ابی التعمان و زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین
 علیہم اجمعین اور کہا امام محمد نے سوطا میں پوچھا کہ حضرت عمر اور عثمان اور زید بن عدت سے اور زید بن ثابت سے کہ
 کہتے تھے جسوقت لیک طلاق یا مرد نے اپنی عورت سے اور گذر گئے چار عینے قبل رجوع کے تو وہ عورت بائن ہو چکی ہوتی
 ایک طلاق بائن کے اور فرما حضرت عبد اللہ بن عباس نے تفسیر آیت شریف میں باند اسکے اور ابن عباس نے زیادہ
 جاننے والا تفسیر قرآن کو غیر سے اور بھی قول ابی حنیفہ کا ہو اور اگر تفسیر کما تہی ص تو عدت ایلا سے کہ لیک لیک

طہ بنی عبد اللہ بن زید اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور قتادہ سے اخرج کیا

قسم کا کہ اگر طلاق ثابت ہوگا **ف** اس واسطے کہ ہاں یہ میں ہر فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
 سے تو میں ایلا کہ میں چار حصے سے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ سے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ اس
 انھوں نے جب ایلا کر سہ چھرت اپنی سے ایک حصے یا دو حصے یا تین حصے اور یہاں تک نہ پہنچے یعنی ہر
 تک تو نہیں یہ وہ ایلا اور اخراج کیا مانند اسکے عطارا اور طائوس اور سعید بن جبیر اور شعیب سے اور روایت کیا
 بہ ہجرت کے کہ ابن عباس نے تھا ایلا جاہلیت کا ایک برس اور دو برس اور زیادہ اس سے اور اس قدر کہ
 اسکے واسطے چار حصے کو اگر چہ چار حصے سے تو نہیں جو ایلا وہ ایسا ہی ذکر کیا زبیری نے تخریج ہا یہ میں **ص** اور
 اگر وہ ملی کر لی مدت ایلا میں تو قسم میں جائز ہوگا اور کفارہ یا جزا لازم آوے گی **ف** اور اس کا بیان اسکے آقا **ص**
 لکھ کر ہی ہر نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا قسم خدا کی چار حصے تک قربت نہ کرے گا کہا
 کہ اگر میں تجھے نزدیک کروں تو مجھ سے جو چہ یا روزہ ہی یا صدقہ ہی یا تو طاق ہی یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سب سے اور تو میں
 ایلا ثابت ہوگا **ف** اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے جو
 قسم کیا نہ ہو جماع سے تو وہ ایلا ہو ذکر کیا اسکو شیخ عبدالوہاب شمرانی نے کشف الغمہ میں **ص** اب اگر مدت ایلا
 اس کے ساتھ نزدیک کرے تو اگر قسم اسکے ساتھ کہانی ہو تو کفارہ قسم کا لازم آوے گا **ف** اور ذکر کیا اس کے کو بیان
 میں مسائل مجمع علیہما سے مگر قول قدیم شافعی میں کہ اس کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا اس واسطے کہ آگے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہوں **فَإِنْ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا** اگر جمع کرین تو اسد بخشنے والا ہے **بِإِذْنِ اللَّهِ** اور اللہ تعالیٰ نے
 جب عدہ کیا منصرف کا تو اب اس کا گناہ غفور ہو گیا اور کفارہ لازم ہوگا اور ہاں جواب یہ ہے کہ وعدہ حضرت کا آخر میں
 اس سبب سے کہ حالت ہوا میں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَ لَكِنْ لِيَأْخُذَ كُرْهًا عَقْدًا ثُمَّ لِيَأْمَنَ كَهَاتَمًا**
 اگر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مِنْ أَيْ غَيْرِهَا خَذِنَ أَوْهَا أَكْثَرُ**
يَا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا كَفَرْتُمْ بِئْسَ يَوْمًا يَفْتِنُهُمْ یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کہے وہ کا
 اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتابا لیمین میں انشاء اللہ آوے گا اور روایت کیا
 ترمذی نے حاشیہ سے کہ کہا انھوں نے کہ ایلا یا بیغہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا
 پھر کیا حرام کو مطلق اور یا قسم کفارہ کہا شیخ ابن حجر نے کہ لوی اس کے سبب فقہ میں اور یہ حدیث ظاہر ہے کہ ہاں
 مطلوب پر دلالت کرتی ہے **ص** ورنہ **ج** یعنی حج کی صورت میں حج کرنا پڑے گا اور ورنہ کی صورت میں
 روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا **ص** اور ساقط ہو جائیگا ایلا اور اگر اوس میں
 اوس سے وہ ملی نہ کی ایک طلاق یا تین پڑ جائیگا **ف** اور دلیل اسکی اور نیز یہ **ص** اور صلوات ہو وقت قسط
 ہو جائیگی **ف** صلوات ہو وقت اسکو کہتے ہیں کہ اوس میں کوئی مدت عین مذکور ہو دے **ص** تو اگر اوس سے
 مٹا کر اسے اور چار حصے تک اوس سے نہ لے لی کہ اسے طلاق واقع ہوگا اور صلوات ہو نہ ساقط ہوگی **ف** یعنی میں
 صلوات ہوئی مدت ہرگز نہ ساقط اوان کئے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا **ص** تو اگر یہ مٹا کر کہہ دے

اس کا بیان ہے
 ایلا کہ میں چار حصے سے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ سے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ اس
 انھوں نے جب ایلا کر سہ چھرت اپنی سے ایک حصے یا دو حصے یا تین حصے اور یہاں تک نہ پہنچے یعنی ہر
 تک تو نہیں یہ وہ ایلا اور اخراج کیا مانند اسکے عطارا اور طائوس اور سعید بن جبیر اور شعیب سے اور روایت کیا
 بہ ہجرت کے کہ ابن عباس نے تھا ایلا جاہلیت کا ایک برس اور دو برس اور زیادہ اس سے اور اس قدر کہ
 اسکے واسطے چار حصے کو اگر چہ چار حصے سے تو نہیں جو ایلا وہ ایسا ہی ذکر کیا زبیری نے تخریج ہا یہ میں
 اگر وہ ملی کر لی مدت ایلا میں تو قسم میں جائز ہوگا اور کفارہ یا جزا لازم آوے گی اور اس کا بیان اسکے آقا
 لکھ کر ہی ہر نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا قسم خدا کی چار حصے تک قربت نہ کرے گا کہا
 کہ اگر میں تجھے نزدیک کروں تو مجھ سے جو چہ یا روزہ ہی یا صدقہ ہی یا تو طاق ہی یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سب سے اور تو میں
 ایلا ثابت ہوگا اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے جو
 قسم کیا نہ ہو جماع سے تو وہ ایلا ہو ذکر کیا اسکو شیخ عبدالوہاب شمرانی نے کشف الغمہ میں اب اگر مدت ایلا
 اس کے ساتھ نزدیک کرے تو اگر قسم اسکے ساتھ کہانی ہو تو کفارہ قسم کا لازم آوے گا اور ذکر کیا اس کے کو بیان
 میں مسائل مجمع علیہما سے مگر قول قدیم شافعی میں کہ اس کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا اس واسطے کہ آگے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہوں فَإِنْ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا اگر جمع کرین تو اسد بخشنے والا ہے بِإِذْنِ اللَّهِ اور اللہ تعالیٰ نے
 جب عدہ کیا منصرف کا تو اب اس کا گناہ غفور ہو گیا اور کفارہ لازم ہوگا اور ہاں جواب یہ ہے کہ وعدہ حضرت کا آخر میں
 اس سبب سے کہ حالت ہوا میں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ لَكِنْ لِيَأْخُذَ كُرْهًا عَقْدًا ثُمَّ لِيَأْمَنَ كَهَاتَمًا
 اگر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مِنْ أَيْ غَيْرِهَا خَذِنَ أَوْهَا أَكْثَرُ
 يَا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا كَفَرْتُمْ بِئْسَ يَوْمًا يَفْتِنُهُمْ یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کہے وہ کا
 اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتابا لیمین میں انشاء اللہ آوے گا اور روایت کیا
 ترمذی نے حاشیہ سے کہ کہا انھوں نے کہ ایلا یا بیغہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا
 پھر کیا حرام کو مطلق اور یا قسم کفارہ کہا شیخ ابن حجر نے کہ لوی اس کے سبب فقہ میں اور یہ حدیث ظاہر ہے کہ ہاں
 مطلوب پر دلالت کرتی ہے ورنہ یعنی حج کی صورت میں حج کرنا پڑے گا اور ورنہ کی صورت میں
 روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا اور ساقط ہو جائیگا ایلا اور اگر اوس میں
 اوس سے وہ ملی نہ کی ایک طلاق یا تین پڑ جائیگا اور دلیل اسکی اور نیز یہ اور صلوات ہو وقت قسط
 ہو جائیگی صلوات ہو وقت اسکو کہتے ہیں کہ اوس میں کوئی مدت عین مذکور ہو دے تو اگر اوس سے
 مٹا کر اسے اور چار حصے تک اوس سے نہ لے لی کہ اسے طلاق واقع ہوگا اور صلوات ہو نہ ساقط ہوگی یعنی میں
 صلوات ہوئی مدت ہرگز نہ ساقط اوان کئے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا تو اگر یہ مٹا کر کہہ دے

اوس سے نزدیکی کی پھر طلاق واقع ہوگا پھر اگر اوس سے نکاح کرے اور نہ قریب ہو چار مہینے تو پھر طلاق واقع ہوگا اور یہ تیسرا طلاق ہے اور عورت بائن ہو جاوے گی **ف** یعنی اب بدولت ملائے کے اوس سے نکاح درست نہیں **ص** اور اگر بعد میں طلاق کے اور ملائے کے پھر اوس سے نکاح کیا تو ایلا ساقط ہو جاوے گا اور قسم باقی رہے گی تو اب اگر چار مہینے تک اوس سے نزدیکی نہ کرے گا طلاق واقع ہوگا اوس اسلئے کہ ایلا باقی نہیں رہا اور اگر نزدیکی کرے گا حائض ہوگا اور اگر عاقر یا بجز لازم ہوگی اوس اسلئے کہ قسم باقی ہے اور یہ عورت جب ہر کہ قسم کو سو طلاق کے اور چہرہ ہون پر معلق کیا ہو اور اگر طلاق ہو **ف** جیسے کہ اگر میں تجھے نزدیک کروں تو تو طلاق ہے **ص** تو قسم باقی نہ رہے گی اوس اسلئے کہ تجھ یعنی بعض تین طلاق دے دینا باطل کرنا تو بطلت کو **ف** جیسا کہ اوپر کتاب الطلاق میں بیان کر چکے تو صورت مسئلے کی بنا پر کہ کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھے قربت کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور پھر بائع اور سکوئی طرح سے طلاق دے اور وہ عورت بدولت ملائے کے پھر نکاح میں آئی تو اب اگر قربت کرے گا طلاق واقع ہوگا اوس اسلئے کہ تجھ یا بطل کرے گی تو بطلت کو **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم خدا کی میں تجھے نزدیک نہ کروں گا وہ مہینے اور وہ مہینے بعد از چار مہینوں کے تو ایلا ثابت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ وہ مہینے میں تجھے قربت نہ کروں گا اور ایک دن تو قن کے پھر کہا کہ قسم تمہاری میں تجھے دو مہینے قربت نہ کروں گا بعد ازاں دو مہینوں کے بعد اول ہر اسلئے تو ایلا نہ گا اوس اسلئے کہ پہلے دن تو قسم کھائی تھی **و** مہینے **پ** اور وہ مہینے سے ایلا ثابت ہوگا **ص** اور دوسرے دن قسم کھائی چار مہینے پر لگا کر **ف** اوس اسلئے کہ اول دو مہینوں سے ایک دن نہ کر لیا ہو تو سب چار مہینے پورے ہوئے تو مدت ایلا کی تمام ہوگی **ص** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ قسم خدا کی ایک سال تجھے نزدیک نہ کروں گا کہ ایک دن تو ایلا ثابت ہوگا **ف** اوس اسلئے کہ ایلا ہر وقت ہو تا ہے چار مہینے تک نہ تو کو بغیر لازم ہونے جزا کا کفار سے کے امکان طبعی کا نہ ہو وے اور اس جگہ ممکن ہے کہ بغیر لازم نہ کسی چیز کے ایک روز اس سے وہ طبعی کرے لیکن اگر ایک روز وہ طبعی کر لی اور بعد وہ طبعی کے چار مہینے یا زیادہ اوس باقی ہے تو ایلا ثابت ہوگا اوس اسلئے کہ اب امکان طبعی کا بغیر لازم نہ ہے جزا کا کفار سے کے جائز اہل ہدایہ **ص** اگر کوئی شخص بھروسے میں ہے اور اسے قسم کھائی کہ میں کو نے میں نہ جاؤں گا اور عورت اوس سے طبعی کرنے میں ہر وقت ایلا ہوگا **ف** کیونکہ ممکن ہے کہ عورت کو کو نے سے باہر نکال کے اوس سے وہ طبعی کرے **ص** جس عورت کو کہ طلاق رجعی دیا ہے جو قبل گذر نہ عدت کے اوس سے ایلا درست ہے اور جو عورت کا وہ سکو طلاق بائن دیا ہے یا اجنبیہ تو اوس سے ایلا وہ جائز نہیں **ف** تو اگر بعد قسم کے اوس عورت سے بائینہ کو یا اجنبیہ کو نکاح میں لایا اور اوس سے طبعی کرنا حائض ہوگا اور کفار یا بجز لازم ہوگی لیکن اگر اوس سے چار مہینے تک طبعی نہ کرے گا تو ایلا نہ ہوگا اوس اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لَّذِينَ يَتَّبِعُونَ قَوْلَ مَنْ شَآءَ كُفْرًا** اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایلا بائینہ میں اوس کے ساتھ خاص ہے غیر عورتوں سے **ص** اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے ایلا کہ کیا اوس سبب بیماری زوجہ یا زوجہ کے یا سبب غرضی عورت کے یا مرقی کے **ف** رقی کے کسی بند ہو جانا اور کہتے ہیں کہ یہ عورت رتقا ہے یعنی اوس سے جماع نہیں کر سکتے بسبب اس بات کہ کافر میں وہ پیشاب کرے گی چلو کرے اور کوئی سوراخ نہیں ہوتا اھلکدانی **المغرب** **ص** یا سبب ہونے زوجہ کے

اور کچھ زیادہ تو فرمایا آپ کے کہ زیادہ نہیں اور نکالا او سکوا ولو قطنی ہے اسی طرح اور کہا کہ اسناہ کما او سکوا ویوسے
 ابن حجر صحیح سے انھوں نے عطلت سے انھوں نے ابن عباس سے اور ابن حجر صحیح میں اور نکالا ابن ابو زری سے لفظ ابن زری
 سے ابی الزری سے کہ ثابت بن عیس بن شماس بھی اونکے پاس زینب بنت عبد اللہ بن ابی سیول اور عمر بن خطاب او سکوا
 ایک باغ تو کروہ بانا او سکوا و کسی عورت نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر بی بی یقوت او سپہ باغ کو
 کہا کہ اسے مان اور پھر زائد تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن فریادتی تو نہیں نہ تباہ لیا اس باغ کو ثابت نے
 اور چھوڑ دیا او سکوا آخر حدیث تک کہا ابن ابو زری سے کہ اسناہ او سکوا ویوسے کہ اسناہ او سکوا ویوہ
 نے کتنے لوگوں سے اور بھی نکالا وار قطنی سے اپنی سند سے عطلت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویوسے
 اور عورت سے جس سے منع کیے زیادہ اس سے کہ آیا او سکوا اور روایت کیا او سکوا ابن ماجہ سے ابن عباس سے
 اور ابوسہیل ہی کہ حکم کیا ثابت کہ کہے لیوسے باغ اپنا اور نہ زیادہ لیوسے کہا بعض محققین سے کہ نہیں شک ہے نہ ثابت
 زیادت میں ساتھ اصل صحیح کے کہ وہ یہ ہو گئی ساتھ سند اور اصل کے اور روایت کیا امام حماد سے انکار میں اور امام حنفیہ
 سے فقہان میں اور عبدالرزاق سے اور کعب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھوں نے نہ لیوسے اور عورت سے زیادہ
 اس سے کہ آیا اور جامع صغیر میں ہی روایت ہے امام ابو حنیفہ سے کہ کزوہ نہیں اور اس روایت کی دلیل الطلاق
 آیت ہے اور دوسرے یہ کہ روایت کیا ابن ابو زری نے ابو سعید خدری سے کہا انھوں نے تم ہی معن میری تو زوجت میں
 ایک دانہ ناری کے کہ کجایا کہا تھا اس سے باغ پر آخر حدیث تک یہاں تک کہ فرمایا او سکوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کیا پھر بی بی یقوت او سکوا ویوہ اور وہ طلاق سے جھگڑا اور اسے مان اور زیادہ کرتی وہ تب
 فرمایا آپ کے کہ پھر نے او سپہ باغ اور زیادہ کرو سپہ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں سند میں او سکوا علیہ عرفی ہی کہا ابن ماجہ سے
 انہیں مطلق ہو گئے او سکوا حدیث کا اور بھی اسناد میں او سکوا میں بن حمار ہی کہا انہی سے کہ ابی اللہ ام احمد
 او دیگر طلاق دیا عورت کو مال پر اور زوہ سے قبول کیا طلاق یا نون واقع ہوگا اور زوہ پر مال لازم ہوگا اور شراب یا سہ
 پر طلاق یا تو طلاق جسی واقع ہوگا اور زوہ پر کچھ نہ لازم آوے گا اور اگر شراب یا سہ پر طلع کیا تو عورت کو طلاق یا نون
 واقع ہوگا کیونکہ حدیث میں ہی کہ طلع ایک طلاق یا نون اور زوہ پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوہ سے
 آگاہ کچھ میرے ہاتھ میں ہی او سکے بدلے میں طلع کرنے اور ضاوند سے قبول کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا ایک
 طلاق یا نون واقع ہوگا اور زوہ پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر عورت نے کہا کہ طلع کر مجھے اس مال پر جو میرے ہاتھ میں ہی
 اور نہ جو ان پر جو میرے ہاتھ میں ہیں اور ضاوند نے طلع کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا تو مال صورت میں جو کچھ
 ہر سے لیا ہی جو ویوسے اور دوسری صورت میں زمین درم دیدیوسے فامو اس کے اقل حصے کے تین ہیں اور اگر
 طلع کیا عورت نے ضاوند سے اس بات پر کہ کچھ او سکے گھر میں ہی وہ ضاوند کے واسطے ہی تو جان ہی اور جو کچھ اس ساعت میں گھر
 میں ہوگا تو وہ ضاوند کا ہی ہوگا اگر کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور اگر زوہ نے طلع کیا او سپہ کچھ گھر میں ہی مال پر جو میرے ہاتھ میں ہی
 ہوگا تو وہ ضاوند کا ہی ہوگا اور اگر کچھ نہ نکلا تو عورت سے لیا ہو وہ ضاوند کو سپہ ہی ہذا فی الکتاب ص اور عورت

ابن ماجہ صحیح
 ابن حجر صحیح
 ابن ابی شیبہ صحیح
 ابن ابی عمیر صحیح
 ابن ابی نعیم صحیح
 ابن ابی حاتم صحیح
 ابن ابی عساکر صحیح
 ابن ابی یوسف صحیح
 ابن ابی عمیر صحیح
 ابن ابی نعیم صحیح
 ابن ابی حاتم صحیح
 ابن ابی عساکر صحیح
 ابن ابی یوسف صحیح

ایک غلام پر جو حال گیا ہو خاوند سے خلع کیا طلاق واقع ہوگا اور اس غلام کا تسلیم کرنا عورت کو واجب ہوگا اگر اوپر قرار ہو
 اور قیمت اس کی اگر اس کی تسلیم سے عاجز ہووے اگر عورت نے شرط لگائی ہو کہ میں اس کی تسلیم سے بری ہوں تو اگر
 کسی عورت نے خاوند سے اس کا طلاق لے لیا کفین یعنی تین ملاق حصے مجھ کو بدلے میں ہزار روپے کے اور خاوند نے
 اس کو ایک ملاق دیا تو عورت پر تہائی حصہ ہزار روپے کا لازم ہوگا اور اگر کما عورت نے طلاق لے لیا کفین علی الکف
 یعنی تین ملاق حصے مجھ کو اور ایک ہزار روپے کے اور خاوند نے اس کو ایک ملاق حصے دیا تو اس صورت میں ایک ملاق چھ
 واقع ہوگا تو یک امام ابوحنیفہ کے اور عورت پر کچھ نہ لازم آوے گا اور صاحبین کے نزدیک ایک ملاق ناموں واقع ہوگا اور
 تہائی ہزار روپے کی زوجہ پر لازم ہوگی اور اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کما تین ملاق حصے اپنے تین بوسلین ہزار روپے
 یا دو ایک ہزار روپے کے اور عورت نے اپنے کو ایک ملاق دیا تو کچھ واقع ہوگا اور اگر مرد نے کما کہ تو طلاق پر اوپر ہزار روپے یا دو
 سے کما کو آزاد کر دیا تو اس سے ہزار روپے کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جائیگی اور لوٹتی آزاد ہو جائیگی اور اس کے قبول کیا ہے
 ہزار روپے یا ایک ہزار روپے کے نزدیک اگر زوجہ اور لوٹتی سے ہزار روپے کے ہین تو ہزار روپے لازم آوے گا اور اگر قبول
 نہیں کیا تو زوجہ پر طلاق واقع ہوگا اور لوٹتی آزاد ہوگی اور طلع عورت کے حق میں معاوضہ جو بیان تک کہ صحیح ہو عورت
 قبل نچوٹا کرے خاوند کے رجوع کرنا ہوے جب کیا عیاب عورت کی طرف سے ہووے **ف** تو اگر کسی عورت نے
 خاوند سے کما کہ طلع کرے جسے اتنے مال پر اور قبل قبول کرنے خاوند کے چھری تو جائز ہوگا **ص** اور شرط طلع
 صحیح و واسطہ عورت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک صاحبین کے صحیح نہیں **ف** تو اگر خاوند سے عورت
 سے کما کہ تو طلاق پر اوپر ہزار روپے کے اور چھو خیار جو تین دن تک تو اگر عورت رو کرے خیار کو تو تین دن میں طلع
 اور اگر روز کیا تین روز تک تو اس کو طلاق پڑ جائیگی اور ہزار روپے لازم آوے گا اور جب کما عیاب عورت کی طرف
 سے ہو تو ضرور قبول کرنا خاوند کا جس میں **ف** تو اگر بعد اختلاف مجلس کے قبول کرے گا مستحب ہوگا **ص** اور
 خاوند کے حق میں نہیں کہ جو عیاب عورت کی طرف سے ہو تو نہیں صحیح رجوع اور سکا قبل قبول کرنے عورت کے
 اور نہیں صحیح و شرط خیار کی واسطہ خاوند کے اور قبول زوجہ کا متعین رہا تھا جس کے ہوگا **ف** تو اگر عورت بعد
 اختلاف مجلس کے قبول کرے جائز ہوگا **ص** اور جانب غلام کا عیاق میں مال پر ہزار روپے عورت کے ہر طلاق میں
 تو غلام کی طرف سے معاوضہ ہوگا اور نول کی طرف سے میں ہوگی **ف** صحیح ہوگا رجوع کرنا غلام کا قبل
 منظور کرنے نول کے اور نہ ہار ہوگا غلام کو اور ضرور ہوگا قبول ہولی کا مجلس میں اور نہیں صحیح ہوگا رجوع ہولی کا
 قبل قبول کرنے غلام کے اور نہیں صحیح ہوگی شرط خیار کی واسطہ ہولی کے اور یہ موقوف ہوگا منظور کرنا غلام کا مجلس
ص ہاورد مرد نے اپنی عورت سے کما کہ کل سینے چھو ہزار درم پر طلاق دیا تھا اور تو نے قبول نہیں کیا تھا اور
 عورت نے کما کہ سینے قبول کیا تھا تو قول خاوند کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور اگر بالغ نے شہرتی سے کما کہ کل
 اس غلام کو بدلے میں ہزار درم کے تیرے ہاتھ بچا تھا اور تو نے قبول نہیں کیا اور شہرتی نے کما کہ سینے قبول
 کیا تھا تو قول شہرتی کا قبول ہوگا ساتھ قسم کے **ف** اور وہ فرق کی دونوں سلون میں ہل میں مذکور اور

اور صحیح بیان اس نے ارسال کو اسکے اور روایت کیا او سکوا بڑا سنے لیکن دوسرے طور سے نقل کیا اور سنے
ابن عباس سے اور زیادہ کیا اور میں کفارہ سے اور اعادہ کر اور روایت کیا امام محمد نے آثار میں **باب الطلاق** حدیث
عن حماد بن عمار اذہم بنی النخعیل **باب الطلاق** عن ابن عباس قال قال خدا آتسے او کا بعد
صلو اور بوجھل کو سنے جب تک کفارہ نہ دے یوسے اور جب تک کہ مرد و عورتوں کے قصد و عملی ہو کہ کفارہ لازم ہوگا
ف اور اگر قبلی کرنے قصد و عملی سے کوئی مانا نہ ہو روین سے مر جاوے کفارہ لازم نہ ہوگا اور اگر قصد و عملی سے
یہ چیز ہو کہ کفر گرواوس سے و عملی نہ کر گیا تو بھی کفارہ سا قی ہوگا اور اگر طیار سوقت کیا جسے مکہ کے کفر سے اور
مانند پشت ہیری ان کے پر ایک سال تک تو اب سال کے اندر قبلی کفارہ دینے کے و عملی حرام ہی ہے اور بعد سال اگر قبلی
کے قبل کفارہ دینے کے و عملی نہ ہو اس وقت تک کفارہ سا قی ہو گیا سب گذر جاوے وقت کے اور عورت کو
مطالب کفارہ سے کا خاندان سے پوچھتا ہی اور عاقر خاندان پر پھر کر گیا کفارہ سے پر تہیہ اور ضرب سے اور کچھ باقی رہ گیا
اور عورت سے غیر شہیدہ کفارہ سے کے داخل ہوگی اور اس وقت سے اگر عورت سے کفارہ ہو سکے او سکوا طلاق نہ ہو
پھر اس سے کچھ کیا ایہ مدت کے یاد دہن سے خاوند سے طلاق کے بعد تو اب بھی بوجھل او سکوا حرام ہی ہے ان تک کفارہ
دوسے جدا م **الرہی فصل** اور یہ شہدہ الفاظ نہ پہنچے سوائے طلاق کے اور کچھ نہ گئے پر یہ کہتے کہ
یا کچھ نہ گئے اور طلاق اور ایلا نہ گئے اور اگر انہی زوید سے نہ گئے اور پر سے نکل ہی ہاں کے تو کوئی قبلی
نہ ہوگا اگر کہتے کہ کفر ہی است کہ است کہ تھی نہ و یہ سب ہی ہوگا اور اگر کہتے ہیں اور وہاں کا کیا تھا تو ہمارے ہوگا
اور اگر کہتے ہیں اور طلاق کا کیا تھا طلاق میں واقع ہوگا اور اگر کہتے ہیں تو نہ ہو جاوگا **فصل** اور کچھ نہ گئے
اس وقت کے او سکوا جموں کہ کہتے ہیں کہ استہیرا نام محمد کے نزدیک تھا یہ جو کہ حد ایہ فصل اور اگر انہی سے
کہا کہ تو اب جو سے نام پر قبلی ہیری ماں کے تو ہمیں نیست ہوگی ظہار طلاق وہی ہوگا **فصل** اور اگر کچھ نہ گئے
تو امام ابو سعید کے نزدیک طلاق کا اور امام محمد کے نزدیک تھا یہ حد ایہ فصل اور اگر کہتے ہیں تو ہمارے ہوگا
انہی شہدہ ہیری ماں کے اور شہدہ کی طلاق یا ایلا ہی تو ظہار ہوگا اور سوائے امام محمد کے جو کہ **فصل** اور کچھ نہ گئے
اور بڑیاک ماہ میں کے او سکوا بہت پر پہنچا لیکن فرق یہ ہو کہ امام محمد کے نزدیک بہت طلاق کی اگر کچھ نہ گئے
اور ابو سعید کے نزدیک وہ دن جو ماویہ کے حد ایہ فصل اور خاص یہ عمار ابن زبیر سے تو کوئی شہدہ سے اگر
ظہار کیا کچھ لازم ہوگا **فصل** روایت کیا امام محمد نے آثار میں ابو سعید سے او سکوا ہمارے انہی سے ہر ایک
کہ ظہار بڑیاک ہی سے واقع ہوگا اگر ظہار کرے او سے خاوند ماوسکا اور نہ واقع ہوگا ظہار اگر ظہار کرے او سے
مولی او سکوا کہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین یظاہر قین نہ سکوا **فصل** اور کوئی شہدہ اور کوئی شہدہ نہیں کیا تو
ظہار واقع ہووے اور یہی قول ہے امام ابو سعید بن اسیب اور زہاد اور عامر شہدی کا اتھی اور امام مالک کے
زویک ظہار کوئی سے ہو جاوے اور او ایٹھ گئے کے نزدیک نہیں ہوا اور ایسا بھی کہا سکوا کہ نہ گئے اور کوئی شہدہ
سے تعلق اور صحابہ سے اخرج کیا اور سکوا سعید بن منصور نے **فصل** اور اگر کچھ کیا ایک عورت سے بغیر اسکے

پھر ظہار کیا اس سے اور بوجہ سے نے اجازت دی نکاح کی تو ظہار اہل سوا و اگر اپنی عورتوں سے نکاح کرے اور
 میرے مانند میری ماں کی پشت کے ہو تو ان سے بے ظاہر ہو جائیگا اور وہ سکو ہر ایک کی طرف سے جدا ہو گا
 لازم ہو گا **ف** روایت کیا المعمر نے آثار میں ان الکھضیدہ عن محمد بن عیوب عن ابراہیم قال اذا ظہر الرجل
 من اذ عرسه فذکره او ربعه فکفارت قال محمد بن یوسف ناخذ و یومع و قال ابی حنیفہ
 یعنی کس ایک اور بوجہ سے ہے کہ سو وقت ظہار کس اور سے ظہار عورتوں سے تو او سے جدا کر کے ہے

فصل کفارہ ظہار کے بیان میں

ظہار کا یہ ہے کہ ایک شخص آزاد کرے **ف** اور اگر اسے تو وہ عیسائی یا زرتشتی ہو اسے رکھنا اگر کسی عجمی
 استقامت اور توفیق حاصل ہو سکے اور اگر نکاح کے سوا اسے کلام میں ایسا ہی اور جو اسے **ص** سلطان ہو
 یا کافر اور ام شامی ہو سکے تو ایک کافر سے **ف** اور دلیل جاری الطلاق و آیت کا **ص** عادت ہو
 یا مرد جو ماوراء النہر ہو یا عجمی اور ایسا ہو اور اگر اہل سنہ سے ہو تو بائیس اور کتبہ بھی درست ہو اور جسکے
 ایک اس ظہار ایک ہر کفارہ ظہار سے **ف** یعنی وہ اس کا نصف لگتا ہو تو بائیس ہر کفارہ اور ایسا ہر کفارہ لگتا ہو تو بائیس
 ہر کفارہ **ص** وہ کتبہ جسے کفارہ اور انہیں کی **ف** اس واسطے کہ فرمایا: اول اصل اس علیہ وسلم نے کہا
 ظہار جو ہے اس کا عجمی ایک شامی اور وراثت کیا ہو سکو اور وہ اسے مدیثہ عمر بن شیبہ میں ایسے ہوئے
ص اور جائز لگایا اگر کسی سے ایسی بات ایسا کرے کہ اسے میں **ف** اور اس شخص کے
 نزدیک یا بائیس **ص** یہاں تک کہ اس کے **ف** اور اگر غیر نیت کفارہ سے سکھارے یا کفارہ سے کی گئی ہے
 ہو گا اگر یہ نیت نکاح کی ہے اسے **ص** اور **ف** اور جو اسے مسترد کرے پھر اسے کفارہ آزاد کرے اور پھر
 باقی آزاد کرے اور بائیس میں کہہ دے لایصل کو کفارہ سے میں آزاد کرے اور اسے کو کفارہ شخص کبھی ہوا نہ ہو
 ہو کبھی ہوتی لایق ہو سکو آزاد کرنا جائز اور بھی ہر تینوں وہ فریقہ کہ وہ فون یا متحدہ و فون ہر اس کے یا دونوں
 لگوئے **ف** یا اور سے اور لگھیاں ہر ایک سے **ص** ایک یا ایک ہر ایک کی طرف سے گئے ہوں اور بھی
 جائز نہیں کہ کو کفارہ سے میں آزاد کرے **ف** اور اس ظہار کو کہتے ہیں کہ مولیٰ اس سے کہہ سکے کہ تو عیسائی
 ہر سے آزاد کرنا یا بائیس اسے **ص** اور نہ وہ ظہار کے نیک ہو اور ایسا عہد آزاد کرے پھر باقی عہد
 سلطان کے نام سے سب کے نزدیک یا عیسائین کے نزدیک جائز آزاد کرے والا مالدار ہو کہ وہ اپنے نزدیک
 سے کفارہ میں ہو جائیگا اگر اسے کفارہ آزاد کیا اور اگر عیسائی نہ ہو تو اسے نزدیک بھی جائز نہیں اور اگر وہ ظہار
 آزاد کیا یا نکاح سے سے اور پھر باقی ظہار ہی وہی اور اس عادت کے جس سے ظہار کیا جا تو بھی جائز نہیں ہو اس کے
 آزاد کرنا قبل عجم کے چاہے اور عیسائین کے نزدیک درست ہو جائیگا اس واسطے کہ ان کے نزدیک عجم آزاد کرنے سے
 کل آزاد ہو جائیگا اور جو شخص کو معاہدہ فرما کر آزاد کرے سے **ف** یعنی بعد کہ عیسائی عجم حاجت اصلی کے ہے کہ
 پہننے کے باوجود عجم کا اور امام محمد سے مروی ہو کہ عیسائی والا ایک روز کسی عجمی کو اپنے عیسائی کے عیسائی کی محیط

ص دو مہینے گناہ روزے رکھے اور ان مہینوں میں رمضان اور دو روز عید کے اور تین دن ایام تہنیت نہ آویں اور اگر ان دنوں میں ایک روز بھی افطار کیا کرے پھر عذر سے ہو یا وہ طہی کی رات میں یا دن میں قصد ایسا ہوا تو پھر مہینے سے روزے شروع کرے یعنی ان روزوں کو جو پہلے رکھے چکا ہو کفارہ میں شمار نہ کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک پھر شروع نہ کرے اور ان روزوں کو ملائے تمام کر دے **ف** جامع الزوہد میں لکھا ہے کہ اگر انسان نے کفارہ سے مین اخیر روزے میں آفتاب کے غروب تک غلام کے آزاد کرنے پر قادر ہو جاوے تو عمر ثابت ہوگا **ص** اور اگر روزے سے عاجز ہو تو آپ کھلاوے یا اسکا نائب ساتھ مسکینوں کو ہر ایک کو نقد صدقہ فطر کے **ف** یعنی کیوں سے نقد صاع اور جھاو غرلے سے ایک صاع اسوا سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقیر کو کھانا کھانے کا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث اوس بن صامت اور سہیل بن محرز میں کہ واسطہ ہر مسکین کے نصف صاع کو گھون سے ایسا ہی ہر دینے میں کہا یعنی سے تخریج میں اور صواب سلمہ بن محرز اور دہلیے میں سہیل بن محرز واقع ہوا یہ حدیث تخریج لیکن روایت کیا طبرانی نے تخریج میں اوس بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تو ساتھ مسکینوں تیس صاع تو کھانے سے کہ نہیں بلکہ ہون میں اوس کا مگر یکراحت کیجیے آپ میری یا رسول اللہ تو اعانت کی او سکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ چند صاع کے اور اور لوگوں نے پیمان تاکہ ہون گئی تیس صاع ہاگ اور سن نا بود اور میں ہو کہ حضرت نے اونکی بیوی سے کہا کہ بیجا عرق کھجور کا او کھلاوے او سکوماٹھ مسکینوں کو اور وہ عرق ساٹھ صاع کا تھا اور عرق کہتے ہیں زہیل کو **ص** اور اگر ہر ایک کو قیمت صدقہ فطر کی دیدہ ہوے تو بھی درست ہوا اور امام شافعی کے نزدیک یہ کیفیت کا درست نہیں اور اگر ہر ایک کو صبح شام بیٹ بھر کے کھانا کھلایا تو بھی جائز ہوگا اگر عذر میں ہو تو گھون اور اگر ہر ایک کو ایک سے گھون اور دو سے خرما یا جو دیدیے تو بھی درست ہوتی **ف** طلب یہ کہ دونوں ملنے برابر نصف صاع ہوں گے یا ایک صاع جو اور خرما کے ہو جائیں **ص** اور اگر ایک شخص کو دو مہینے تک ہر روز صدقہ فطر کے دیا یا اسقدر قیمت دی یا ہر روز دونوں وقت بیٹ بھر کے کھانا کھلایا تو بھی درست ہوگا اور اگر دو مہینے کا صدقہ دیا ہے ہی روز میں ایک شخص کو دیدیا تو درست ہوگا اور کسی روز سے جس دن دیا ہو اور اگر وہ ٹھہرا کی قیمت سے ساتھ شخصوں کو کھانا دیا ہر ایک کو ایک ایک صاع گھون کا تو تین دن کے نزدیک لا اٹھوگا مگر ایک ٹھہرا سے اور امام محمد کے نزدیک دونوں ٹھہرا سے ادا ہو جاوے گا اگر نیت سے کفارہ افطار اور خرما سے دیا ہو تو سب کے نزدیک دونوں سے ادا ہو جاوے گا **ف** اور جو اسکی شرح عربی میں مذکور ہے **ص** اور اگر وہ ٹھہرا سے چار ماہ تک روزے رکھے یا ایک سو بیس شخصوں کو کھانا دیا یا دو غلام کو آزاد کیا تو دونوں ٹھہرا سے کفارہ ادا ہو جاوے گا اگر کچھ کم ہوں میں نہ کیا ہو اور اگر وہ ٹھہرا کی قیمت سے دو ماہ تک روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا تو جسکے واسطے چاہے ہمیں کرے اور اگر نیت کفارہ قتل خطا اور ٹھہرا سے دو مہینے روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا تو کسی طرف سے جہیز ہوگا اور ایلم روزے کے نزدیک دونوں صورتوں میں **ف** یعنی دونوں ٹھہرا کی قیمت میں ادا ہوا

یعنی تمام روزوں کو ہوگا

یعنی دو مہینوں میں صاع

و کئی اور کوص پھر قاضی تفریق کو دے اور نفی کر کے نسب اوس کے کاخاوند سے اور ملا سے اوسکو مان سے
 و اور دلیل اسکی حدیث ابن عمر جو اچھی لکڑی **ص** اور بائن ہو جاوگی وہ عورت خاوند سے سماعت ایک
 طلاق بائن کے نوا کرید تفریق کے یا قبل تفریق کے بعد لعان کے خاوند نے اپنے تین جھٹلا یا تو اوسکو حد قذف
 ماری ہوگی اور حلال ہو جاوگا یا مذکور کا کج او سکا اوسو اسطے کہ اب لعان باقی نہیں رہا اور قول آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ لا یجھجھع ان لایجھجھع ان ابد یعنی و نون لعان کرنے والے زمین جمع ہوگئے کجی **ف** روایت کیا اوسکو
 و افریقہ نہیں مگر قوفا اور کما صاحب تصحیح نے اسناد اوسکا جدید طور یہ قوفا اور علی اور ابن مسعود اور زینت کا اوسکو عبد الزان
 عمرو ابن مسعود نے قوفا اور ابن ابی شیبہ نے قوفا حضرت عمرو ابن عمرو ابن مسعود کہ کما سینے الملائح ان لایجھجھع ان ابد **ص**
 جب یہ کہ و نون متلا غیر نہیں اوسو اسطے کہ عدت او ن و نون کے جمع نہونے کی لعان ہو تو سب گاہ لعان باطل ہو تو
 اوسکا حکم یعنی جمع ہونا وہ بھی باقی رہیگا **ف** و تفصیل اسکی فتح القدر میں **ص** اور اسی طرح اگر بعد لعان افریقہ
 تفریق کے زوج کے سیکو عدت نہ لگانی اور اوسپر حد چڑھی یا زوجه نے کسی سے نہ لگایا اور حد کھائی تو اب بھی
 نخل او ن و نون میں طلاق ہو جاوگا اوسو اسطے کہ اہت لعان کی باقی نہ رہی تو اوسکا حکم بھی نہ رہیگا اور اگر گئے سے افریقہ
 سے اپنی زوجه کو قذف کیا تو لعان لازم ہوگا اور حد قذف اوسپر چڑھی **ف** اوسو اسطے کہ اوس میں شہد ہو یا مردود دفع
 ہو جائی بہر شہدوں **ص** اگر زوج نے زوجه سے کما عمل برائے نہیں ہو تو زوجه کلام کے لعان لازم نہ ہوگا اور
 زوجه یا صاحبین کے اگر کچھ بیٹھے سے کم جنی تو لازم ہوگا **ف** اور لیان و نون کی بدلیہ میں مذکور **ص** اور اگر
 کہوئے نہ لگانی اور نہ علی زکا ہو تو لعان واجب ہوگا اور نسب و رکائے ہر گاہ **ف** او ایام شافعی کے نزدیک طلاق
 چاہیے کہ اوسکا نسب بھی نفی کر کے اسیا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی کی ولکہ کی مال ہی اسی سے اور
 اوستے عدت کی تھا اپنی زوجه کو اور وہ حامل بھی روایت کیا اوسکو نکاحی یا اور ایو او دے اور جاری دلیل یہی کہ اچھا
 نہیں مگر یہ ہونے میں مگر اہم ولادت کے کہوئے تک قبل ولادت کے احتمال کو گنجائش ہووے حدیث معمول ہوسکتی است
 کہ آپ نے بیجا نامہ افریقہ عمل کو ساتھ وحی کے ہلکان فی الہدایہ **ص** جس شخص نے گنہ گری عورت کے چنے کے بعد
 نفی کیا تو وہ گناہ سزا کبھی کے وقت میں یا اسباب ولادت خریدے کے وقت میں تو نفی صحیح ہووے نسب ثابت ہوگا اور لعان
 یا نہ ہوگا اور اگر بعد اس وقت کے کما تو نسب ثابت ہوگا اور لعان واجب ہوگا **ف** اور زمانہ تنہیت کا نہیں
 ایک روایت میں نون و نون اور ایک روایت میں سات روز اعتبار ہے جس کے جامع الموصول **ص** اگر
 زوج نے کیا گنہ گری سے اور اس کے جسے یعنی بیچ میں وہ و نون کے کچھ بیٹھے سے کم مدت گزری اور زوج نے اول
 کی نفی کی اور دوسرے کا اقرار کیا تو حد ارا جاوے گی اور نسب ثابت ہو جاوے گا و نون کا اور اگر زوج نے کما اول
 بیٹھے پر اور دوسرے کی نفی کی تو نسب و نون کا ثابت ہوگا اور ایام لازم ہوگا **ف** اور یہ اسکی اصل میں مذکور ہو

اور اسطے کہ طلاق
 کما سینے الملائح ان لایجھجھع ان ابد
 تفصیل اسکی فتح القدر میں
 اور اسی طرح اگر بعد لعان افریقہ
 تفریق کے زوج کے سیکو عدت نہ لگانی
 اور اوسپر حد چڑھی یا زوجه نے کسی سے
 نہ لگایا اور حد کھائی تو اب بھی
 نخل او ن و نون میں طلاق ہو جاوگا
 اوسو اسطے کہ اہت لعان کی باقی نہ رہی
 تو اوسکا حکم بھی نہ رہیگا اور اگر گئے
 سے افریقہ سے اپنی زوجه کو قذف کیا
 تو لعان لازم ہوگا اور حد قذف اوسپر
 چڑھی **ف** اوسو اسطے کہ اوس میں شہد
 ہو یا مردود دفع ہو جائی بہر شہدوں
ص اگر زوج نے زوجه سے کما عمل برائے
 نہیں ہو تو زوجه کلام کے لعان لازم
 نہ ہوگا اور زوجه یا صاحبین کے اگر کچھ
 بیٹھے سے کم جنی تو لازم ہوگا **ف** اور
 لیان و نون کی بدلیہ میں مذکور **ص** اور
 اگر کہوئے نہ لگانی اور نہ علی زکا ہو
 تو لعان واجب ہوگا اور نسب و رکائے
 ہر گاہ **ف** او ایام شافعی کے نزدیک
 طلاق چاہیے کہ اوسکا نسب بھی نفی
 کر کے اسیا سے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نفی کی ولکہ کی مال ہی
 اسی سے اور اوستے عدت کی تھا اپنی
 زوجه کو اور وہ حامل بھی روایت کیا
 اوسکو نکاحی یا اور ایو او دے اور
 جاری دلیل یہی کہ اچھا نہیں مگر یہ
 ہونے میں مگر اہم ولادت کے کہوئے
 تک قبل ولادت کے احتمال کو گنجائش
 ہووے حدیث معمول ہوسکتی است کہ
 آپ نے بیجا نامہ افریقہ عمل کو ساتھ
 وحی کے ہلکان فی الہدایہ **ص** جس
 شخص نے گنہ گری عورت کے چنے کے
 بعد نفی کیا تو وہ گناہ سزا کبھی کے
 وقت میں یا اسباب ولادت خریدے کے
 وقت میں تو نفی صحیح ہووے نسب
 ثابت ہوگا اور لعان یا نہ ہوگا اور اگر
 بعد اس وقت کے کما تو نسب ثابت
 ہوگا اور لعان واجب ہوگا **ف** اور
 زمانہ تنہیت کا نہیں ایک روایت میں
 نون و نون اور ایک روایت میں سات
 روز اعتبار ہے جس کے جامع الموصول
ص اگر زوج نے کیا گنہ گری سے اور
 اس کے جسے یعنی بیچ میں وہ و نون
 کے کچھ بیٹھے سے کم مدت گزری اور
 زوج نے اول کی نفی کی اور دوسرے کا
 اقرار کیا تو حد ارا جاوے گی اور نسب
 ثابت ہو جاوے گا و نون کا اور اگر
 زوج نے کما اول بیٹھے پر اور دوسرے
 کی نفی کی تو نسب و نون کا ثابت
 ہوگا اور ایام لازم ہوگا **ف** اور یہ
 اسکی اصل میں مذکور ہو

باب عین کے بیان میں

عین وہ شخص ہے جو عدت میں برحق و نون پر باوجود قیام الت کے اور اگر قادر ہو تو سب پر اور دیگر قادر نہیں ہے

ضعف آت کے بعض عور فون پر قیادہ بر اور بعض پر نہیں بسبب حجر کے یا برسن کے قوہ عین پر و نسبت بہت عورت سے کہ چنگلور نہیں اور بعض کہ کالون میں اشمان اسکا اس طرح بر قوم کی ایک پشتت میں مردانی حجر کے اوکو اوسین چنگلور میں اگر ذکر او کسی کھدی اور مال ہو جاوے طرف سے ہو کے تو معلوم ہو کہ عین نہیں پر و نہ عین پر لیکن مدت مقرر کا ضروری اور محیط میں ہو کہ اگر آت او کسی ضمیر ہو کہ فرج عین او خالی و سکا ممکن نہیں تو عورت کو مطالبہ فریق کا نہیں ہو چکا اور اگر نہایت ضمیر ہو تو وہ ماننا محبوب کے ہر فی الفور فریق کرادی جاوے گی جبکہ اگر آتا ہو **ص** اگر او سے او کر یا کہ میں عورت پر نہیں ہو **ج** یعنی او دخل نہیں کیا **ص** تو ایک سال قمری کی حاکم مدت مقرر ہو او کو اور جیسی عورت اور روایت حسن بن امام ابو حنیفہ سے ایک سال شمسی جملت ہے اور سال شمسی قمری میں **و** عورت کو عین کا ہونا اور ماہ رمضان اور ابان میں اسی مدت سے شمار کیے جاویں گے نہ ایام فرس زنی اور زوجه کے وقت دلیہ و حج کرنا ایک برس کی مدت دینا ہر دو ہی ہر سفر عمر اور علی اور ابن مسعود سے اسی لیکن روایت ترمذی و ابن ماجہ کیا اور سکا عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے کہ فریضہ کیا عین الخطاب نے عین میں کہ مدت قمری جائے ایک سال کی کیا عورت اور یہ مدت اس سے نہایت ہوگی جب سے زانیہ واقع ہو اور اسی طرح نکلا اور اسکی اپنی شہرے سے شہری سے ہر دو میں اٹھنے سے نہ لکھا خبر کہ مدت مقرر کر پڑا **و** ایک برس جسدان سے کہ تمام او شہا یا جائے نزدیک سے اور ایک ماہ میں ہر کہ حضرت عمر نے مدت مقرر کر دی **د** اسطے خلفین کے ایک برس و نہ زیادہ کیا کہ ایسا مدت میں جماع کیا عورت سے تو نہما و نہ فریق کر وہ در میان او سنے اور واسطے عورت کے ہر چوکل اور روایت کیا او سکو امام حسین **س** ابو حنیفہ سے انھوں نے تعمیل بل مسلم کی سے انھوں نے حسین سے کہ آئی ایک عورت نزدیک عمر بن عبدالعزیز کے کہ خیر کیا او کو کہ تاویر (انہیں ہر نتیجا ہر حکم کو عورت مقرر کر دی انھوں نے او سنے سے ایک سال قمری کہ اگر گیا ایک سال اور نہ پوچھا او سکو تو اختیار دیا عورت کو اور او سے اختیار کیا اپنے نفس کو تو کیا حضرت عمر نے او سکو ان مطلق باہن اور لیکن حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا او سکو عبد الرزاق ابن شیبہ و وفون نے اپنی سندوں سے اور طریقت ابن مسعود کی روایت کیا او سکو ابن ابی شیبہ نے کہا انھوں نے مدت مقرر کیا جاوے عین ایک سال تو اگر جماع کرے نہما و نہ فریق کرادی جاوے در میان او سنے ہو بھی استخراج کیا او سکا و فرقی ابو عبد الرزاق نے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ضمیر ہر شعبہ سے کہا انھوں نے مدت ہی نہیں ہو ایک سال اور نکالا ابن ابی شیبہ نے حسن او شعبی اور عطاء اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے کہ کہا او ان سب نے مدت دیا جائے عین ایک سال کی **ص** او باہن ہو جاوے عورت ساتھ ایک طلاق کے اور عورت کو لچر ہو اگر عدوت کی ہو اوس سے او واجب ہوگی عدت طوار اگر در میان فرج اور زوجه کے اختلاف پڑا جسے کہ فرج نے کہا کہ میں نے مجھ پر قیادہ ہو جاوے اور اگر زوجه او سکا انکار کیا اور وہ قبل نکاح کے باک تھی یا ثیب اور عورتوں نے دیکھ کر کے گواہی دی کہ ثیبہ ہر خواوند کو قسم دینے کے اگر قسم کھائی تو فرج زوجه کا یعنی فریق باطل ہو جاوے گی باور ما کہ قسم سے نکول کیا یا عورتوں نے گواہی دی کہ ہر چوکل

خاوند کو اگر کمال عدت دے اور اگر عدت کے بھی اختلاف ہو تو تقسیم و ایسی ہی ہوگی جیسے قبل عدت کے بھی
 لیکن اب عدت مذہبی جاہلگی تو اگر عورتوں نے کہا ٹیپ ہو تو اگر خاوند عدت کرے گا عورت کا حق باطل ہوگا جیسا کہ پہلے
 تھا اور اگر کھول لیا یا عورتوں نے کہا بلکہ یہی تو عورت کہ اختیار ہے تو اگر اپنے تئیں اختیار کرے ایک طلاق بائن واقع ہوگی
 اور اگر خاوند کو اختیار ہوگی تو حق اوستکا باطل ہوگا اور عیسیٰ عدت دیا جاوے گا غسل عین کے ف خسی اوستے کہتے ہیں
 کہ جسکے عیسیٰ کمال ہے گئے ہوں اور آت قائم ہوا اور اسکا حکم اسکا حق کو یہ میں میں عین کے ہر ص اگر زوج مجبور نظر آئے
ف یعنی بائیسکی آت کئی ہو **ص** اور زور سے قاضی سے تعزیر طلب کی تو فی الفور تعزیر کرادی جاوے گی
 اسے اسلئے کہ اسکو عدت نہیں ہے کچھ ظالم نہیں ہر خلاف عیسیٰ کے کہ وہ ملی کی توقع اوس سے ہوتی ہے وہ بوجہ قیام آت
ص کہ کو زوج اور زوجین سے بوجہ عیسیٰ و عیسیٰ کے خیار نہیں ہر خلاف امام شافعی کے کہ اوستے کہ نزدیک
 عیسیٰ ان میں خیار ہو لیکہ جنوں دوسرے میں سے بنام جو تھے قرن با پنجون رفق اور امام محمد کے نزدیک اگر خاوند
 جنوں یا بنام پارس عیسیٰ عورت کو اختیار ہو اور اگر عورت کو ہو تو وہ کو اختیار نہیں کیونکہ مرد اپنے سے دفع عمر کر کے
 اس طرح کہ طلاق تیسو ہر خلاف عورت کے **ف** رفق کے سمی بند ہونا اور عرب میں کہ اس کے میں امر آت و قضاء
 ہر سے بھائی استیاحت نہیں ہوتی بوجہ بند ہونے اوس تمام کے اور قرن امی ایک عصب علیط کا گوشہ کا جو
 دھکا ہوا ہو یا ہڈی کا جو فرج میں ہو وہ اس طرح کہ باغ ہو دعول سے امام شافعی کہتے ہیں کہ بعض اوجہ جنوں سے
 کہ ہر تعلق ہوتی و اور طبع غایب ہوسا تو شرع کے قویا سوال الداعی علیہ وسلم نے بنا کہ تو اس شخص سے جو کجا اوجہ
 ہر سے کہ جان تو شر سے روایت کیا او سکے ہمارے ابو ہریرہ سے وہ بعض ایسی ہیں کہ وہ باغین استیحا سنا کہ او آت ہار
 جواب یہ کہ فوت استیحا کما ہر سے بھی ہو یا ایرو و موجب بیع کجا نہیں ہاں اسکو سے کچھ ہر سنا ونگا
 تو یہ بظن تین اولیٰ جو بیعت ہوگے اور یہ اسوا سے کہ استیحا سناغ فریو کجا ی اور استیحا نگر نگر کا جو علی ہر عورت او نے
 تامل و عیسیٰ بظن زور ہر سے اور ہی طرح آتا اور ناک سے ساتھ حق و فریق کے کذا فی الحدایة و الکفایة

باب عدت کے بیان میں

جس شخص نے اپنی زوجہ کو بے عدت کے طلاق زوجی یا بائن دیا اور عورت آزاد ہو کر اسکو حیض آتا ہو تو تین مہینے تک
 اسکو عدت لازم آوے گی **ف** کہ اگر فریاد اعدالی نے و اعدا کما تہتر یصن یا نفیہ ہت لکھتے تو یہ یعنی
 مطلقا ترک کر لیں اپنے نفوس کو تین جنوں کے لئے امام شافعی کہتے ہیں کہ عدت اوکل تین مہینے اور یہ اختلاف واقع ہو
 اس سبب سے کہ لفظ قرہت کا یہاں ہمارے نزدیک قرہ کے معنی حیض میں اور اس کے نزدیک مہر اور اولاد طریقیں سے
 کتب اصول میں تفصیل ملے گی اور یہ مذہب ہمارا خلفائے راشدین اور زیادہ اور ابی بن جب اور عافون جمل اور
 ابوالدرداء اور عبادہ بن الصامت اور زید بن ثابت اور ابو ہریرہ ای اشعری رضی اللہ عنہم سے اور زیادہ کیا ابو داؤد
 اور نسائی نے نمبر تین کو منقول ہوا اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے علا
 معارض ہونی و اسکی روایت ابن عمر سے موافق ہمارے مذہب کے نقل کی او سکولطی وہی سے اور بعض حنفیوں نے

عدت اور نکاح
 کتب ابن کثیر
 طبری کے بارہ مہینے
 عدت کے بعد نکاح
 عدت کے بعد نکاح

خناہ سے اور اسناد کیا طحاوی نے طرف فقہین بن ذوقب کے کہ انھوں نے سنا زید بن ثابت سے کہ کہتے تھے عدت
 نوٹھی کی و بیض بن زویجی معارض ہو او کی روایت کے زید بن ثابت سے اور یہی قول ہے سعید بن المسیب ابن جبر
 اور عطا اور طاوس اور عکرمہ اور مجاہد اور قتادہ و اشعاع اور حسن بصری اور عطاء اور شریک قاضی اور ثوری اور ابو ذر
 اور ابن شہیرہ اور ربیعہ اور شدادی اور ابو عبیدہ اور اسحق کا اور اسی طرف رجوع کیا امام احمد نے اور کہا امام محمد بن حسن نے
 موطائین حد ثنا عیسی بن ابی عیسی الخیاط المداینی عن الشعبي عن ثلثة عشر من اصحاب النبی
 صلے اللہ علیہ وسلم کلهم قالوا الریحل احق باثر ما من احق فتنسل من اخصیة التارکة یعنی کما تروہ شہود
 نے اصحاب نبی سلمی ان علیہ وسلم سے کہ مرد حصار زیادہ ہو یا بی عورت کے ساتھ مہمان تک کہ غسل کرے تیسرے بیض
ص اور اگر اوس عدت کو بیض نہیں آتا جیسا کہ وہ سفیر ہو گیا کیوں نہ ہو اور میں ایس کو ہو جو گئی ہو یا سن کو بیض ہو جو
 حیض نہیں آیا تو اسکو تین جو بیض تک عدت واجب ہوگی **ف** اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللائکی بیض
 من الحيض من ذی کلک الا یہ **ص** اور اگر کچھ بیض ہو گیا بسبب خیار بلوغ کے یا احد الزوجین کی ملک کے سے
 دوسرے پر یا بسبب وسوسہ زہد کے ابن زوج کو بیضوت یا بیض منہ ہو جائے احد الزوجین کے یا بسبب کھنڈے
 یا اور کسی سبب سے بدخلوت کے اور زوجہ آزاد یا صاحب بیض ہو تو اسکی عدت بیض ورنہ تین ماہ ہوگی **ف**
 اور عدت شروع ہوگی وقت طلاق سے یا بیض سے نہ وقت خبر سے ایسا ہی ہر جامع الزوجین **ص** اور تین حیض کامل
 اسواسطے مہینوں کا اگر کسی بیض نے اپنی زوجہ کو حیض ہر طاق دیا تو بیض عدت میں منسوب ہوگا اور جس ماہ کو لگے
 مر گیا یا وہ سکڑا تو وہ ماہ اس عورت سے وہی کہ کسی بیض نے شہید سے پہنچے ہو یا جو کچھ نکاح سے عدت میں کچھ وقت
 اور عدت سے اور نہ مر گیا یا اونہیں وقت ہو گئی تو اگر عورت صاحب بیض ہو تو تین مہینوں کی عدت ہوگی اور اگر عدت
 حیض میں تو تین مہینوں سے اور امام شافعی کے نزدیک جب مولیٰ امہ کو کامر جاے یا آزاد کرے تو عدت اوکی
 ایک حیض ہوا و دلیل جاری وہ ہو چکر واریت کیا ابن ابی شیبہ نے صحیح بن اشیر سے تحقیق کہ عمر بن العاص نے سکڑ گیا تو ابو
 کرآ زاد ہو گئی بیض عدت کر کے کا ساتھ تین بیض کے اور لکھا یہ طرف حضرت عمر کے تو آپ نے پسند کیا او سکڑو دفاتس بن
 قول ابو کاسم لم یمن لیکن کلا لابن ابی شیبہ نے ناسخ سے انھوں نے علی اور عبد اللہ سے کہ انما اون دونوں نے
 عدت امہ لکہ تیر بیض بن سو قہ کہ مر جاے مولیٰ او سکڑا او نکلا اسلے ابراہیم بن زنی ہا و ابن سیرین اور حسن بصری
 اور عطا سے حضرت اور اگر **ح** کا خانہ نہ گیا **ف** برابر ہو کہ وہ عورت مسلمان ہو یا کتبیا یا نصر یا غیر مہانتہ ہو
 یا غیر ذلکہ یا مسلمانہ یا کبر **ص** تو عدت اوکی چار مہینوں میں ان میں **ف** اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 والذین ینکونون ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون
 مروا سے تین مہینوں سے اور جو بیڑ جائے تین ہویا ان روک کہ میں اپنے نفسوں کو چار مہینوں میں ان **ص** اور
 عدت اوس نوٹھی کی جو صاحب حیض ہو واسطے طلاق اور بیض کے و بیض میں **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نوٹھی کے و طلاق بہن ما و عدت اسکی دو بیض میں اور یہ حدیث اوپر لکھ رکھی ہو اسواسطے

بیض تین مہینوں کی ہے
 اگر کسی بیض نے اپنی زوجہ کو حیض ہر طاق دیا تو بیض عدت میں منسوب ہوگا اور جس ماہ کو لگے مر گیا یا وہ سکڑا تو وہ ماہ اس عورت سے وہی کہ کسی بیض نے شہید سے پہنچے ہو یا جو کچھ نکاح سے عدت میں کچھ وقت اور عدت سے اور نہ مر گیا یا اونہیں وقت ہو گئی تو اگر عورت صاحب بیض ہو تو تین مہینوں کی عدت ہوگی اور اگر عدت حیض میں تو تین مہینوں سے اور امام شافعی کے نزدیک جب مولیٰ امہ کو کامر جاے یا آزاد کرے تو عدت اوکی ایک حیض ہوا و دلیل جاری وہ ہو چکر واریت کیا ابن ابی شیبہ نے صحیح بن اشیر سے تحقیق کہ عمر بن العاص نے سکڑ گیا تو ابو کرآ زاد ہو گئی بیض عدت کر کے کا ساتھ تین بیض کے اور لکھا یہ طرف حضرت عمر کے تو آپ نے پسند کیا او سکڑو دفاتس بن قول ابو کاسم لم یمن لیکن کلا لابن ابی شیبہ نے ناسخ سے انھوں نے علی اور عبد اللہ سے کہ انما اون دونوں نے عدت امہ لکہ تیر بیض بن سو قہ کہ مر جاے مولیٰ او سکڑا او نکلا اسلے ابراہیم بن زنی ہا و ابن سیرین اور حسن بصری اور عطا سے حضرت اور اگر **ح** کا خانہ نہ گیا **ف** برابر ہو کہ وہ عورت مسلمان ہو یا کتبیا یا نصر یا غیر مہانتہ ہو یا غیر ذلکہ یا مسلمانہ یا کبر **ص** تو عدت اوکی چار مہینوں میں ان میں **ف** اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین ینکونون ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون الذین ینکونون مروا سے تین مہینوں سے اور جو بیڑ جائے تین ہویا ان روک کہ میں اپنے نفسوں کو چار مہینوں میں ان **ص** اور عدت اوس نوٹھی کی جو صاحب حیض ہو واسطے طلاق اور بیض کے و بیض میں **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نوٹھی کے و طلاق بہن ما و عدت اسکی دو بیض میں اور یہ حدیث اوپر لکھ رکھی ہو اسواسطے

ثابت ہوگا اور عدت زوجہ فارکی ف یعنی اوس شخص کی جسے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق یا اور اسی میں **اص**
 واسطے طلاق بائن کے **ف** ایک ہو یا میں **ص** ابدالاً جلیں پر پیشی اگر عدت طلاق کی گذر گئی اور وہ تین چوبیس
 مثلا اور عدت موت کی نہیں گذری تو ضرور جو اوکو موت کی عدت تک ٹھہر جاوے اور اگر عدت موت کی گذر گئی اور عدت
 طلاق کی نہیں گذری تو طلاق کی عدت تک ٹھہر جاوے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات جو اور اگر موتی سے اپنی
 لوٹتی کو آزا کہیا اور وہ اپنے خاوند سے عدت میں طلاق جبری کے تھی تو عدت ترکہ کو تمام کرے اور اگر عدت میں طلاق بائن
 کی یا عدت میں موت کے تھی تو عدت شہق کی تمام کرے اور اگر جو رسنا سے یعنی جوسن ایس میں جو بیعتی چوبیس برس یا زیادہ کی
 سو برس اور چوبیس برس یا سو برس ہو گیا ہو اور طلاق دیا ہو سکھو خاوند سے تو عدت کر لگی ساتھ تین مہینے کے تمام کر لگے
 ان میں مہینوں کے خون نکھانا تو مہینہ ایک دو آگے تھی تو اب پھر عدت مہینوں سے شروع کرے اور ایسے میں لکھا جو
 کہ صحیح **ع** و **ف** اور بغیر ان کا نہ ہو یہ بڑا اگر کہیں ایس کے خون نکھانا تو مہینوں کا اور عدت مہینوں سے
 باطل ہوگی اور فدا نکھانی بھی طلاق ہوگا اور مہینوں سے لے کر کیا کہ جن کا نہ عدت مہینوں سے باطل ہو گیا ہو اور نہ اس
 صحیح طلاق ہوگا اور بعد از تسمیہ نفوی دیتے تھے اس بات پر کہ اگر آریسے خون نکھانا ایس کے پانچے سطح کا
 ہووے بیض ہو گیا ہو اور نفوی دیتے تھے کہ عدت مہینوں سے باطل ہو گیا اگر خون نکھانا قابل تمام ہونے عدت کے
 مہینوں سے اور اگر کہ تمام ہونے عدت کے خون نکھانا تو باطل نہ کی **هلکذا فی الکفایة** وقم القدر بر اور قاریہ
 لکھا جو کہ اگر بعد عدت گذرنے کے بھی خون نکھانے سے بھی عدت مہینوں سے شروع کرے اور ایسا ہی بڑا اگر کہ
 کہ تاوین میں کہ انی اچلی **ص** اور ابو علی قاق کی روایت میں جو کہ اگر کسی عورت کو حکم ایس کا ہو گیا ہو اور وہ خون
 نکھانے کے بعد اس کے جو حیض ہوگا اور ایس باطل ہوگا اور اگر بعد مہینے کے اوسنے نکاح کر لیا ہو تو ایسے خون سے نکاح
 فاسد ہوگا اس واسطے کہ دونوں اپنے وقت میں نہیں **فت** اور توافق روایت وقایہ کے فاسد ہوگا **کاص**
 اور اگر اس عورت نے کہ سن ایس میں پونچھی ہے مہینوں سے عدت کی او بعد گذرنے ایک یا دو حیض کے خون
 اوسکا نطفہ ہوا تو مہینوں سے عدت شروع کرے **ف** اور جو کچھ کہ میں طہر گذرا ہے عدت میں محسوب ہوگا
ص اور اگر ایک عورت عدت میں تھی اور کسی شخص نے اس سے شہ سے ولگی کی **فت** برابر جو کہ وہ شخص
 اوسکا خاوند جو طلاق سے چکا ہو یا اجنبی **حوص** تو اس طہی کے لیے ایک اور عدت چاہیے اور دونوں عدت
 متداول ہو جاوے گی یعنی جو کچھ عدت اول سے باقی ہوا وہ دونوں میں محسوب ہوگا اور جب پہلی عدت تمام ہو جاوے
 تو دوسری کو تمام کرے اور صورت اسکی یوں کہ زوجه نے اوسکو ایک طلاق بائن میں طلاق دے اور اوسکو ایک
 حیض آ یا اور پھر اوس سے کسی نے شہ سے ولگی کی تو اوپر دو عدت میں تو اول حیض پہلی عدت کا ہوگا اور دو
 حیض بعد اوسکے دونوں عدتوں میں ہو جاوے گی تو عدت پہلی تمام ہوگئی اور دوسری عدت کے واسطے ایک حیض
 اور چاہیے اور ایسا شہی کے نزدیک متداول ہے ہوگا کہ ولگی بہت ہمزوج سے ہو اور عورت عدت میں ہو لیکن اگر
 دوسرے کسی اجنبی سے ہو تو متداول ہوگا اور عدت طلاق اور عورت کی گذر جاوے گی اگر وہ زوجہ کو فداوند کی موت

یہاں کا کاح یا بعد از
 تین مہینے کے خون نکھانی
 عدت کے نکھانی یا نہ ہو
 کوئی حیض خون نکھانی
 تو عدت ہوگا اگر مہینوں
 میں نہ لکھو

عدت
 نکھانی یا نہ ہو
 تو عدت ہوگا اگر مہینوں
 میں نہ لکھو

اور طلاق کا علم نہ ہوے اور اگر کچھ میں عدت کے علم ہو گیا تو باقی کو تمام کر **ص** اور شروع اس
عدت کا طلاق اور زوجت کے وقت سے ہوگا اور نکاح فاسد میں جب سے تفریق ہو یا وطی کرنے والا قصد کرے
ترک نہ ملے یا عدت شروع ہوگی اور اگر زوجہ نے کہا کہ عدت سے یہی تمام ہو گئی اور تکذیب کی اور مکی زوج نے تو قول محبت
کا معتبر ہوگا ساتھ شہر کے اور اگر طلاق بائن و یا زوج نے اپنی زوجہ کو بچھڑ کا کہ کیا اور اس سے عدت میں اور طلاق
اور سکوت قبل دخول کے تو خاوند پر کمال ضرر لازم ہو اور اگر بیعت سے سے ایک عدت مستقل واجب ہی نزدیک نہیں کے
اور امام محمد کے نزدیک خاوند پر نصف مہر ہی اور عورت پر تمام کرنا پہلی عدت کا واجب ہی اور امام زفر کے نزدیک عورت
بالکل عدت نہیں **ف** اور دلائل نہ سبب ثلثہ کے مذکور ہیں بدلے اور شرح وقاصیہ میں **ص** اور اگر کسی نے طلاق یا
زیبہ کو تو اوپر عدت نہیں اگر ذمیوں کا بھی اعتقاد ہی اور اگر اعتقاد میں ان کے عدت ہی تو اوپر عدت لازم ہی اور تمام
کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک و نون و رتوان میں عدت اوپر واجب ہی **ف** اور اگر عربی نے عربیہ کو طلاق
یا بائعہ یا اتفاق عدت لازم نہ تو اگر کسی اور اگر مسلمان نہ تو عدت واجب ہوگی جامع ال **ص**
اور سیطرہ اگر عورت یا طرف علی آئی مسلمان ہو سکے تو اوپر عدت نہیں ہی اگر نکاح کو سے جائز ہو کر کہ حلال ہو **ف**
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں بھی اوپر عدت نہ ہو اور ایک روایت میں امام ابوحنیفہ سے یہ ہے کہ اگر وہ
ہو تو بائن ہی نکاح اور سکوا اور وطی نہ کرے اور اس سے جسیدہ عورت حلال ہو جائے اور اول صحیح ہی کہ فی الہدایۃ
فصل جس عورت کا خاوند نہ کر گیا یا او سکوا طلاق بائن و یا او وہ بائع ہی مسلمان ہی عہد ہو یا نہ ہو تو او سکوا عدت
میں چاہیے کہ سوگ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سوگ نہیں ہی عدت بائن ہی **ف** دلیل ہماری یہ ہے کہ بائن ہی
صلی اور علیہ وسلم نے حدیث ام عطیہ میں سوگ نہ کرے عورت ہر شے پر تین دن سے زیادہ گرم ہے پر خاوند کے
چار مہینے اور دن میں وایت کیا او سکوا ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہما الزوج میں ہی اور لیکن یہ ہونے میں سو دلیل
او سکلی ہلے میں نہ کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عہدہ کو کہ خضاب کرے ہندی سے اور ہندی سے
خانو شہو ہی کہ ابن العوام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو سوجی نے ذکر کیا اور نسبت کیا او سکوا طوف شافعی
او لفظ او سکایہ ہی المحدثۃ عن الکحل والدھن والخصاب الخ قال الحسن طیب اور جائز ہی کہ پیش
کسی کتاب میں ہو تکب سنائی سے اور روایت کیا او بودا و دے نہ اسمیل میں عربوں شعیب سے تحقیق کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت ہی عورت کو کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر زبان تک کہ گدھا سے عدت او سکلی اور اپنے
دوسرے عزیزوں پر عین دن تک **ص** یعنی آرایش کرے اور جائز عفرانی اور گرم کا رنگ نہ پہنے **ف** **ص**
کہ او میں خوشبو آئی ہی اور خوشبو ممنوع ہی جیسا کہ روایت کیا او سکوا کہنے اوپر اور حدیث ام عطیہ میں ہی کہ نہ پہنے کپڑا
رنگین گر گرہارنگے سوت کا **ص** اور ہندی نہ لگا **ف** کیونکہ حدیث ام عطیہ میں ہی اور نہ ہندی سے
کہ وہ خضاب ہی روایت کیا او سکوا او بودا اور سنائی نے اور اسناد او سکوا حسن ہی **ص** اور خوشبو اور تیل کا
ف ہلے میں ہی اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ تیل میں کوئی حدیث صحیح

اور اگر کسی نے طلاق یا بائعہ یا اتفاق عدت لازم نہ تو اگر کسی اور اگر مسلمان نہ تو عدت واجب ہوگی جامع ال ص اور سیطرہ اگر عورت یا طرف علی آئی مسلمان ہو سکے تو اوپر عدت نہیں ہی اگر نکاح کو سے جائز ہو کر کہ حلال ہو ف اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں بھی اوپر عدت نہ ہو اور ایک روایت میں امام ابوحنیفہ سے یہ ہے کہ اگر وہ ہو تو بائن ہی نکاح اور سکوا اور وطی نہ کرے اور اس سے جسیدہ عورت حلال ہو جائے اور اول صحیح ہی کہ فی الہدایۃ فصل جس عورت کا خاوند نہ کر گیا یا او سکوا طلاق بائن و یا او وہ بائع ہی مسلمان ہی عہد ہو یا نہ ہو تو او سکوا عدت میں چاہیے کہ سوگ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سوگ نہیں ہی عدت بائن ہی ف دلیل ہماری یہ ہے کہ بائن ہی صلی اور علیہ وسلم نے حدیث ام عطیہ میں سوگ نہ کرے عورت ہر شے پر تین دن سے زیادہ گرم ہے پر خاوند کے چار مہینے اور دن میں وایت کیا او سکوا ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہما الزوج میں ہی اور لیکن یہ ہونے میں سو دلیل او سکلی ہلے میں نہ کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عہدہ کو کہ خضاب کرے ہندی سے اور ہندی سے خانو شہو ہی کہ ابن العوام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو سوجی نے ذکر کیا اور نسبت کیا او سکوا طوف شافعی او لفظ او سکایہ ہی المحدثۃ عن الکحل والدھن والخصاب الخ قال الحسن طیب اور جائز ہی کہ پیش کسی کتاب میں ہو تکب سنائی سے اور روایت کیا او بودا و دے نہ اسمیل میں عربوں شعیب سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت ہی عورت کو کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر زبان تک کہ گدھا سے عدت او سکلی اور اپنے دوسرے عزیزوں پر عین دن تک ص یعنی آرایش کرے اور جائز عفرانی اور گرم کا رنگ نہ پہنے ف ص کہ او میں خوشبو آئی ہی اور خوشبو ممنوع ہی جیسا کہ روایت کیا او سکوا کہنے اوپر اور حدیث ام عطیہ میں ہی کہ نہ پہنے کپڑا رنگین گر گرہارنگے سوت کا ص اور ہندی نہ لگا ف کیونکہ حدیث ام عطیہ میں ہی اور نہ ہندی سے کہ وہ خضاب ہی روایت کیا او سکوا او بودا اور سنائی نے اور اسناد او سکوا حسن ہی ص اور خوشبو اور تیل کا ف ہلے میں ہی اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ تیل میں کوئی حدیث صحیح

وہ لڑکے کو دو برس میں یا زیادہ میں جب تک اقرار کرے عدت کے گزرنے کا تو اگر اقرار کر لینی عدت کے گزرنے کا اور پھر جنی اور طلاق اور ولادت کے کچھ میں دو برس سے زیادہ کی مدت ہو تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ نسب ثابت ہو تا پھر عدت اقرار اور ولادت میں چھ مہینے سے کم گزرنے ہوں جیسا کہ آگے آتا ہے اور اگر لڑائی اوس لڑکے کو کم میں دو برس سے تو بائسہ ہو جائیگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسب ثابت ہو جائیگا بخلاف اوس صورت کے جب چھ یا زیادہ میں دو برس سے کہ وہ ان رجعت ثابت ہو جائیگی کیونکہ اب حمل وطی کا نہیں ہو سکتا مگر عدت میں **ف** اور اول مدت میں ہو سکتا ہے کہ وطی نکاح میں ہو گیا تو وہ ان وقت طلاق سے دو برس سے کم مدت گزری ہو **ص** اور جو عدت کے مطلقہ بطلاق بائن ہو تو اس کے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا جب بننے وقت طلاق سے دو برس سے کم میں اور جو دو برس کے بعد جنی تو نسب ثابت ہوگا مگر یہ کہ خاوند اسکا دعویٰ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اوسے وطی کی ہو شہ سے ایام عدت میں اور جو عدت مرہ بقہ یعنی ایسی لڑائی ہو کہ اس کے مثل اور عورتوں سے جماع ہوتا ہو اور وہ سن بلوغ میں مثلا نو برس یا زیادہ کی ہو لیکن علامات بلوغ ظاہر نہیں ہوں وہ اگر بعد طلاق کے کم میں ہو مہینے سے جنی نزدیک طریقین کے نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا اور اگر نو مہینے میں جنی تو نسب ثابت ہوگا اور نو مہینے اس واسطے معتبر ہونے کہ اقل مدت حمل چھ مہینے ہیں اور عدت اوسکی تین مہینے اور سب میں اس مقام تفصیل کی **ح** اور نزدیک امام ابو یوسف کے اگر طلاق رجعی ہو تو سائیس ماہ تک نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ تین مہینے اوسکی عدت کے مدت ہیں اور دو برس اکثر مدت حمل ہیں اور اگر طلاق بائن ہو تو دو برس تک اگر کسی عورت معتدہ نے اقرار کیا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مہینے سے کم میں وقت اقرار سے جنی تو نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں وقت اقرار سے جنی تو نسب ثابت ہوگا **گ** اور وقوع القدر وغیرہ میں لکھا ہے کہ چھ مہینے کی مدت وقت اقرار سے معتبر ہے اور نسخ شرح وقایہ میں وقت طلاق سے لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ سمجھنا کہ نسخ سے **ص** اگر عورت معتدہ نے دعویٰ کیا کہ میں نے لڑکا جنا اور خاوند نے اوسکی ولادت کا انکار کیا تو اگر قبیل ولادت کے حمل ظاہر تھا یا خاوند نے اوسکا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی کہ اسی سے نسب ثابت ہوگا اور اگر قبیل ولادت کے حمل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اوسکا اقرار نہیں کیا تھا تو دو مردوں کی یا ایک لڑکے اور دو عورتوں کی گواہی واسطے ثبوت نسب کے ضروری اس طرح ہے کہ زوجہ تنہا گھبر گئی اور اوسکے ساتھ کوئی تھا اور گھر میں بھی کوئی لڑکا تھا اور ہم گھر کے دروازے پر تھے کہ آواز لڑکے کی سنی یا لڑکے کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور صاحبین کے نزدیک سمجھنا ہوتا ہے کہ اسی ایک عورت کی کافی ہو سکتا ہے اگر کوئی عورت عدت میں بیرون سال قبیل جینے تو نسب ثابت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبیل ہوتے کے بھی یا بعد اوستے دو برس میں یا کم میں اقرار کیا اور شہادے کہ لڑکا اور لڑکے موت کا ہو تو اگر صاحب اقرار ایسے ہیں کہ اوسنے صحت شہادت نہیں ہو سکتی چھہ تکامل ہونے بعد شہادت کے یا عدم عدالت کے تو فقط و ملاک وارث ہو جائیگا اوس فقرے کے حق میں اور اگر صحیح اشد مدہ میں تو نسب اسکا ثابت ہو جائیگا متروا وغیرہ فقرے کے حق میں اور جو عدت نے اقرار نہیں کیا تو نسب ثابت ہو سکتا ہے مسئلہ ایک مرد نے نکاح کیا کسی عورت سے

اور وہ بھی کہ من چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر گزنی چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
 برابر ہو کر نامہ انفر کر کے باجپ رہے اور اگر نکاح کر کے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی تینے سے ثابت ہوگی پھر اگر
 بعد گواہی کے خاوند پر لڑے کہ یعنی کسی بیٹے کے کہ یہ لڑکا مجھے نہیں تو لغمان کر لیتے اور اگر بعد نکاح کے جنینی اور دعوی کیا
 زوجہ کے کہ نکاح کو چھ مہینے نہیں اور وہ نے دعوی کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوتے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
 بغیر قسم کے قبول ہوگا اور اگر نکاح کا ہو جاوے گا ہوا یہ **ص** اور اگر عورت سے کہا کہ اگر توجہ کی تو
 طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور امام ابو یوسف منا و
 صحیح کے نزدیک طلاق واقع ہو جاوے گا کیونکہ ولادت ایسا امر ہو کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاوے گا **ف**
 اور فرمایا ابو الدیلمی اند علیہ وسلم نے کہ شہادت عورتوں کی جائز ہو اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
 اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں پائی لیکن روایت کیا میں ابی ثوبی نے زہری سے کہ کہا انھوں نے نے خارجی ہوئی سنت اس
 یا سنت کہ جہاز میں شہادت عورتوں کی ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر پر اور
 جائز ہی شہادت دایہ کی تھا اور پر و نے لڑکے کے اور دعوت میں جاہلین اسکے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ لڑکے
 اور روایت کیا او سکودار قطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
 انھوں نے حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے ان میں برابر نہیں ہے
 کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے روئے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابوحنیفہ نے سند میں اور دلیل
 امام صاحب کی مذکور ہے مدینے اور فتح القدر میں **ص** اور اگر گناہ و نسیہ انفر کر گیا تھا اور پھر تعلق کی تو عورت پر طلاق پر گناہ
 بغیر شہادت کے اور ایسا میں نے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کثرت حمل و برس میں **ف** اور دلیل ہماری قول
 حضرت مایشتہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی لڑکا رحم میں لڑکا و برس سے اور ایک لفظ میں کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت حمل میں
 دو برس سے اگرچہ ہوا نند سائے تک کے یعنی اگر چہ بھر سائے تک کے ہووے کہو کہ سائے تک کا وقت دوران چنے کے
 سریع الزوال ہوتا ہی اور ساہیوں سے اور قصود و تعلیل مدت ہی استخراج کیا اس قول کا دار قطنی نے اور یوسفی نے سنن میں
 اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت حمل چار برس ہیں اور دلائل ان کے ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں فتح القدر میں
 مذکور ہیں **ص** اور اہل چھ مہینے میں **ف** اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وحملہ و رضالہ شلوان شہسہا
 پھر فرمایا و رضالہ فی عامین تو رہا بقی ہے حمل کے واسطے مگر چھ مہینے **ص** اور جس شخص نے نکاح کیا کسی لڑکی
 سے پھر طلاق دیا او سکوف بعد دخول کے **ص** پھر خرید او سکوا و زنی وہ چھ مہینے سے کم میں خرید کے وقت سے
 تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو بغیر دعوی کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنینی تو بغیر دعوی کے او سکولازم ہوگا
ف اور یہ جب ہو کہ طلاق ایک ہو چھی یا بائن یا معلق ہو اور اگر دطلاق ہے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
 طلاق سے ہدایہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی لڑکی سے کہا کہ اگر تیرے پریش میں دلو تو وہ میرا ہی اور شہادت
 ولادت پر ایک عورت نے تو نسب **ف** کا بھیجہ سے ثابت ہو جاوے گا اور وہ لڑکی او سکولازم ہو جاوے گی اور اگر

اور وہ بھی کہ من چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر گزنی چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
 برابر ہو کر نامہ انفر کر کے باجپ رہے اور اگر نکاح کر کے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی تینے سے ثابت ہوگی پھر اگر
 بعد گواہی کے خاوند پر لڑے کہ یعنی کسی بیٹے کے کہ یہ لڑکا مجھے نہیں تو لغمان کر لیتے اور اگر بعد نکاح کے جنینی اور دعوی کیا
 زوجہ کے کہ نکاح کو چھ مہینے نہیں اور وہ نے دعوی کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوتے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
 بغیر قسم کے قبول ہوگا اور اگر نکاح کا ہو جاوے گا ہوا یہ **ص** اور اگر عورت سے کہا کہ اگر توجہ کی تو
 طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور امام ابو یوسف منا و
 صحیح کے نزدیک طلاق واقع ہو جاوے گا کیونکہ ولادت ایسا امر ہو کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاوے گا **ف**
 اور فرمایا ابو الدیلمی اند علیہ وسلم نے کہ شہادت عورتوں کی جائز ہو اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
 اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں پائی لیکن روایت کیا میں ابی ثوبی نے زہری سے کہ کہا انھوں نے نے خارجی ہوئی سنت اس
 یا سنت کہ جہاز میں شہادت عورتوں کی ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر پر اور
 جائز ہی شہادت دایہ کی تھا اور پر و نے لڑکے کے اور دعوت میں جاہلین اسکے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ لڑکے
 اور روایت کیا او سکودار قطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
 انھوں نے حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے ان میں برابر نہیں ہے
 کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے روئے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابوحنیفہ نے سند میں اور دلیل
 امام صاحب کی مذکور ہے مدینے اور فتح القدر میں **ص** اور اگر گناہ و نسیہ انفر کر گیا تھا اور پھر تعلق کی تو عورت پر طلاق پر گناہ
 بغیر شہادت کے اور ایسا میں نے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کثرت حمل و برس میں **ف** اور دلیل ہماری قول
 حضرت مایشتہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی لڑکا رحم میں لڑکا و برس سے اور ایک لفظ میں کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت حمل میں
 دو برس سے اگرچہ ہوا نند سائے تک کے یعنی اگر چہ بھر سائے تک کے ہووے کہو کہ سائے تک کا وقت دوران چنے کے
 سریع الزوال ہوتا ہی اور ساہیوں سے اور قصود و تعلیل مدت ہی استخراج کیا اس قول کا دار قطنی نے اور یوسفی نے سنن میں
 اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت حمل چار برس ہیں اور دلائل ان کے ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں فتح القدر میں
 مذکور ہیں **ص** اور اہل چھ مہینے میں **ف** اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وحملہ و رضالہ شلوان شہسہا
 پھر فرمایا و رضالہ فی عامین تو رہا بقی ہے حمل کے واسطے مگر چھ مہینے **ص** اور جس شخص نے نکاح کیا کسی لڑکی
 سے پھر طلاق دیا او سکوف بعد دخول کے **ص** پھر خرید او سکوا و زنی وہ چھ مہینے سے کم میں خرید کے وقت سے
 تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو بغیر دعوی کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنینی تو بغیر دعوی کے او سکولازم ہوگا
ف اور یہ جب ہو کہ طلاق ایک ہو چھی یا بائن یا معلق ہو اور اگر دطلاق ہے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
 طلاق سے ہدایہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی لڑکی سے کہا کہ اگر تیرے پریش میں دلو تو وہ میرا ہی اور شہادت
 ولادت پر ایک عورت نے تو نسب **ف** کا بھیجہ سے ثابت ہو جاوے گا اور وہ لڑکی او سکولازم ہو جاوے گی اور اگر

کسی شایک لڑکے کو کما کہ یہ میرا لڑکا ہے اور وہ اسکا لڑکا ہو سکتا ہے عقیدہ اس کے وہ شخص کر گیا اور لڑکے کی ماں نے کہا کہ وہ اسکا بیٹا ہے اور میں اسکی بیوی ہوں تو دونوں وارث ہونگے اگر وہ عورت معروفہ الحریہ ہو اور یہ بھی مشہور ہوگا کہ لڑکے کی ماں پر اور اگر معلوم ہو کہ وہ عورت حریہ اور ورثے کے کما کہ تو ام ولد ہی تو عورت کو میراث نہ ملے گی اور لڑکا وارث ہوگا

باب حضانت کے بیان میں

اور واسطہ تربیت صغیر کے حقدار اول ان ہی اور اس پر جو بکر تین گے اگر چہ اس کے اور خاندان کے درمیان تفریق ہو جاوے

ف کیونکہ روایت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا تمہارا بیٹا ہے اور بھائی اور چھاتی بہری اسکی شک و گورگوہ میری اور سکا مکان اور باپ نے اس کے مجھے طلاق یا اور چاہتا ہے کہ چھینے اور اسکو مجھے سو فرمایا اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زیادہ حقدار ہی اور اس کے رکھنے کی جب تک نکاح نہ کرے روایت کیا اور اسکو احد اور ابو داؤد اور احمد نے اور صحیح کیا اور اسکو اور اس واسطے کہ ماں کی شفقت زیادہ ہے تو دینا اسکی طرف اچھا ہے اور حضرت ابو بکر نے نہ دیا عا مہر حضرت عمرؓ کو بلکہ سپرد کیا اور اسکو طرف اسکی ماں کے وقت وقوع نفقت کے وقت کیا اور اسکو مالک نے اور عبدالرزاق نے اور زیادہ کہا یہی حق ہے کہ ماں ابو بکر نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں چاہتا کہ جانے والدہ اپنے لڑکے سے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ عمر بن خطابؓ نے طلاق نہ یا میں نے بنت عاصم بن ابی الافع کھواؤ اسنے نکاح کیا اور اس نے حضرت عمر اور اسے لیا اپنے بیٹے کو اور بڑا اور اسکو اسکی ماں نے یہاں تک کہ مرا فقہ کیا دونوں نے حضرت ابو بکر پاس تو فرمایا حضرت ابو بکر نے کہ چھوڑ دو اسکی ماں اور لڑکے کو تو اسے لیا اور اسکی ماں نے لڑکے کو اور اسکا بہرہ روایت میں حضرت کی ہے کہ فرمایا حضرت ابو بکر نے جو ماں کا اور گود اسکی اور بوا اسکی بہتر ہے اور اس کے لیے تمہیں یہاں تک کہ جو ان ہو جائے اور لڑکا تو اختیار کر کے اپنے نفس کو ص اور جب ماں ہو تو

یعنی اگر بیوی ہو کسی اجنبی سے اور سنے نکاح پڑھا لیا ہو کھا لیا ص تو نانی اولی ہر اگر چہ کسی ہی ہند جو اسکو

یعنی نانی کی ماں اور نانی کی نانی وغیرہ اس واسطے کہ یہ حق ماؤں کی جانب کا ہے توجہ ماں ہو تو نانی کی ماں کی طرف مستقل ہو جاوے گا ص اور اگر نانی ہو تو اسے تو وادی بہتر ہے ہنوں سے ص اس واسطے کہ وادی بھی جو سٹار کے رکھتی ہے تو کے میں اور شفقت بھی اور سکون زیادہ ہے نسبت ہنوں کے ص تو اگر وادی ہو تو ہنوں اور اسکی بیٹی پھر انسانی پھر صلاتی ف اور یہ اولی ہن خالہ سے اس واسطے کہ یہ بیٹیاں ہن اپنے باپ کی اور اس سے اسنے مقدم ہن میرا نہیں اور ایک وایت میں خالہ اولی ہن ہیں سے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالہ بچاؤں کے ہر حق میں بیٹے حضرت تھو کے کھالا اور اسکو بخاری نے اور کھالا اور اسکو امام احمد نے حدیث سے علی کی پھر فرمایا اور روایتی اپنی خالہ کے پاس رہے کہ میں نے خالہ ماں پر اور روایت احمد بن راہویہ میں ہے اس لفظ سے فان الخالۃ والدۃ اور یہی عبرت واقعہ ہے ایسے میں ص بعد اسکی صفتی ہنوں ماں کی پھر انسانی ہنوں ماں کی پھر صلاتی ہنوں ماں کی پھر باپ کی ہنوں صفتی پھر انسانی پھر صلاتی ف اور حاصل یہ ہے کہ اول جو ذات قرابتیں ہی یعنی باپ اور ماں دونوں کی طرف اگر مقدم کی جاوے گی پھر ماں کی جانب پھر باپ کی جانب کی اور خالہ اس واسطے مقدم ہے جو بھی ہے کہ جو بھی باپ کی ہنوں ہے

اور خالہ مان کی بہن اور فرقیہ ماہری اس مقام میں اولیٰ ہی **ص** اور یہ جب کہ یہ عورتیں اگر وہوں سے ہوا سطلے کہ لوگوں
اور ام ولد کو حق قرابت اپنے لئے کے کا نہیں **ف** اس واسطے کہ انکو خدمت سے فراغت نہیں **ص** اور اگر ان کا سلسلہ
اور ان کو کسی ذمیہ ہو تو انکی ماں کو حق یہ پرورش کا جب تک وہ نہ پہچانے کہ کو یا الفت نہ کہ لئے کہ فرسے تو ان دولتوں
صورتوں میں مان سے حصین لیا جاوے گا اور جس عورت نے کہ نکاح کر لیا غیر محرم سے ولد کے تو پرورش کا حق اسکی جائز ما
ف اور دلیل اسکی حدیث عبد اللہ بن عمر میں جو اوپر گذری **ص** اور اگر محرم سے نکاح کر لیا جیسے او اسکی ماں نے
نکاح کر لیا کے کے چھاسے یا او اسکی وادی سے او سکے داد سے تو بیعت اہل نکاح **ف** اور دلیل اسکی طاہر **ص** اور اگر
نکاح جو غیر محرم سے ہوا تھا ساقط ہو گیا تو بھرتی او سکا لوٹ او کا اور اگر کوئی عورت مان او باپ کی جانب سے جو کوئی
توقیر پرورش سے حدیث کہ بر علی الترتیب **ف** یعنی پہلے باپ پھر دادا پھر بھائی حقیقی پھر بھائی عظامی پھر بیٹھیا پھر
پھر بیٹھیا عظامی بھائی کا اور اسی طرح بیٹے کا کوئی اولادوں سے پھر بھائی پھر چھاسے بیٹے **ص** لیکن ہندوہ کو ساتھ پھر غیر محرم
کے مثل اولاد یا بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے اور صغیر کو دیکھنے اور صغیر کو عتاقہ کہتے ہیں آزاد کرنے والے کو
اور کافی میں جو حدیث ہے کہ کوئی صغیر نہ ہو تو اخیانی بھائی کو دیکھنے پھر اس کے بیٹے کو پھر باپ کے اخیانی بھائی کو پھر اس کے
بیٹے کو پھر باپ کے بیٹے کی بھائی کو پھر عظامی کو پھر اخیانی کو اس واسطے کہ ان کو بھی ولایت ہو گا جن میں نزدیک اولاد ہوتی ہے
کھایا اور اگر کسی ستمی پرورش ایک ہی دستہ میں ہوں تو جو زیادہ پرہیزگار ہوگا او سکے پھر جو زیادہ عروال ہوگا او سکے
جامع الریاض اور نہ او سکے جو فاسق ہو لوگوں کو جیسے کھانا ہوا اور ول کو اختیار ہوگا اختلاف امام شافعی کے **ف**
کہ ان کے نزدیک اس کے کو اختیار جو اس واسطے کہ روایت بن مسلمان سے کہ وہ اسلام لائے اور نکاح کیا او کی عورت سے
اسلام سے سوا نکاح ایسی حلی اندھیرے میں ان کو ایک گوشے میں اور باپ کو ایک گوشے میں اور لڑکے کو ایک گوشے میں
سویچھ لاکھ لاکھ میں ان اطفال پر ذمہ آپ سارا اللہ تو بدایت فرما سے پھر چھ کا اپنے باپ کی طرف تو سے لیا اسے او سکے نکاح او
ابو داؤد اور ذہبی سے اور صحیح کیا تو کیا نکاح سے اور یہی نکاح ابارہوں ناموں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اختیار دیا لڑکے کو مان اور باپ کے دیمان میں کہ ازیزی سے حدیث حسن صحیحی اور صاحب ہدایے نے جواب دیا ہر لڑکے کی
مخل قابل یہ سوا اختیار کر گا وہی شخص کو جو او کو تہنید نہ کرے جو حیوان او سکے کے طرون لعب کے اور صحیح ہوا صحابہ سے کہ
کہ انھوں نے اختیار فرمایا اور یہ حدیث سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث سے کہ او سکے اور نکاح او
مستجاب ہے قبول فرماتا میں ہر تری شخص واسطے لڑکے کے یا تمول جو اولاد عورت پر کہ لڑکا بالغ ہوگا **ص** اور ان اندھانی
مختار میں ہر کسی زبان تک کہ گناہ سے او بیستے اور بیستے اور ہر لڑکے کے ایک اور اندازہ کیا اسکا خدا ان سے سات ہر سے
ف اور اسی پر تری ہر شخص اور رضی کرمان تک کہ حیض آوے اور امام محمد مروی ہر کہ یہاں تک کہ نہ ہوتا آوے
انہی مختبر واسطے فساد زمانے کے اور سوا مان باپ کے مختار میں دختر کے یہاں تک کہ نہ ہوتی والی ہو اور مطلقہ کو مختار
نہیں ہر کہ بعد عدت کے کہ میں اپنے ذمہ کو سفر میں اچھا ہے مگر اپنے وطن اصلی میں چہاں او سکا نکاح ہو تھا **ف**
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص **الان** الا ہوا کسی شرمین تو وہ اہل اوس شہکار جو ناز پر ہے مقیم کی روایت کیا او

مکروہ میں مستحق فقیر میں اور دلائل ہمارے اور جوابات اور نکتے استدالات کے بھی فیضیہ مذکور میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَأَنَّ كَانَ دَرُّ عَسَمَةَ خَطْلٌ أَلَىٰ مَيْسَرَةٍ یعنی اگر خاوند ستمگست ہو تو انفار کرنا چاہیے کشادگی دست تک
ص اور ہمارے علم نے جب تکھا کہ تفریق کے معاش ممکن نہیں ہیں اس واسطے کہ رفع حاجت دائمی کا ساتھ فرض کے
منشکل یا اور بہت ایسا ہوگا کہ کوئی اسکو فرض نہ کیا اور غنی ہو جائنا خود کا ایک امر متوہم ہر تو ایسا جانا اس بات کو کہ قاضی
ایک نائب شافعی المذہب کو حین کہنے سے کہ وہ ان دونوں کے بیچ میں تفریق کر دے اسے **ف** اور اس سے معلوم ہوتا
کہ خفی کا مخالف اپنے مذہب کے فتویٰ دینا جائز نہیں مگر جب کہ مجتہد **موص** اور اگر قاضی نے واسطہ عورت کے کہ
خاوند اسکا نگہداشت نہ ہوتے فرض کیا یا اس کے خاوند غنی ہوا اور زوجہ نے طلب کیا تو خاوند نفقہ نہ تھا تمام کرے اور اگر
خاوند نے نہ تاک ای زوجہ کو نفقہ نہیں دیا تو ان ایام گذشتہ کا نفقہ سابقہ ہو جائیگا مگر یہ کہ قاضی نے اس کے واسطہ نفقہ
سعرین کیا ہو یا ورنہ کسی چیز پر راضی ہوئے ہوں تو ان معورتوں میں ان ایام ہاضمہ کا بھی افتقد لایا جائیگا جب تک وہ
دونوں زندہ ہیں تو اگر کوئی ایامین سے مر گیا یا طلاق دید یا خاوند نے عورت کو بھی ساتھ ہوگا جب کہ فرض لیا ہو
عورت نے نفقہ قاضی سے تو وہ موت اور طلاق سے سابقہ نہ گا اور ایام شافعی کے نزدیک ہرگز نہ سابقہ ہوگا بلکہ ہر
دین ہو جائیگا اور اگر بیٹے سے پیشگی خاوند نے نکاحا پھرتیہ کا نفقہ دید یا اور بعد ایک بیٹے کے خاوند یا زوجہ کو ملی مگر کیا تو
اب باقی نفقہ زوجہ سے پھرتا جائیگا **ف** کے نزدیک اور ایام حنفی اور شافعی کے نزدیک کہتے ہیں کہ اگر بیٹے کا نفقہ عورت
کے پاس نہ رہیگا اور بیٹے کا پھرتا جائیگا **ف** نے لفظی تمام اسخین پر یہ فصل اور اگر غلام نے نکاح کیا اتنے سے
مولیٰ کے وقت خاوند اسکا ایسا ہے اور بیٹے کا اور اگر نکاح ہو اور پھر نکاح ہو گیا اسکا ایسا ہے نہ نکاح **ف**
انگلہا بزرگ و بزرگ پرفتنے کے مع ہو گئے اور وہ پرفتنے میں وہ اور وہ گئے پھر اور تالیع ہوئے تو پھر میسر ہی ایسا کیا تاکہ
پھر جو بھی بار پھر یا پھر بزرگ ملی **ص** اور عورت اسکی بون کر کہ ایک غلام نے نکاح کیا اپنے مولیٰ کے اذن سے کسی عورت
سے اور قاضی نے اوپر نہ فرض کیا یہ مان تک کہ بزرگ جمع اور پاسو روڑ کو بیجا گیا اور وہی اسکی قیمت پر اور شریعتی سبب
کہ اس کے اوپر دین نفقہ کا پھر پھر چھوڑا گیا اور اگر غلام پر دین نفقہ کا نہیں ہی بلکہ اور طرح کا دین ہی تو ایک ہی با بیج کیا جائیگا
ف اور باقی دین کو وقت رہیگا اسکی حریت پر **ص** اور خاوند پر واجب ہر کہ عورت کو رکھے ایک عبد الغرہ میں کہ اتنے
کوئی خاوند کے اہل سے نہ ہوے اور نہ اسکا مینا ہو جو اور بوی سے ہو مگر جب کہ نہ برہاضی ہو جائے خاوند کے
اہل کے ساتھ ہے براؤر گھر ہر ای اور اس میں کئی قطع ہن تو بھی ایسا قطع چاہیے کہ نہ خیر اور فعل اسکا علیہ ہوا و
خاوند کو پھر پھرتا ہو کہ والدین زوجہ کو اور اس کے والد کو جو اس خاوند سے ہو مگر ہن نہ ان کے دیوے اسواسطے کہ گھر ایک
خاوند کا ہی تو اسکو منع ہو چو پھرتا ہو اور زمین جائز ہر کہ منع کرے اور کو دیکھنے سے زوجہ کے یا حکام سے اس کے ساتھ ہوتے
چاہن وہ اور بعضوں کے نزدیک خاوند کو جائز نہیں ہر کہ عورت کو والدین کے پاس جلنے سے یا والدین کو اس کے پاس
لگنے سے ہفتے میں ایک بار منع کرے اور درمجموع کی زیارت سے سال بھر میں ایک بار روکے اور یہی صحیح **ف**
ایسا ہی ہر اولیہ میں اور ضانیہ میں ہر کہ اسی پر فتویٰ ہی **موص** اور معین کر دے قاضی نفقہ اور اس شخص کی زوجہ کا چھوٹا

ملہ
موتن دعویٰ جسکا
پس مال لائے ہو
اور مصالحت ہو
جسکو مال باوجود
کی غرضت پر لائے ہو
فقدان کی گفتمے میں
منہ عدلت

اور اسکے والدین کا اور اسکے اولاد صغارا کا اسکے مال سے جو اسکے حق کی جس سے ہوتا ہے یا ہر ماں یا باپ یا کسی اور
بہر طلاق اور میرت کے گروہ اور اسکے حق کی جس سے ہوتا ہے یا نساوان اسباب کے گروہ کی بیع کی حاجت چلنی ہوتی ہے
سكان زمین آلات وغیرہ صدمہ کو نہ پہنچے جائے کہ نزدیک فریق باہضار یا بیون کے ہاں اور وہ لوگ اقرار کرتے ہیں اور
مال کا اور اسکے زوجه ہونے کا یا قاضی زوجه ہونے کو جانتا ہے اور قاضی کو جانتے کہ عورت سے ضمان لے لیوے اور
حالت لائے اور اس بات پر کہ اوشخص غائب ہے اور کو نفقہ نہیں دیا ہے اور اگر وہ شخص مہر نکاح کے نمون اور قاضی بھی
جانتا ہے اور زوجه اپنے نکاح پر گواہ لاوے اور قاضی نفعے کو او سپر فرض ہوا کہ نکاح بھی نہ کرے گا اس واسطے کہ حکم نکاح
جائز نہیں ہے یعنی حاجت علیہ کے غائب ہونے فیصلہ کر دینا اور سپر جائز نہیں ہے اور امام زکریا نے نزدیک نفقہ اوپر
فرض کرنے اور نکاح کا حکم لکھ کر سے اور آج کل میں واسطے حاجت آدمیوں کے قاضی یہ دلیل بہ افاقہ نہیں امام زفر کے
کرنے نہیں اور محیط میں بھی ایک اور اختیار کیا ہے

فصل جو عورت کہ عدلت میں طلاق حرامی لیا یا نین کی ہو اسکے یا عدلت میں اس فرقت کی ہو اسکے جو سبب عدلت

زوجه کے نہیں ہے جسے خیار علق اور بلوغ اور وہ فریق جو سبب گنو ہو اسکے کہ ہو اسکے اور اسکا نفقہ اور مسکن عدلت
گرنے تک خاوند پر واجب ہے اور زکریا امام شافعی کے طلاق بائن میں نفقہ اور مسکنے خاوند پر نہیں اور دلیل لائے
حدیث فاطمہ بنت قیس سے کہ میں طلاق دینے سے او نکو خاوند نے اسکے کو نہ مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے اسکے مسکن اور نفقہ روایت کیا اور مسکنو مسکن اور مسکن نے اس اور جاری دلیل کے کہ حضرت

نے اس حدیث کو رد کیا جامع ترمذی اور ابو داؤد اور صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ آنی فاطمہ بنت قیس نے زکریا عمر
بن خطاب سے کہ سو فرمایا ہے کہ نہیں ہیں کہ چھوڑ دیوں اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو سبب قول
ایک عورت کے کہ نہیں جانتے ہیں کہ بدار کھا اٹھنے یا نہیں زیادہ کہ اہل اہوی اور در اقلنی نے کہ فرما باعدت ہونے
سنائیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ طلاق التامت کو مسکن اور نفقہ پر اور حضرت عائشہ نے بھی اس حد
کو رد کیا اور کہانا مانے کہ کیا نہیں عورت کرئی ہر اسد کا یہ صحیح بخاری میں ہے اور بھی نما اور سو کہا یا میں نے مثل اسود اور
سعید بن مسیب کے اور طول کیا شیخ ابن الامام نے اس مطلب کی بحث میں جسکو دیکھنا ہو فتح القدر میں دیکھتے

ص اور جو عورت کہ عدلت موت میں ہو اسکے یا فریق کرائی جاوے سبب عدلت کے جیسے مرد ہو جاوے یا

ابن زرع کا جو اسکے لیوے تو نفقہ اور مسکن واجب نہیں اور جو عورت کہ عدلت میں تین طلاق کے ہو اسکے اور وہ مرد ہو جاوے
تو نفقہ اور مسکن واسطے ہوگا اور اگر ابن زرع کو اپنے او پر قادر کر اٹھنے تو ساقط ہوگا **ف** اور دلیل اسکی اصل میں ہے کہ

ص اور نفقہ اولاد صغارا کا باپ پر ہے جب وہ مفلس ہوں اور کوئی او میں شریک ہوگا جیسا کہ ماں باپ کے اور
زوجه کے نفقہ میں کوئی اور مسکن شریک ہوگا **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و علی المؤمنین ان یؤتوا نساءھن

اور اولاد باپ پر ہوا یہ **ص** اور اگر اولاد اسکے خنی ہو تو نفقہ اور مسکن اسکے مال میں سے ہوگا اور اگر وہ ولد
شیر خوار ہو تو مان کو دو دہرے پانے پر بجز کرے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لا تصاروا ولا تصاروا لوالدینکم

اور ضرر پونہ چھائی جاوے اور والدہ اپنے دل سے **صلح** کرے سو اسے اور دو درہم لائے عدت سے باہر لکھا کہ کسی کا
دو درہم پیسے **ف** یا خاوند اجرت مرضعہ پر قادر **مخصوص** تو اس وقت ماں پر حرم کر لیتے گے **ف** واسطے صلحت کہ
صلح اور مرد پر نہ کرے کہ بے مرضعہ کو کر دو وہ بلاوے ولہ کو نہ دیکھ سکے اس کے ہے اور اگر اس کی ماں کو نوکر رکھ لیا اور
اپنی زوجہ سے باعدت میں ہر طلاق بائین یا عرس کے جائز ہوگا اور اگر عدت میں جب عدت میں طلاق بائین کے
ہوے تو جائز ہوگا **ف** اور دلیل اکی اصل میں مذکور **مخصوص** اور بعد لڑنے عدت کے جائز ہے کہ خاوند کو
نوکر رکھ لے یا کہ جائز ہے کہ اپنی زوجہ کو اگر صرکاح میں باعدت میں ہوے نوکر رکھنے واسطے دو دھپانے اس ولہ کے
جو زوجہ کے بطن سے نہیں ہو اور ماں جب عدت سے باہر آئے تو واسطے شیر دہی ولہ کے وہ دوسروں سے زیادہ خطرہ
مگر کہ اجرت زیادہ طلب کرے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولاسوا لکم ذلک بوجہ اذ بانینی منہ یوہا یا ما
باپ اپنے دل سے اور قیمت زیادہ یہ بھی ایک ضرر **مخصوص** اور نفاذ نذر بالغ کا جو بے شوہر ہے اور نفاذ نذر بالغ کا جو
کسب پر قادر نہیں **ف** مسئلہ اولاً لنگرہ اخلو جے دست و پا یہی **مخصوص** سب باپ پر ہوا وہی پڑھتی ہے اور تو آ
خفاف اور جن میں دن کشا اسکے باپ برین اور ایک نشت ماں پر ہے اور یہ جب ہر کہ ان دونوں کے واسطے مال ہو
اور اگر مال ہو تو نفاذ اور کماؤ کے مال میں سے ہوگا اور غیر شخص پر کہ صدقہ نظر واجب ہو تو اس پر نفاذ ہے وصول کا غیر ان
لازم **ف** اگر کسب پر قادر ہو جنہ اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے صا حہم کافی اللہ نیا معر و کا اور سب کہ
والدین کے ساتھ دنیا میں واقف دستور کے اور یہ آیت ماں باپ کا فز کے حق میں اور دستور میں نہیں لکھا ہے
اور والدین کو جو پیشہ کر وہ جو کہ مہر کا اور اجراء اور عداوت بھی آباء اور احمات میں سے ہیں اور اس واسطے
جد قائم مقام باپ کا ہوتا ہے وقت نوحے باپ کے ہدایہ **ص** اور دنیا میں بھی امین برابر ہیں **ف** نوکر لیکھا
ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہر نفاذ اسکا آدھا آدھا دونوں پر ہے **ص** اور معتبر اس مقام میں قرب اور عزت میں ہونے وراثت تو
جن شخص کا ایک پوتا اور ایک بیٹی ہو تو کل نفاذ اسکا بیٹی پر ہے **ف** اس واسطے کہ وہ قریب ہے نسبت پوتے کے **ص**
باوجود اس بات کے کہ مذکورہ دونوں کو آدھا آدھا لگایا اور جن شخص کے ایک نواسی اور ایک بھائی ہو تو کل نفاذ اسکا نواسی
پر ہے **ف** اس واسطے کہ نواسی اپنا بچہ پر طلاق بھائی کے **ص** باوجود اس بات کے کہ ترکہ کل بھائی کے لہو کا اور
نوتے کے کو غیر نیک لگایا کہ وہی الاصل سے ہے اور نفاذ دو رحم محرم **کاف** اور رحم اسکو کہتے ہیں کہ جبک احد کرے کہ
کچھ قرین اور بڑے عصب ہوں جنہ **ص** یعنی اور فقیر ہو یا غور سے غریب ہو یا کوکام والے دست و پا یا اللہ ما ہو
مالک نصاب پر صلاحیت وراثت کی رکھنا ہو واجب ہے بقدر وراثت کے اور جب کہ کیا جاوے گا اور سیر **ف** اس واسطے کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکل الوارث مثل ذلک اور قرات ابن سعود میں ہے وکل الوارث ذی الرحم الخکم
مثل ذلک **ص** تو جس شخص کا ایک مامون اور ایک چچا زاد بھائی ہو تو باوجود اس بات کے کہ چچا زاد بھائی چھٹے
مامون کا کیونکہ وہ عصب ہوں لیکن مامون کو صلاحیت ہے وراثت کی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ چچا زاد بھائی نہ مر جائے اور مامون
ہو جائے نفاذ اسکا مامون پر ہے معتبر قرینت اور اہلیت ارث ہے اور جس شخص کی مبین نہیں تفرق ہیں مثلاً ایک عقی اور ایک

علاقائی اور ایک لکھنوی شخص اور اسکے نفع کا حقیقی بہن بری اور ایک ایک نس اور دونوں بہنوں پر صرف اس واسطے کہ
 درانتی بھی اولیٰ ہی طریقے پر پڑو اگر وہ شخص مر جاوے تو اس کے مال کے بیچ حصے کے جامے تک تین حصے حقیقی بہن کو اور ایک لکھ
 حصہ اور دو بہنوں کو ملے گا **ص** اور زمین نفعہ یا وجود اختلاف دین کے گزر و جد کو اگر چہ غیبی ہو اور مول اور فروغ کو
 اگر فقیر بہنوں اور باپ کو جائز ہو کر مال اپنے لیسہ کا جو غائب ہو واسطے نفعہ لینے کے بچے اور زمین اور سگی بیچا جائز زمین اور
 سولے نفعہ میں اور کسی قرض کی بابت جو باپ کا بیٹے پر ہوے بیچا اسکے مال کا بھی جائز زمین اور مال کو مرگتجا زمین
 کہ واسطے اپنے نفعہ کے مال کو بیٹے کے بیچ ڈالے اس واسطے کہ ولایت ملک مال لیسہ باپ کو مخصوص ہو یا بار بار مال اصل اللہ
 علیہ وسلم نے تو اول مال تیر اور اسے تیرے باپ کے ہر **ف** روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے جابر سے مستخرج **ص** اور
 جس شخص غائب کا مال سیکے پاس مات ہو اور اسنے اپنے حکم قاضی کے اس غائب کے مال پر بیچ کیا مابن جو کا اور
 اگر اسکو مال مان باپ کے پاس مات تھا اور انھوں نے بیچ کر لیا تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر قاضی نے نفعہ کا واسطے بیچ کر
 کے حکم کیا اور ایک مدت کا انکو نہ بیچا تو بقدر اسکے نفعہ سا تو بیچا و بیجا اور حاجت کیبہ ذہوی سے منقول ہو کہ جب تک
 مدت دراز ہو جائے یعنی ایک حدیشہ یا زیادہ گنگ گیا ہو وے اور اگر مدت کم گزری ہو یعنی ایک حدیشہ سے کم تو سا قسطوں کا
 لیکن اگر قاضی نے اسکو قرض لینے کا نائب کے نام چکم لیا اور اسنے قرض لینے اپنے نفعہ میں صرف کیا تو وہ مال
 ذمہ غائب پر لازم ہوگا اور سا قسطوں کا اور مولیٰ پر ہر نفعہ اپنے غلام اور لونڈی کا **ک** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے غلاموں کے حق میں کہ وہ تھا سے بھائی ہیں کیا اللہ نے انکو زبردست تھا تو جبکا بھائی زبردست
 اور اسکے تو لیکھا وے اسکو جو آپ لکھا تا ہی اور پھینا وے اسکو جو آپ پھینا جو اور نہ تکلیف دو انکو اس امر کی جو منکوب
 انکو باور دار و قوم ہی امانت کر دہ او کی روایت کیا اسکو بخاری سلم نے ابو ذر رضی سے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد
 مستخرج سے اور زیادہ کیا کہ جو کھولینے آوے ان میں سے تو بیچو انکو اور نہ غائب کو نطق اللہ کو اور حضرت علی سے
 مروی ہے کہ آخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ محافظت کرو نماز پر اور ذرواں سے اپنے غلاموں میں اخراج
 کیا اسکو امام احمد نے **ص** تو اگر مولیٰ نے ندیا اور وہ قابل کسب کے ہیں تو نماوینگا و نفعہ اپنا کرینگے اور اگر قابل
 کسب کے نہیں جبر کیا جاویگا مولیٰ او کی بیع پر **ف** اور حیوانات میں اگر انکو نفعہ نہ لے تو کسب کا نہ کیا جاوگا مگر
 فی بایندہ میں اسکو مگر اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عذاب کرنے سے خلق اللہ کے روایت کیا
 اسکو ابو داؤد نے اور منع کیا ضائع کرنے سے مال کے روایت کیا اسکو بخاری سلم نے ابو جعفر میں مروی حضرت عبد اللہ
 بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب کی گئی ایک عورت سبب قبی کے قید کیا تھا اسکو میان تاک کہ مگر کبھی
 داخل ہوئی آگ میں اور واکو ہیں کہ نہ لکھا نایا اسنے کبھی کو اور نہ پانی واجب اسکو تھیا کیا اور نہ چھوڑا اسکو لکھا وے
 گائیس میں کی اور امام ابو یوسف نے کے نزدیک جبر کیا جاویگا اس جانور کی بھی بیع پر **ک** ذی الہدیۃ

کتاب العتاق

آزاد کرنا ملک کا ایک امر مذہب اور حسن ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان آزاد کرے یا جو مرد مسلمان

۹۴
 کتاب العتاق

پاک کرنا اور اس کے ہر عضو کے ہلے آواز کرنے والے کے عضو کو آگ سے روایت کیا اور مسکو بخاری سلم نے اور
صحیح ترمذی میں بھی مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان آزاد کرے وہ جو تین مسلمان
ہوگی وہ دونوں خاصا اس کی آگ سے اور روایت تہراوی نے روایت کی ہے کہ ان کے لیے ہے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عمل
افضل فرمایا ایمان لانا اور پورا ہر ماورائے اوسکی زبان کہنا میں نے سیکھنا ہے کہ ان کے لیے ہے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عمل
زیادہ اور ان میں زیادہ ہے الگ کے پاس روایت کیا اور مسکو بخاری سلم نے اور صحیح مسلم میں بھی حضرت ابو ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بدلنے سکتا ہی دینا لینے آپ کو مگر یہ کہ اپنے پاس کو ایک غلام بھی آزاد کرے
اوسکو اور سنوں رکھا عمل لے آزاد کرے مگر غلام کو اور عورت کو لڑی کو تاکہ قابلہ اعضا کا ہو جائے ہل ایہ
صحیح ہے تو بھی باقی باقی عاقل سے اپنی ملک میں ف تو خیر کا غلام آزاد نہیں کر سکتا اس واسطے کہ نہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حق پر نہیں یہ سکا مالک نہیں آدمی روایت کیا اور مسکو ترمذی نے اور کہ کہ
صحیح ہے **ص** تو اگر لفظ صحیح ہو تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا جیسے کہ توجہ یا تعلق ہو تو آزاد نہیں ہوگا یا
محرور ہو گیا ہے بلکہ باقی میرا ہی کیا اگر کسی سے میرے ساتھ ف اور ایسا ہی اگر کہہ کر اور میرا ہی آزاد اور اگر نام
اوسکا میرا ہو اور اسے بچا یا میرا تو آزاد ہوگا اور اگر نام اوسکا میرا تھا اور فارسی میں کہا میرا آزاد یا نام اوسکا آزاد تھا
اور عربی میں کہا میرا تو آزاد ہو جاوے گا ہل ایہ **ص** یا کہا کہ میرا میرا ہی یا اور جو خدا کا اور جسے تعبیر سائے سے
ہوتی **ف** اور گدرا ایمان اوسکا کتاب اطلاق میں **ص** اور اگر لفظ کتاب یہ ہو کہ احتمال آزاد ہونے اور نہ ہونے کا
رکھتا ہے جیسے کہ میری ملک تیرے اور نہیں میرا تو میری ملک سے نکل گیا یا چھوڑ دی بیٹھے تیرا تیری یا تو لڑی سے کہا
چھوڑ دیا بیٹھے **ف** کہ ان سب لفظوں سے عتاق اور عتاق مراد ہو سکتا ہے کہ جب کہا کہ تو میری ملک سے نکل گیا
معلوم نہیں کہ یہ متعلق یا یہ سبب بیع کے یا یہ سبب ہرہ کے اور ایسا ہی باقی الفاظ میں **ص** بغیر نیت کے آزاد ہوگا
اور اگر مولیٰ نے اپنے غلام کو اپنا بیٹا میرا تو اگر فرزند اوسکا وہ ہو سکتا ہے بغیر نیت کے آزاد ہوگا اور اگر فرزند اوسکا
نہیں ہو سکتا تو بھی امام صاحب کے نزدیک ہے نیت کے آزاد ہو جاوے گا اور صاحبین کے نزدیک تو **ک** اور
دلائل اسکے نہ کو میں پہلے شرح و نقلے میں **ص** اور اگر نواہ سے اپنے غلام کو پکارا کہ ای میرے بیٹے یا میرے
بھائی تو آزاد ہوگا اس واسطے کہ قصود بچا رہے نہ حاضر ہونا اوسکا ہے اور حاضر ہونا معنی کا نہیں بھلاں اوسکے جب نہ کسی
ساتھ **ح** کہ یہ نکرہ صریح مقصد معنی کی طرف محتاج نہیں اور ایسی طرح اگر کہا کہ نہیں حکومت میری ہے **ف**
اگر حیثیت کرے آزاد ہی کی **ص** تو بھی آزاد ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اوسکا غلام ہو اور تو صرف مولیٰ کا نونہ کے جیسا کہ
سکتا ہے **ف** اور بیان اسکا کہ **ا** اور **ک** اور لفظ اطلاق اور لفظ کتاب اطلاق ہیں اور جسے ہارے نزدیک
نوناہی آزاد ہوگی اگرچہ نیت ہی ہوا آزادی کی بھلاں نام نہ تھائی کہ اوسکے نزدیک آزاد ہو جاوے گی **ف** اور لائل
طرفین کے ہر لینے میں مسطورہ میں **ص** اور اگر اپنے غلام سے کہا کہ تامل کر کے آزاد ہوگا اگرچہ نیت ہی ہوا آزادی کی
اور اگر کہا کہ نہیں تو تو گھر تو آزاد ہو جاوے گا اور تو شخص کہ مالک ہونا ہے اپنے ذی رحم مگر کہ تو آزاد ہو جاوے گا **ف**

عشق کے احکام میں
کتاب العتاق میں
صفحہ ۹۵ پر
نویں خط میں
نویں خط میں
نویں خط میں

اسو اسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو یا بوند سے ذبی رحم جمع اپنے ساتھ کہ تو آزاد ہو جاویگا اور سبب روا
 کیا اس حدیث کو ایسے لفظ سے یعنی اولہ نامی سے اور نہ حدیث کیا اسکو بسبب اس بات کے کہ غمخو نہ ہو یا سوا ساتھ
 اس حدیث کے سفیان سے اور صحیح کہا اسکو عبد اللہ نے اور کہا کہ غمخو فقہ ہوا و لغویہ کی ماہن القطن نے اسے
 کا ام کی اور تو توین کی غمخو کی ابن عبین سے اگرچہ حجت نہیں بکرمی اوس سے صحیحین میں اور ایک روایت میں بنو شخص
 مالک ہو ذی رحم محرم کا تو وہ ہر کاللا اسکو اصحاب سنن اربعہ نے غمخو سے اور روایت کیا اسکو شاہی حضرت
 سے موقوف اور عائشہ اور علی سے ساتھ ساتھ اسانہ ضعیف کے اور فیصلی سخ القہر میں **بوص** اور سینے اپنے غلام اسطے
 خدا کے یا واسطے شیطان کے یا واسطے بی بیاز ہوتی سے یا شہ سے آزاد کیا تو آزاد ہو جاویگا اور اگر ضمان کیا عتق کو
 طرف ملک کے مثلاً کہ اگر زمین مالک ہو اس غلام کا تو وہ حری یا شرط کی تملکا کہ اگر فلان شخص آئے تو غلام ہر آزاد ہو
 اور اس غلام کا مالک ہو گیا یا شخص آگیا تو آزاد ہو جاویگا اور اگر غلام حربی کا مسلمان ہوئے ہمارے طرف تملکا آئے
 تو آزاد ہو گا **ف** اسو اسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام ان میں طائف کے تہ ہ کٹے سے
 مسلمان ہوئے کہ وہ آزاد کیے ہوئے ہیں اندکے روایت کیا یہ ابو داؤد اور ترمذی اور کما کہ حسن صحیح عن یسب کا غمخو
 الا من هذا الوجه اور روایت کیا اسکو صاحب کرنے اور کہا کہ صحیح ہوا پر شرط مسل کے **ص** اور صل آزاد ہو جاویگا
 بسبب آزادی اوسکی ماں کے اور آزاد کوئے سے صل کے آزادی اوسکی ماں کی ہوگی اور یہ جب ہوکہ بعد آزادی کے
 چھ عینے سے کہ میں **تف** اسو اسطے کہ امین یقین ہر وجود صل کا وقت آزادی کے **ص** اور اس میں ولا
 اوسکے باپ کی مولیٰ کی طرف نہ آوے گی **ف** صورت ولا اکھینے کی یہ ہوکہ ایک شخص کے غلام نے اوسکے اوتے
 ایک بوٹھی سے سخن کیا کہ اسکو غیر نے آزاد کیا تھا اور اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا تو وہ مہر ہگا بہیت اپنی ماں کے اور
 اوسکی ماں کی مولیٰ کو ملیں مگر جب شخص ہی اپنے غلام کو آزاد کرنے تو اس صورت میں باپ و سکا ولا کو اپنی طرف نہیں لیا گیا مگر
 باپ مہر جائے اور پھر اسکا بیام جائے تو اب لایسے کی باپ کے مولیٰ کی طرف بھیج جاوے گی **ص** اور اگر کا تابع یا بیعت
 تو اگر ان اوسکی پیدا ہونے وقت آزاد ہوا اور اگر مملوک ہوگی مملوک ہوگا اور اگر سکا تہ ہر مکتب ہوگا اور اگر
 مہر ہر مہر ہوگا اور نوڈی کا لڑکا اوسکے خاوند سے ملک ہوا اوسکے مولیٰ کی اور اوسکے مولیٰ سے آزاد ہوگا

باب عتق بعض

اگر کسی شخص نے بعض اپنے غلام آزاد کیا **ف** مثلاً کہ نصف تیرا آزادی یا ثلث تیرا یا ربع تیرا **ص** تو نام ہر
 کے نزدیک اور تا حصہ آزاد ہو یا سہی کر گیا واسطے بقیہ قیمت کے نزدیک نام ابو حنیفہ نے اور وہ ماخذ ہکتیک
 ہو جاویگا مگر جب کہ باہر ہونا ہے تو غلام نہ ہو جاویگا اور صاحبین کے نزدیک سارا غلام آزاد ہو گا **ف** اور ذیل
 اسکی مذکورہ صل میں **ص** اگر ایک غلام میں دو شخص شریک ہیں اور ایک اپنے حصہ آزاد کیا تو دوسرا شریک بھی
 چاہے اپنا حصہ آزاد کرنے یا اوس سے سہی کر لیا سے یا ضمان ایسے آزاد کرنے ولے سے اگر وہ شریک نہ ہو
 اور اگر شریک نہ ہو ضمان نہ لیا گیا **ف** بلکہ سہی کر او گیا یا آزاد کر دیا **ص** اور ولاد و نون کے واسطے ہو کہ وہ

یعنی اگر غلام کو اسی مالک
 آزاد کرے تو وہ
 اور اسکا پھر وہ
 مہر ہر ہو جاوے گی
 مہر ہر

اور اگر کسی شخص نے
 اسکو آزاد کرے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے

یعنی اگر کسی شخص نے
 اسکو آزاد کرے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے
 یا اسکا مالک ہو جاوے

دوسرا شریک بھی آزاد کر کے یا سہمی کر کے اور اگر ضمان نبوسے تو بخل لانا، آزاد کرنے والے کو جو پورہ آزاد کرنے والا
 وجہ کر کے نہ تھا۔ غلام کا غلام ہو یا صاحبین کے نزدیک دوسرے شریک کو وہ بھی باتوں کا اختیار ہے جہاں ضمان نبوسے
 آزاد کرنے والے سے اگر وہ غشی ہی یا سہمی کر کے اور وہ غیر جو **ف** اور آزاد نہیں کر سکتا کیونکہ وہ پہلے ہی مال آزاد ہو چکا
 اور نکلے سے پروردگار لے لیتے ہیں حدیث ابہرہ سے سمجھیں میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کر کے
 اپنا حصہ غلام کا تو خلاصی اور نکلے اور سیر ہی اگر اس کے پاس مال ہے اور زمین تو قیمت لگا یا جاوے اور سہمی کر لائی جاوے گی اور نکلے
 امام ابو یوسف کی نظر کو چھو لے اور فتح القدر میں **ص** اور ولا فقط آزاد کرنے والے کو ہے اور اگر وہ نون شرکوں نے
 گواہی ہی پاس یا تہی کہ دوسرے نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے **ف** مثلاً زید اور عمر و شریک تھے ایک غلام میں تو زید نے
 شہادت دی کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کیا اور عمر و نے شہادت دی کہ زید نے اپنا حصہ آزاد کیا **ص** تو غلام سہمی کر کے
 اور نون کے لیے ان کے حصے میں اور ولا اور نون کے واسطے جو برابر کر کے وہ دونوں تکست ہوں یا دونوں تکست
 یا ایک تکست اور دوسرا فرخ دست اور صاحبین کے نزدیک تہی کر کے اگر وہ نون تکست ہوں اور اگر وہ نون فرخ دست
 ہوں تو سہمی کر کے اور ایک تکست ہو اور دوسرا فرخ دست تو تکست کے واسطے سہمی کر کے اور نون تکست ولا رہے
 صورتوں میں ہواں تک اتفاق کریں دونوں ایک کی آزادی پر اس واسطے کہ ہر ایک اپنے عق و شکر ہی اور اگر ایک نے
 اس کے عق کو معلق کیا ہے کہ روز ایک نکلے کے دجو پورہ دوسرے نے اس کے دم پر **ف** مثلاً ایک شریک نے کہا
 کہ اگر کل زید اس گھر میں جائے تو صدیر آزاد ہو اور دوسرے نے کہا کہ اگر کل زید اس گھر میں نہ جاوے تو صدیر آزاد ہے
ص اور کل زید نہ لگا اور شرط اس کی معلوم ہوئی **ف** مثلاً زید اس گھر میں لگیا یا لگیا یا معلوم نہ ہو **ص** تو آزاد
 ہو جاوے گا نصف اس غلام کا **ف** اس واسطے کہ دونوں باتوں سے کوئی امر ہوا ہوگا تو نصف آزاد ہو جاوے گا **ص**
 اور سہمی کر کے نصف میں واسطے ان دونوں کے اور امام جمہور کے نزدیک تہی کر کے واسطے کل کے دونوں کے لیا اور
 غلام و نون کے جدا میں مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلاں شخص اس گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو دوسرے نے کہا
 کہ اگر فلاں شخص اس گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور کل زید لگیا اور حال معلوم نہ ہو تو کوئی آزاد ہوگا اور اگر ایک
 غلام ساتھ خرید یا بیہا و مستی یا دشمنوں کی ملک میں آیا اور ایک دشمن سے اس غلام کا پاپ ہی یا نصف اپنے معنی کا
 غیر سے خرید لیا یا اس کے عق کو معلق کیا ساتھ اس کی شریکے اور پھر خریدنا و سلوک کیسے ساتھ ساتھ تو ان صورتوں میں
 حصہ اس کا آزاد ہو جاوے گا اور باپ ضمان ہوگا برابر جوئے شریک جانتا ہوا اس بات کو کہ یہ بیہا ہی ہو سکا یا نہ جانتا جیسا کہ
 نہیں ضمان ہو جائے یا باپ اگر وارث ہوئے دونوں ایک غلام کے اور صورت اس کی ہوں یہ کہ ایک صورت گھر ہی اور ایک
 ایک غلام تھا کہ وہ اس کے خدا کو بیہا تھا اور نہ صورت چھوڑ گئی ہے بیہا ہی اور ضامن کو تو باپ نصف غلام کا مالک ہو جاوے گا
 اور آزاد ہوگا اور اس کے بیہا ہی کے حصے کا ضامن نہ ہوگا **ب** دوسرے شریک کو اختیار ہے جو چاہے اس کو آزاد کرے یا سہمی کر کے
 اور صاحبین کے نزدیک غیر ضمان دوسرا شریک ضمان ہوگا اور اس کی نصف قیمت کا اگر غشی ہی اور سہمی کر کے غلام اگر غیر ہو
 اور ضمانت کہ صورت میں سہمی کر کے نزدیک ضمان نہ ہوگا اس واسطے کہ ثبوت ملک کا میراث میں جب اختیار نہ ہو یا باپ کا

اور اگر وہ نون تکست ہوں اور اگر وہ نون فرخ دست ہوں تو سہمی کر کے اور ایک تکست ہو اور دوسرا فرخ دست تو تکست کے واسطے سہمی کر کے اور نون تکست ولا رہے

کیا تصور ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے لبض غلام و سکہ کوئی سے خرید لیا بعد اس کے بعض باقی کو باپ سے اس غلام کے
جو غنی ہو خریدے تو باپ اس شخص کو اختیار ہی جانتے ہے باپ سے اس کے اقدار ملتے تھے کے ضمان ایسے یا غلام سے بھی آزاد
اور صاحبین کے نزدیک فقط ضمان ایسے مسئلہ ایک غلام دین میں شخص برابر کے شریک تھے ایک نے اس کو مدد کر لیا
اور دوسرے نے آزاد کیا اور وہ دونوں مالدار تھے اور میرا جب رکا تو چاہتے تھے والا لپٹے تھے کے ضمان ایسے و بر
کے نولے سے اور ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے اور بر ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے تمنا ہی تھی کے بعد
میر ہوئے کے نہ انہی کا بنتا چاہتے تھے نولے کو دیا ہی نہیں اب امام ابوحنیفہ کا ہر **ص** مسئلہ اس غلام کے قائل ہے اور
قیمت تھی تو چاہتے تھے والا مدد کرنے والے سے اور پر لے لے اور بر کرنے والا ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے جو روٹی
اس واسطے قیمت مدد کی دولت میں قیمت غلام کے اس واسطے کہ علیکہ منافع تین میں وہی اور خدمت لینا اور مدد کرنے
ایک خانہ جاتا رہی اب اس کو چھ نہیں سکتا تو ایک ثلث قیمت بھی اس کے مقابلے میں کم ہو جاوے گی **ص** اور صاحبین کے
زودیک غلام اس شخص کا ہوگا جسے اول اس کو مدد کر لیا اور ضمان ہوگا دولت قیمت **کاف** یعنی تمھارے روٹی کا قیمت
مذکورہ میں **ص** واسطے دونوں شریکوں اپنے کے برابر ہو کر تکلیف ہو یا فرخ دست اور اولاً واقع نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ
کے تین حصے کجا ہوگی اور حصے مدد کرنے والے کو اور ایک حصہ آزاد کرنے والے کو **ف** اور صاحبین کے نہیں کے ساتھ
والا کم کر کے نہ لے لیا گیا **ص** اور اگر ایک نے دو شریکوں میں سے نوٹدی میں کہا کہ یہ میرے دوسرے شریک کے لئے لیا
اور اسے نکالا گیا تو وہ نوٹدی ایک ن خالی بیجی رہے گی اور ایک دن خدمت کرے گا شریک کی امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین
زودیک اگر چاہے نہ کرے کہ ایسے نوٹدی سے نصف قیمت میں چھوڑا آزاد ہو جاوے گا اس واسطے کہ جب اس کے شریک نے نہ لیا
ام ولد ہونے کی کوئی توقع اور اس کا اسی پر لیا گیا تو گو بااؤ کی ام ولد ہو گئی تو شریک فقط اپنے حصے کے باقی سعی کر لیا گیا۔۔۔
اور چھ آزاد ہو جاوے گی مسئلہ اور اگر ایک ام ولد دو شخصوں میں مشترک تھی اور ایک نے او میں سے اس کو آزاد کرنا تو دوسرے کے
حصے سے ضمان نہ ہوگا امام کے نزدیک کہ امام صاحب کے نہیں میں ام ولد کی کچھ قیمت نہیں اور صاحبین کے نزدیک
ضمان ہوگا اس واسطے کہ ام ولد ان کے نزدیک قیمت داریز مسئلہ اور میں شخص کے میں غلام تھے اور وہ اس کے پاس موجود تھے
اور اسے تمہا لیا کہ میں کا آزاد ہو چھ ایک اون دو میں سے چلا گیا اور تیسرا غلام آیا اور چھ کو مالیک تم میں کا آزاد ہو چھ لیا
و شخص مر گیا اور کچھ بریان میں کیا تو جو غلام دونوں مرتبہ حاضر تھا اس کے تین ربع آزاد ہو گئے اور نصف اور چھ کو مالیک
اور امام ابوحنیفہ کے لہذا یہی ہے امام محمد کے نزدیک اگر تیسرے کا ایک ربع آزاد ہوگا اس کے نزدیک **ف** اور دلیل اس کی
سطور **ص** اور اگر مولیٰ نے یہ تو ارض موت میں کیا اور اور ثوان نے اس کو جائز لیا اور سوان میں غلاموں کے اور
کوئی مال اس کا نہیں اور قیمت ان سب کی برابر ہو تو یہ غلام کے سات حصے کرینگے موانع حصول عتق کے اور نئے نزدیک
اس واسطے کہ تین ربع اور نصف کے چار ربع ہوئے تو سات حصے عتق کے **تخص** تو سات حصے ثلث مال ہو گئے اور
کی قیمت نہ ہر امام کی سادہ ثلث مال کے ہو تو جو غلام نکل گیا تھا اس کے دو ربع آزاد ہوئے اور باقی ربع میں اپنے قیمت کے بھی
رہ گیا اور اسی طرح داخل کے اور ثابت کے تین یعنی تین ربع اور سعی کر لیا چار ربع میں اپنی قیمت کے لہذا امام محمد کے نزدیک کہ

سہام حق چھوٹے اور سکوٹ مال ناویٹنگے اور ہر غلام کے چھ حصہ کرینگے تو خارج کے دو سدس آزاد ہونگے اور سبھی کا چارہ یک
قیمت میں اور نابت کے تین سدس اور سبھی کرگاتین سدس میں اور داخل کا ایک تو سبھی کرگیا پنج سدس میں بنشکا قیمت ہر غلام
کی یا بیس روپے تھے اور یہی نابت مال جو اول مال ایک دو پچیس بیس روپے ہوئے تو شیخین کے نزدیک خارج کے دو سبھی یعنی
بارہ روپے آزاد ہوینگے اور پانچ یعنی سہ میں سبھی کرگیا اور اسی طرح داخل کے اور نابت کے تین سبھی یعنی اٹھارہ روپے
آزاد ہونگے اور بیارہ سبھی یعنی اسی میں سبھی کرگیا اور امام محمد کے نزدیک خارج کے دو سدس یعنی چودہ روپے اور نابت کے
تین سدس یعنی اکیس روپے اور داخل کا ایک سدس یعنی سات روپے آزاد ہونگے تو سب سہام حق دونوں قولوں پر یہاں تک
ہوئے **ف** اس صورت سے **۱۰** شیخین کے نزدیک اور اس صورت سے **۱۱** امام محمد کے نزدیک **ص** اور
و شملت مال جو اس سہام صحایت چہر اسی روپے ہوئے اور وہ و شملت مال کے ہر **۱۲** اس صورت سے **۱۳** شیخین کے
زیک اور اس صورت سے **۱۴** امام محمد کے نزدیک و اندا علم **ص** اور اسی طرح جو شخص تین عورتیں رکھتا ہے اور ہر عورت
برابر ہو اور اسے سیکے ساتھ و ملی زمین کی آورد و عورتیں اس کے پاس حاضر تعین او سے کہہ کہ ایک تم میں سے کمالی
بعد اس کے ایک اون میں سے ملے گی اور تیسری آئی پھر کہ ایک تم میں سے طلاق ہے تو جو عورت کہ حاضر ہے اس کے سہ
زین میں ساٹھ روپے اور جو کئی اور ساٹھ روپے یعنی دو تین ساٹھ ہوئے اور جو داخل ہے **۱۵** اسکا ایک شرف
آجھیل اور داخل اسکا اصل میں نہ کہ زمین **ص** اور اگر کسی شخص سے دونوں عورتوں میں سے کہ ایک ایک تم میں سے طلاق
بعد اس کے ایک کے ساتھ و ملی کی یا ایک مگر کئی تو دوسری پر طلاق واقع ہوگا اسکا اسٹے کہ ایک کی و ملی سے معلوم ہوا کہ آزاد
اوسکی دوسری تھی اور اسی طرح ایک کے مرنے سے دوسری حل طلاق نہیں ہے اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے
دو غلاموں سے کہ ایک ایک تم میں آزاد ہے بعد اس کے ایک کو بیجا یا بیکرد یا با تصدق کیا اور اوسکو سپرد کر دیا یا بیکرد کیا یا ایک کو
دو لونڈیوں سے معلوم کیا کہ تو میرا آزاد ہو گیا اسوا اسٹے کہ ان تفریقوں سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت لیکن فقط و ملی سے وہا
آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جو جاو گیا **ف** اور دلال علیہین کے مذکور ہیں ہل میں **ص**
اور اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کہہ کہ اول بار تو لڑکا جنی تو آزاد ہے اور اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یا جو بیٹا
کہوں اول بیٹا ہو تو اوسکی لونڈی اور اوسکی اولی آزاد ہو جائیگی اور لڑکا غلام رہے گا اور اگر دو شخصوں نے گواہی ہے کہ
فلان نے دو غلاموں میں سے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا ہے تو امام صاحب کے نزدیک گواہی او کی باطل ہے جو ایک لڑکا اور دونوں کو اسوں
اس بات پر خدا تعالیٰ کا قسم ہے میں ایک کو آزاد کیا ہے میں یا میں نے میں ایک کو مبر کیا تو گواہی جائز ہوگی اور اسی طرح
اگر دونوں گواہوں نے کہا کہ فلان نے ایک کو دو بیویوں میں اپنی سے طلاق دیا ہے تو بلا اتفاق درست ہوگا بلا خلاف او کے جب گواہی
کہاوتے ایک کو دو لونڈیوں میں اپنی سے آزاد کیا ہے کہ نزدیک امام کے درست ہوگا مگر جب گواہی میں ایک کو بیوی میں کی آزاد ہے

باب الحلف بالعتق

بہن شہ سے کہا کہ اگر میں گھر میں آناں ہوں تو جو غلام میرا اور سداں ہوگا وہ آزاد ہے تو جو غلام او کی ناک میں بختہ انزل ہو
ہوگا وہ آزاد ہو جائیگا اگر بعد قسم لے او سکا مالک ہوا ہو دے اور کہہ کہ میں اگر گھر میں داخل ہوں تو جو غلام میرا ہے آزاد ہوگا

فیعنی اوسدن کا لفظ کما وقت داخل ہونے کے بعد غلام کہ پہلے قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا آزاد ہوگا اور
 ف اور جس غلام کہ بعد قسم کے مالک ہوا ہووے وہ آزاد ہوگا **ص** اور اسی طرح اگر ملک جو غلام میرا ہی ہے اور غلام
 کہ مالک میں بن اوسکا مال آزاد ہوگا اور جو غلام کہ وقت قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا مال آزاد ہوگا **ف** اور جو غلام کہ
 ملک میں آئے ہو وہ آزاد ہوگا اگر قسم ہی کے دن میں خریدیا ہووے **ص** اور اگر ملک کہ جو بعد ہیرا کر کے آزاد ہو اور اوسکی
 ایک نو ذریعہ ملے اور وہ مالک کا جی تو آزاد ہوگا اگرچہ کہ میں چھ مہینے سے قسم کے وقت سے بھٹا اور اگر مذکر کی قید نہ لگا تو
 نو ذریعہ ہی اور اوسکی قیمت میں عمل بھی دونوں آزاد ہو جاتے اور اگر ملک جو غلام میرا ہی ہے جس غلام کا میں مالک ہوں آزاد ہو
 بعد میری موت کے تو جو اس کہنے کے قبل اوسکی ملک میں ہوگا میرا ہوگا اور جو اسکے بعد ملک میں آئے میرا ہوگا تو اوسکی
 بیع جائز ہوگی لیکن بعد مرنے کے دونوں ملک مال سے آزاد ہو جائینگے **ف** اور ذلیل اسکی اصل بیچ تو **ر** **ص** اور
 جس شخص نے اپنے غلام سے کہا تو آزاد ہو بے میں ہزار دم کے اور اوستے قبول کیا تو یہ آزاد ہوگا اور ہزار دم اوپر
 فرض ہو جائینگے نعمات اہل ربوہ کی صحیح ہوگی اوسا سٹے کہ یہ حین صحیح نہ کہ آزاد ہو کر بڑے بڑے مالک کے کہ نہ کھانا
 اوسکی ہوا زمین کیو کہ وہ فرض غلام میرا ہو وہ بیچ صحیح نہیں **ف** تو کتاب میں اور اوس میں فرق معلوم ہو گیا اوسا سٹے
 کہ کتاب آزاد نہیں ہوا جب تک کہ اوسپر ایک بیسہ بھی باقی ہے اور اگر عا جنہو بھاٹے تو پھر ملک کہ جو بھائی بھلان مستحق
 علی مال کے کہ آزاد ہو جائے اور فرض اوسپر رہتا ہے جیسے آزاد شخص **ص** اور جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر اسقدر مال
 تو چھوڑا کرے تو تو آزاد ہو تو مال کے لہہ کرے تک وہ غلام مازون تجارت ہوگا اور جب تمام مال کو اوسی محسن نے لہہ کرے
 آزاد ہوگا اور اگر ملک کہ بے مال کرے تو آزاد ہو تو جو وقت کہ تمام مال ہوگا آزاد ہوگا اور اگر بعد مجلس کے ادا کرے اور ادا کرتے
 یہ کرے تو بے کو دو بے اوسکا قرضہ کرادے یا ایسی جگہ رکھ دیوے کہ مولیٰ اوسکو نہیں کسی مانع کے لے سکتا اور
 اگر قبیلے نے سنے کے غلام نے اوسکو کسب کیا ہو لیکن مولیٰ اس صورت میں اوسپر رجوع کر لے گا اور اگر قبضہ مال کو ادا کیا تو
 آزاد ہوگا برہان تک کہ مال ادا کرے اور اگر ملک کہ تو بے میں ہزار کے بعد میری موت کے آزاد ہو کر اگر تو بعد موت کے
 اوسکو قبول کیا یا وارث نے اوسکو آزاد کر دیا تو آزاد ہوگا اور جو وارث نے بھی آزاد کیا اور نہ اوستے قبول کیا تو آزاد ہوگا اور اگر
 ایک سال کی خدمت برادے اوسکو آزاد کیا اور اوستے قبول کیا تو آزاد ہوگا اور خدمت ایک سال کی اوسپر لازم ہوگی اور اگر
 نہیں گذرے ایک سال کے مولیٰ کو گیا تو نزدیک شخص کے قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت
 خدمت کی واجب ہوگی اسی طرح اگر غلام کو اوس کے ہاتھ معاہدے میں کسی چیز میں کسی کے بیچا اور قبل قبضہ کرنے کے وہ چیز
 بلا کہ ہوگی تو شخصین کے نزدیک قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت اوس شہ میں کی
 مسئلہ اگر کسی شخص نے باندی کے مالک سے کہا کہ اس باندی کو بے میں ہزار کے آزاد کر اس شرط پر کہ میرے
 ساتھ اوسکا بیچ کرنے اور مالک نے اوسکو آزاد کیا اور باندی نے اوس شخص کو قبول کیا تو وہ باندی خواجگی نظر
 سے آزاد ہو جائیگی اور اوس شخص پر کچھ نہیں اور اگر ملک کہ اس باندی کو میری طرف سے بے میں ہزار کے آزاد کر
ف یعنی میری طرف کا لفظ زیادہ کیا اور باقی مسئلہ ویسا ہی **ص** تو اوس ہزار کو اوسکی قیمت اور شرط پر

قسمت کرینگے اور اوش شخص بصدقت کا واجب ہوگا تو شناخت اولی ہزار تھی اور عرضی بلانچ سو تو ہزار کو ڈیڑھ ہزار قیمت کرینگے تو دو تہائی ہزار کی صدقت کا اور ایک تہائی ہزار کی صدقت ہر مثل کا ہوا تو اوش شخص پر دو تہائی ہزار کی واجب ہوگی مالک کے لیے اور اگر لوٹدی نے اوسکو قبول کیا تو اول صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ نہیں بصدقت سا تظہوگی **ف** یعنی دو تہائی ہزار کی **ص** اور دوسری صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ موجود ہے **ص** دو تہائی ہزار کی اوش شخص پر لازم آدینگی اور جتنا قسمت سے حصہ ہر مثل کا ہوا ہے **ف** یعنی ایک تہائی ہزار کی **ص** وہ دونوں صورتوں میں ہر دو ہوا دیگا اوش لوٹدی کا +

باب مدبر اور ام ولد کے بیان میں

اور جب مولی نے اپنے ملک سے کہا جب مر جاؤں میں تو آزاد ہو یا تو آزاد ہو بعد میرے یا تو مدبر ہو یا مدبر کیا سے بجاو اگر سو برس تک میں مر جاؤں تو آزاد ہو اور غالب ہر موت اوسکی قبل سو برس کے تو ان میں وہ ملک مدبر ہو گیا تو زمین جائز ہو تھ اوسکی اور نہ ہبہ اوسکا **ف** اور کہا شافعی نے جائز ہی بیع مدبر کی اور صحیح ہوا این سہوہ سے کہ بیع کیا گیا مدبر اور نہ ہبہ کیا گیا اور آزاد ہو جاو بچا گشت مال سے اور عرض کیا اوسکو طرف رسول اصدصلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اوسکو ارضطی نے اور ضعیف کیا اوسکے رفع کو اور صحیح کیا اوسکے وقف کو اور بھی نکالا ارضطی نے علی بن طلحہ سے انھوں نے ابن عمر سے کہ کہا انھوں نے مدبر آزاد ہر مثل سے اور ضعیف ہوا ابن عباس اور وجہ روایت کیا صحیح میں جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیجا مدبر کو ایک فقیر کہ اوس سے عوم ثابت نہیں ہوتا تو نہ معارض ہوگی روایت ابن عمر کو اور ابن عمر کو بان اگر رسول اصدصلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ام المومنین تو معارض ہوتا علاوہ اسکے وہ حدیث منقول ہے مدبر قید پر اور مدبر قید کی بیع جائز ہے جیسا کہ آگاہ اور روایت کیا ارضطی نے ابن جعفر سے کہ اوسکے نزدیک ذکر ہوا کہ عطا اور طواس قال میں ساتھ حدیث جابر کے کہ بیجا رسول اصدصلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو سوکھا ابو جعفر نے کہ شہادت دیتا ہوں میں کہ اذن دیا تھا رسول اصدصلی اللہ علیہ وسلم اوسکی خدمت کی بیع میں اور کہا کہ ابو جعفر یہ نفقات معتبرین سے ہے اور لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور کہا ابن القفان نے کہ مرسل صحیح ہے اور فیصل کی اسکی اس مقام میں شیخ ابن النہام نے **ص** اور **خ** کا حکم ہے جو خدمت لیوسے اور اجارہ کر اوسے اور لوٹدی سریرہ کا کساح کر دینا اور ولی کرنا اوس سے جائز ہے **ف** کیونکہ روایت کیا امام ابو حنیفہ نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ ولی کرتے تھے وہ لوٹدیوں سے کہ آزاد کیا تھا اوسکو بعد موت کے **ص** اور جب مولی مر جاوے گا تو وہ اسکے ثلث مال میں سے آزاد ہو جاوے گا **ف** اور دلیل اسکی گذری **ص** اور اگر اوسنے کچھ مال نہ چھوڑا سوا اوس مدبر کے تو ایک ثلث اوسکا آزاد ہوگا اور وثلت میں سہی کرے گا اور اگر قرض خواہ پر لٹا ہو کہ تمام قیمت کو اوسکی محیط ہو تو کل کو اسے سہی کرے گا **ف** اسوا سے کہ تدبیر ہنزلہ وصیت کے ہوا اور میں مقدم وصیت پر **ص** اور اگر خواہر نسا کا علق معلق کیا ساتھ موت کے اوپر ایک صفت کے جیسا کہ کہا کہ اگر اس میں مر جاوے یا ایک سال میں مر جاوے تو تو آزاد ہو اون صورتوں میں سے کہ غالب ممکن ہیں تو قبل مرے

بیجا

بیچ اور سب اوسکی جائز ہے اور جب خواجہ اوسی صفت پر جائے تو وہ ثلث مال سے آزاد ہو جاوے گا

فصل ام ولد کے بیان میں

اگر بونہی مولیٰ سے بیٹے تو وہ ام ولد ہوگی اگر چہ پہلے سے اوسکا مالک تھا بلکہ بیچ میں بھی اور بچہ مالک ہو گیا اور حکم اوسکا تھا
 مدبر کے بیچ سے بیٹے اور سب اوسکی جائز نہیں اور وہ طہی کرنا اور خدمت لینا اور اجارہ دینا اور بیچ کر دینا جائز ہے
 کنافی الحدیث اور وہ ظاہری اور بعض فقہاء کے نزدیک بیچ اوسکی جائز ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابن عباس سے
 کہ اگر کنافی مانا گیا ہے تو نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا آپ نے آزاد کیا اوسکو اوسکے لڑکے کے اور روایت
 کیا اوسکو ابن عباس نے کامل ہے اور ابن عبد البر نے تمہید میں اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت عمر سے کہ بیچ کیا
 انھوں نے بیچ سے ام نہ کہ اور کہ اگر بیچ جاوین اور نیرات جو میں اور نیرت کچھ جاوین فائدہ اٹھائے اور سے
 سید اوسکا جب تک جیتا ہے سو جید پر جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا اوسکو مالک نے موطن میں نافع سے انھوں نے
 ابن عمر سے بیچ صحیح ہے کہ وہ آزاد ہو جاوے گی کی مال سے اوسکے فاسو اسے کہ سعید بن المسیب مروی ہے
 کہ ام کہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد ہو جاوین اہمات اولاد اور بیچ جاوین کسی شخص میں اگر کنافی جاوین ثلث
 مال میں اگر کیا اوسکو وہ بیچ میں اور فتح القدر میں فرمادہ کہ اگر کیا اوسکو امام محمد نے صحیح میں اور کنافی ابن ماجہ نے ابن عباس سے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نوٹا ہی کہ بیٹے اپنے سیاست تو وہ آزاد ہو بعد اوسکی موت کے اور روایت کیا
 اوسکو جا کہ نہ کہ میں اور کنافی صحیح اسناد ہے اور روایت کیا اوسکو ابو یعلیٰ بن یعلیٰ نے اور زیادہ کیا کہ وہ آزاد ہے
 بعد اوسکی موت کے مگر یہ کہ آزاد کرے اوسکو وہی تہی موت کے صحیح اور نہ کسی کرگی واسطے میں ولی کے اولاد یا
 کے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا مگر یہ کہ ولی اوسکا اقرار کرے اسواسطے کہ کوئی فرانس صحیفہ پر اور جب قرار کیا تو وہ
 ام ولد ہوگی ایسا ہے کہ کنافی تہی اقرار کے نسب یا اوسکا ثابت ہو جاوے گا مگر یہ کہ وہ اوسکا اقرار کرے اسواسطے کہ ام ولد
 فرانس سے سطر اور فرانس تہی نکو نہ کاہر کہ اوسکے لڑکے کا نسب ثابت ہو جائے اور فرانس کے اولاد سے منفی ہوگا
 جہاں اسے بیچا اور اگر ام ولد نصرانی کی اسلام لائی تو نصرانی پر اسلام کو پیش کرے کہ اگر وہ بھی مسلمان ہو تو وہ اوسکی
 ام وہ بیچ اور اگر اسلام سے ام سے اسکا کیا تو ام ولد بعد از بیعت کے کسی کرگی ایسا ہے کہ آزاد ہو جاوے گی
 اور امام فرمے کہ نزدیک بالفضل آزاد ہو جاوے گی اور عایت کی رقم او سپہ میں ہو جاوے گی جسے اور جب کہ کوئی دشمن کو
 میں جو سے اور وہ بیٹے اور ایک نے دو شتر کوں میں سے اوسکا دعویٰ کیا تو نسب اوسکا اوس سے ثابت ہو جاوے گا
 اور وہ اوسکی ام ولد ہو جاوے گی اور ضامن ہوگا اوسکی نصف قیمت کا اور نصف خرقہ کا اور نصف ستر سے مراد ہوشل ہے اور
 بہضون کے نزدیک خرقہ کی کسورت جتنے پر اجارہ لی جاتی واسطے وہی کے اگر نہ احلال ہوتی صحیح قیمت دلا کہ
 اور جو دونوں نے دعویٰ کیا تو دونوں سے نسب ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک تہا نذران کی طرف
 رجوع کرے گا اور وہ جسکا تہا ہوگا اوس سے نسب ثابت ہوگا اور ہمارا مذہب مروی ہے حضرت سے اخراج کیا اوسکا
 مدبر بیچ ضرور ہے اور عثمان سے روایت کیا اوسکو انہوں نے اوسکی بیعت میں بیعت اور وہ دونوں کی

ام ولد ہو جائیگی اور ہر ایک پر نصف حق لازم ہوگا دوسرے کے واسطے اور اگر ایک سے میراث کا ملکا اور وہ فوت
 اس سے میراث ایک باپ کی بیٹے اور آدماء و ماہمت کر سکنے اور اگر خواہے نبی لومنی کو سکا تکیا اور پھر اس سے
 وطی کی اور زوجہ اور دعویٰ کیا اور سکا مولیٰ نے اور کاتبہ نے او سکی تصدیق کی تو نسب اسکے کا ثابت ہو جائیگا
 اور مولیٰ پر عقرو قیمت اسکے کی لازم ہوگی اور لومنی او سکی ام ولد ہوگی اور امام ابی یوسف کے نزدیک تصدیق
 سکا تہ کی شرانہین اور اگر اسنے مولیٰ کو بچھلا یا تو نسب اسکے کا او سکا ثابت ہوگا مگر جب کہ مولیٰ او س اسکے کا
 ایک نہ بھی مالک ہو جائے **ف** اس طرح ہر کوہ کاتبہ اور کاتبہ سے بدل لکنا ہے عاجز ہو جائے تو نسب ثابت ہو جائیگا

کتاب الایمان

ایمان جمع بین کی جو اور ہر بانستہ میں کہتے ہیں قوت کو اور شریعت میں **ص** میں کہتے ہیں قوت نینے کو خبر کے ساتھ
 ذکر اسکے باطنی کے ساتھ شہر کے اور بین میں ہر احکام شرعی مرتبہ میں تین قسم ہیں ایک **ک** مومن **ف** اور نام **ک**
 غموس اس واسطے ہوگا کہ وہ قسم کھائے و اسے کو یاد رہی ہو گناہ میں یاد رہی کی اگر **م** **ص** اور وہ یہ ہے کہ کسی شہر شہر پر
 خلاف قہر اجہو قسم کھائے **ف** مشا کہ قسم خدا کی میں حج کر چکا اور حج او سنے نہیں کیا تھا اور قصداً
 جھوٹ بولا **ص** اور اس سے گندگار ہوگا **ف** اور گناہ اسکا کچھ نہیں مگر توبہ اور استغفار اس واسطے کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد بیچ بیچ میں کہ نہیں ہوا نہیں گناہ اور ذکر کیا او میں سے او س قسم کو کہ جھوٹی ہو
 کاتبہ کے سبب او س کے مال باقی روایت کیا او سکو امام احمد نے سند صحیح سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ شخص کہ سلف کرے اور وہ او میں کاذب ہوگا کہ شایوسے سبب اسکے مال ایک مرد مسلمان کا تو حرام کریگا اللہ و ہر
 جنت کو اور داخل رکھا او سکو گمین روایت کیا او سکو ابن عباس نے ابی امام سے او سچھ میں حج کر چکا اور گناہ کے پاس اور
 او سچھ ہوگا نعوذ باللہ منہ اور سزا بود او میں یہ حدیث عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بیچھ کہ سلف کرے کاذب تو چاہیے کہ بنا لیسے اپنا ٹھکانا جہنم میں **ص** اور دوسری لغو اور وہ قسم جو جھوٹا گمراہ
 اس گمان سے کہ حج پر اور امین امین بختہ کی **ف** اور یہ بھی ایک قسم لغو کی ہے کہ کئے قسم اور کی وہ یہ ہے کہ
 سے اور سچھ عمر و اور امین یہ کہ موافقہ امین ہوگا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی انکم کلام
ص اور تیری منعقد اور وہ قسم ہر امینہ ہر اور امین اگر خلاف واقع ہو تو گناہ لازم ہوگا **ف** اس واسطے کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولکن یؤاخذکم اللہ بما عقدتمہ الا یمان اور امام شافعی کے نزدیک غموس میں بھی گناہ ہے
 اور حدیث امام احمد کی اور تیرت ہر **ص** جو قسم منعقد ساتھ برستی کے ہو یا جھوٹے کے جیسے اسکے جبر سے یا
 جھوٹے سے کہ قسم خدا کی کل میں آؤنگا اور نہ آیا تو حاشا ہوگا **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تین چیزیں ہیں کہ قصداً و خفاً قصد ہو اور کھیل او خفاً قصد ہو سچا اور طلاق اور حجت میں ذکر کیا اسکو صاحب ہوائے
 اور حدیث اس لفظ سے نہیں ملی لیکن روایت کیا اسکو ابو جود اور ابن ماجہ اور احمد نے اور فرکرین میں چیزیں سچ
 اور طلاق اور حجت اور ابن عدی نے کہ ابن میں روایت کیا اور او میں کہ میں چیزیں ہیں کہ او میں کھیل نہیں جھنڈا کو

۱۰
 حاکم نے تصدیق
 کی ہے

۱۰
 حاکم نے تصدیق
 کی ہے

بولوا واجب ہو میں مطلق اور متعلق اور حجاج اور روایت کیا عبد الرزاق نے حلی اور غیر سے موقوفہ کہ انھوں نے
 کہا میں نہیں بہن کہ نہیں کہ کسبیل اور نہیں حجج اور طلاق اور حجاج اور ایک روایت میں انھیں چاروی بہن اور زیادہ
 نذر کو کہ شاخ ابن العمام نے ولا شات ان المین فی معنی اللذہیفاس علیہ یعنی نہیں ہر شک کی معنی جنون میں
 نذر کے ہر فوقیاس کیا گیا اور پیر اور امام شافعی کہتے ہیں کہ جب سے اور پھر لے سے قسم منع نہیں ہوتی اور
 ابن ماجزی نے تحقیق میں استدلال کیا ہوا وسط اور نکلا وہی سے جو روایت کیا دارقطنی نے و انما بن اسقع سے اور ابی
 سے کہ کہا ان دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہر قسم یعنی جو پیر بہن چہ کہا کہ عینہ استائین
 او سکی ضعیف ہو کہ صاحب تحقیق نے کہ یہ حدیث منکر ہو بلکہ موضوع ہو اور او سکی اسناد میں ایک جماعت ہو کہ او شے جو
 جائز نہیں **ص** یا ایسی طرح اگر قسم کھانی کہ خدا میں نہیں آؤنگا اور پھر جسے یا سو سے آیا حاشا ہوگا اور پھر کسی
 ذوالیگی اور ہوشی کا **ص** اور قسم ساتھ اللہ کے ہو یا کسی اسم سے او سکی اسما سے جیسے جن میں اور جیم یا کسی صفت سے لے کی
 کہ وہ معروف ہو قسم میں شتاعت اللہ کی اور جلال اللہ کا اور کبریائی او سکی اور جو حلدن کیگا ساتھ اللہ کے متعلق یا لکے کی تو
 ذہلے ہوگی **ف** اسوا سئلہ کہ صحیح میں مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے ارادے
 کرے تو حلف کرے ساتھ اللہ کے یا چپ سے اور جامع ترمذی میں روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جس شخص نے صفت کی سو اللہ کے اور سکی تو او شے شرک کیا یعنی شرک کیا غیر خدا کو خدا کے ساتھ تعظیم
 اور یہ نہایت زجر اور امان باپ کی قسم کھانا بھی ممنوع ہو اور یہ حدیث سے ثابت ہے **ص** اور جو حلف کیگا ساتھ ان
 صفات الہی کے جن سے عرف میں قسم نہیں کی جاتی مثلاً رحمت اللہ کی اور عظم او سکا اور رضا او سکی اور خصہ او سکا
 اور عذاب او سکا تو قسم منع نہ ہوگی اور قسم منع نہ ہو جائیگی اگر قسم کھائے ساتھ سو اللہ یعنی بقا او سکی کے یا او سکی قدرت
 یا او سکی عداوت و شتاق کے یا تاکہ کہ قسم کھانا یا ہون یا حلف کرنا ہون یا شہادت کرنا ہون اگر حرفظ اللہ کا نہ کہے
 یا اور پیر سے نذر ہو **ف** اسوا سئلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من نذر انکم تقسموا فکلکما
 کفارا **ت** یعنی جو شخص نذر کرے ایسی نذر کہ نہ نام لےوے او سکا تو کفارہ او سکا کفارہ میں ہر روایت کیا، او سکو
 ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے **ص** یا یمن ہو یا عہد ہو یا اگر ایسا کام کروں تو کافر ہوا یا کافر ہوگا
 اگر کافر ہو نہ ہوگا وقت کرنے کے اور بدھوں کے نزدیک اگر کافر ہوا کہے گا تو کافر ہو جائیگی لیکن صحیح ہے کہ کافر نہ ہوگا اگر وہ
 اس بات کو جانتا ہو کہ قسم ہو اور اگر او سکی صحیح میں یہ ہو کہ اسکے کہے سے کافر ہو جائے ہر دو دونوں صورتوں میں کافر ہو جائیگا
 کہا تا ہون میں ساتھ نذر کے اور قسم نہیں منع ہوگی حقا اور یعنی اللہ اور حرت اللہ سے اور ایسی طرح اگر کہے قسم کھائے ساتھ
 خدا کے یا حوت کے طلاق کے یا اگر اس کام کو کروں تو او پیر غضب اللہ کا اور سے یا لعنت او سکی یا میں زانی ہوں یا میں
 سارق ہوں یا شارب خمر ہوں یا اکل بلو ہوں تو قسم منع نہ ہوگی اور قسم کے حدود داؤد اور سلج اور سے ہیں
ف اسلما کے واہد یا باہد یا تاہد **ص** اور کبھی بے کو ذکر نہیں کرتے لیکن مراد لیتے ہیں جیسے کہتے ہیں
 اللہ لاضد **ف** تو تقدیر او سکی ہے ہر باللہ کا حذف یعنی قسم اللہ الیہ کہ روگیا میں او سکو

۲۴

۱۰۴
انگریزی کے ساتھ
جو کبھی بے کو ذکر نہیں کرتے لیکن مراد لیتے ہیں جیسے کہتے ہیں
اللہ لاضد ف تو تقدیر او سکی ہے ہر باللہ کا حذف یعنی قسم اللہ الیہ کہ روگیا میں او سکو

فصل كفارة قسم کے بیان میں

جو شخص کہ اپنی قسم میں جانت ہو کہ یعنی قسم کے خلاف امر واقع میں آوے جسے قسم کھانی کیوں کہ اس کے نہ کھانے پر پھر کہا یا صبر تو اس کو اختیار ہے کہ اس کے کھانے میں ایک برہہ آؤ اور کرے اور کافی ہو جاوے گا یا میں پڑھ جو کافی ہو ظہار میں یا دوسرے کینوں کو کھانا کھلاوے مثل ظہار کے یا ان کو لباس پہناوے اس طرح ہر کہ اکثر ہر ان کو کھا چھپ جائے تو اگر فقط ازار سے تو جائز ہو گا **ف** اور یہی صحیح ہے اور بدیعے میں ہے کہ او بی اوس کا یہ ہے کہ نماز اوس سے جائز ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازار کافی ہو جائے جیسا کہ کھانے میں ہے اور ایک روایت میں امام محمد سے ہے کہ اگر کو ازار دیکھا کافی ہو جاوے اور عورت کو کافی نہیں اس واسطے کہ عورت کا سترا اوس سے زیادہ **خصوص** تو ان تین چیزوں میں سے جسکو چاہے کرے **ف** اور دلیل اس باب میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے **فَكَفَّرتُ عَنْكَ** (طعام عنتاً مَسْكَاً لَّئِنْ اَكَلْتَهُ) اور جب ان تینوں میں سے کوئی نہ کر سکے تو تین روزہ پڑھ کرے اور **ف** اور امام شافعی کے نزدیک پڑھ کرے گا نہ روز زمین واسطے اطلاق آیت کے اور دلیل ہماری قنوت ابن سعوی کی ہے **فَصَبَّأُ مَثَلَةً يَا كَامٍ مَثَلَةً بِعَابَتٍ** یعنی تیس روز سے میں تین دن پڑھوں اور جائز نہیں ہے کہ کفارہ قبل حنث کے تو اگر قبل حنث کے کفارہ دیکھا بعد حنث کے پھر دوبارہ مدینہ لازم آوے گا اور امام شافعی کے نزدیک کفارہ دیدہ یا قبل حنث کے درست ہے اور دلیل ہماری اسل میں مذکور ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْتَيْنِ فَاِىْ عَيْدِهِمَا حَتَّى يَأْتِيَهُمَا فَلْيَا تِ الْاَلْذِي هُوَ خَيْرٌ لِّمَا يَكْفِيهِمْ عَنِ الْبَيْتَيْنِ** یعنی جو شخص لوگ کرے کسی میں پڑھ کرے اور اسکے خلاف کو بہتر تو کرے اسکو پھر کفارہ ہے اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں بل ان مروی ہے صحیح مسلم میں اس لفظ سے **مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْتَيْنِ فَاِىْ عَيْدِهِمَا حَتَّى يَأْتِيَهُمَا فَلْيَا تِ الْاَلْذِي هُوَ خَيْرٌ لِّمَا يَكْفِيهِمْ** یعنی جو شخص لوگ کرے عین **بَيْتَيْنِ** عین میں ہر نام سے اور اخراج کیا ایسا ہی امام احمد نے عبد اللہ بن عمر سے **فَوَسَّيْلُ نَجْحِ الْقَدِيرِ** میں **خصوص** جو شخص کہ مصیبت پر قسم کھائے مثل ترک کلام کے ساتھ والدین کے **ف** یا ترک نماز کے یا قتل مسلمان کے **خصوص** تو واجب ہے اسکو کہ قسم توڑے اور کفارہ دیوے **ف** اور دلیل اسکی ایسی گذری **ص** اور اگر کفارہ نے قسم کھانی بعد اس کے حنث ہو اور کفارہ اوس پر لازم نہ آوے گا اگر یہ بعد اسلام کے حنث ہووے اور جسے حلال کر لینا چاہے اور جو کھانے یا تو اس نہ ہوگا اور اگر اسکو کرے تو کفارہ لازم ہوگا اس واسطے کہ حرام کر لینا حلال کیا ہے بھی تین روزہ جس شخص نے نذر علق کی سزا لگا کر واسطے اللہ کے جسے ہر آج کے دن کا روزہ تو پورا کرنا اسکا واجب ہے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلْيَوْمَ تَعْلَمُ اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَحْسِنٍ** اور چاہیے کہ پورا کرین اپنی نذروں کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نذر کی اور میں کیا تو اس پر پورا کیا اور اس چیز کا جو میں کیا تو کر گیا اسکو بدلے میں اور پورا ہوا ہے کہا و جو حدیث غریب یعنی یہ حدیث غریب ہے اتنی روایت نسائی میں ہے کہ فرمایا حضرت نے نذر پر تو طرح کی ہیں ایک نذر وہ جو عبادت ہے تو یہ اللہ کے واسطے ہے اور اسکا پورا کرنا لازم ہے اور ایک نذر وہ جو مصیبت خدا میں ہے اور یہ واسطے شیطان کے ہے اور زمین پر ایفاء اس میں کفارہ ہے اوس میں کفارہ قسم کا **ص** اور اگر نذر کی کسی چیز کا

اگر ظناً شخص آجائے تو صبح ایک روزہ پر اور روزہ کام ہو گیا تو واجب ہے ایفاء او سکا اور اگر وہ فعل پر ہی سنا کہ اگر ناکو
 میں تو صبح ایک روزہ ہو صحیح ہے کہ وہ سہین اختیار ہو جائے و فاکرے اور چاہے کفارہ مٹے اور بعضوں کے نزدیک ہفت
 میں چ فاکرے اور اگر قسم کھائی اور متصل اوسکے کہا انشاء اللہ تو قسم باطل ہوگی **ف** اور اتصال شرط پر ہوسکتا
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حلف کرے اور پھر میں کہ اس کے انشاء اللہ نہیں جو شخص اوسکے اوپر وایت کیا اوسکا ابوہون
 اور سائی اور ترفی اور ابن عباس نے کہا تری بھی کہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی نذر میں اگر انشاء اللہ ہے بھی باطل ہوگا جو کفر العن

صلی
 صمد و سکا کتبی
 کہ میں دیو داؤدی
 ہوت ڈالنی جاو
 جیسے سالیان
 دینہ ۲۰ منہ
 مطلقہ

باب الحلف بالفعل

جس شخص نے حلف کی کہ نہ داخل ہوگا بیت میں اور صفے میں جیا گیا تو حاشا ہوگا اسواسطے کہ صلف بھی شب باشی کیواسطے
 بنا گیا گیا اور جو واسطے شب باشی کے بنا گیا ہے بیت میں داخل ہو اور اگر کعبے میں یا مسجد میں یا مسجد نصاریٰ یا یونین
 یا دین میں دروازے کی بیچے اور ہر اوسے کے بیچے جو دروازے پر ہو داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا جس کا حلف کی کہ نہ داخل
 دار میں اور کس گیا ویرانے میں تو بھی حاشا نہ ہوگا اور اگر حلف کی کہ اس میں نہ جاؤنگا بعد اوسکے جب وہ کہ گیا یا دوا
 دار اوسکی جگہ پر بنا گیا اوس میں داخل ہوا یا اوسکی چھت پر چڑھ گیا تو حاشا نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ چارے عرف میں
ف یعنی اہل عجم کے حاشا نہ ہوگا **س** اسواسطے کہ ہم لوگوں کے معاوضے میں جو شخص چھت پر چڑھ جاو
 تو اوسکو نہیں کہتے کہ دار میں داخل ہوا اور جان لینا چاہیے کہ دار اور بیت میں فرق ہے تو دار نام ہے میدان کا سوائق
 استعمال اہل عرب کے بعد اس بات کے کہ اوسکو دیواروں سے گھیر لیں تو صرف میدان کو قبل بنا کے دار نہ کہیں گے
 اور جب ایک دار بنا لیں اور پھر بنا جائی رہی تو اوسکو دار کہیں گے اسی واسطے بعد گرجانے بنا کے دار میں جانے سے
 حاشا ہو تا پھر اگر حلف کی ہو کہ اس دار میں داخل ہوگا اور بیت اوسکو کہتے ہیں جو صلے شب باشی یعنی رات بسر کیلی ہو
 تو وہاں نہ حاضر ہو تو اگر بعد گرجانے بنا کے یعنی دیواروں کے صحرا ہو گیا اور اوس میں داخل ہوا حاشا نہ ہوگا اگر حلف
 کی ہوا میں بیت میں داخل ہو چکی جیسا کہ آتا ہے **ص** اور اگر وہ دار مسجد یا حمام یا باغ یا بیت بنا گیا یا بعد حمام بنانے کے
 پھر وہ گرجا اور اوس میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا **س** اسواسطے کہ اسم دار کا جا نا رٹان چیزوں کے بن جانے سے ہلکا
ص اور اگر حلف کھائی کہ اس بیت میں نہ داخل ہوگا اور بعد اوسکے گرجا لینے اور پھر ہوجائے یا بعد دوسرے بیت
 بن جائے کہ داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا اسواسطے کہ اسم بیت کا گرجا لینے سے بنا کے جا نا رٹان اور اگر دیوار میں آتی
 اور اوس میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا کیونکہ شب باشی بدون چھت کے ہو سکتی ہے ہدایہ اول میں اس مقام پر فرمایا
 کی جو جو عوام فہم ہونے کے اس جگہ متروک ہوئی **ص** یا حلف کی کہ اس میں داخل ہوگا اور جب میں رو اتے کی
 جو ایسی ہو کہ اگر دروازے کو بند کر لیں تو حجاب باہر رہ جاوے داخل ہوا حاشا نہ ہوگا اور جو شخص کہ ایک گھر میں ساکن ہو
 یا ایک کچرا پینے ہی یا ایک جانور پر سوار ہو اور حلف کی کہ اس گھر میں نہ چڑھ گیا یا کہ پڑا نہ پڑو نکا یا اس جانور پر سوار نہ ہوگا
 اور اوس وقت اس گھر سے نکل گیا اور اوس کچرے کو اناڑ الا اور اوس جانور پر سے اور تڑا تو حاشا نہ ہوگا اور اگر
 درابھی گھر اور حاشا نہ ہوگا اور امام زفر کے نزدیک دونوں صورتوں میں حاشا نہ ہوگا اور جو کسی نے حلف کی کہ اس

گھر میں اصل ہوگا اور وہ بین بیٹھا ہو تو حانت ہوگا کیونکہ دخل کہتے ہیں باہر سے آنے کو اور اس واسطے اگر نکل کے پھر آتا تو حانت ہو جاوے گا اور جسے حلف کی کہ نہ سکوت کرے گا اس میں تو ضرور یہ کہ آپ اور اہل اور اسباب ہل نکال لیا جائے یہاں تک کہ اگر ایک بیچ بھی وہاں باقی رہے گی حانت ہوگا اور یہ قول امام صاحب کا ہے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر اکثر اسباب نکل گیا تو حانت ہوگا **ف** اور اسی پر فتویٰ ہے کہ ذانی قاضی بخان **و الحاکم فی ص** اور امام محمد کے نزدیک اگر اوستا اسباب لے گیا جس سے کہ رضائی اور ضرورت حاش نکل سکتی ہے تو حانت ہوگا اور نعمانی لکھا ہے کہ یہ قول حسن اور بلا مزہ زیادہ ہے واسطے آویسوں کے **ف** اور جانہا ہے کہ یہ اختلاف اسباب میں ہے اور اہل میں سے اگر کوئی بھی رہ جاوے تو حانت ہوگا تو ضرور یہ کہ تمامی اہل کو نکال لیا جائے کہ ذانی القوائد الطہارۃ **ص** اور اگر حلف کی کہ نہ سکوت کرے گا اس میں ہر جن یا گانوں میں تو وہاں ضرور زمین کے تمامی اہل اور تمام لجاوے بلکہ آپ ہی اگر نکالنا نکل جاوے گا تو حانت نہ ہوگا اور اگر کسی نے حلف کی کہ اس گھر سے باہر نہ جاؤں گا یا اس گھر کے اندر نہ جاؤں گا اور اوکو کوئی اوستھا کے ہاں لے گیا یا اندر لے گیا تو اگر اس کے حکم سے لے گیا ہو تو حانت ہوگا اور اگر لے اوستے حکم کے چاہے وہ راضی ہو یا ناراض لے گیا ہو تو حانت ہوگا اور چلنے کی نہ نکالوے گا اس کے واسطے چارے کے اور جانے کے واسطے کل کر اور کام بھی کیا تو حانت نہ ہوگا اور جو قسم کھائی کہ نہ نکالوں گا بقصد کے کے اور نکل اور لوٹ آیا تو حانت ہوگا کیونکہ نکلنا یا گیا یا نکلنا اور اسے کبے کہ نہ آؤں گا میں سے میں تو نکلنے سے کے کی طرف جب تک اوستے اندر نہ جائے حانت ہوگا اور اگر حلف کی کہ میں سے میں نہ آؤں گا تو انورم حیات میں حانت ہوگا اس واسطے کہ اس وقت میں نہ آنا معلوم ہوا اور اگر قسم کھائی کہ کل اگر استطاعت ہو تو میں سے میں جاؤں گا اور اس روز کوئی بالغ نسل مرض یا حکم بادشاہ وغیرہ کے ہوا اور نہ گیا تو حانت ہوگا قضاء اگرچہ اوستے مراد استطاعت سے استطاعت حقیقی جو قدرت نام پر اور عقارن فعل کے ہوتی ہے مراد لی ہونہ دیا تہ **ف** یعنی فیما بینہ زمین میں حانت ہوگا اور قاضی کے نزدیک حانت ہو جاوے گا **ص** اگر کسی شخص نے حلف کی کہ باہر نہ جاؤں گا مگر اس کے اذن سے تو ہر بار نکلے کیواسطے اذن چاہیے اور اگر نکل گیا بغیر اذن کے اوستے کیلئے بھی تو حانت ہو جاوے گا اور اگر یہ کہہ کہ باہر نہ جاؤں گا یہاں تک کہ اذن سے نکلے تو ایک بار اذن کافی ہے اور اگر کسی شخص کی عورت نے ارادہ کیا نکلے کا وہ اوستے کہا کہ اگر تو نکلے گی تو توطاق سے اور وہ بیٹھ گئی اور پھر نکلے تو حانت ہوگا اور اسی طرح اگر عورت نے نوٹھی کے ہاتھ کا ارادہ کیا اور خداوند نے اوستے سے کہا کہ اگر تو مارے گی اوستے کو توطاق سے جاوے اور اوستے اوستے کو چھوڑے یا پھر بارہا تو حانت نہ ہوگا **ف** یعنی عورت سے دو نوج ہو تو میں سے مطلقہ ہوگی **ص** اور اگر کسی شخص نے ایک سے کہا کہ صبح کا کھانا میرے ساتھ کھا اور اوستے نے کہا کہ صبح کا کھانا کھاؤں تو غلام میرا آزاد ہو تو شرط حنت کے واسطے یہ ہے کہ اوستے وقت اوستے کے ساتھ کھاے **ف** اور اگر اپنے مکان کو جگہ کے پھر آئے کھانا کھا یا تو حانت ہوگا ہدیہ **ص** اور جہ کہ اگر کھانا صبح کا کھاؤں آج کے روز تو غلام میرا آزاد ہے **ف** یعنی لفظ آج کے روز کا زیادہ کیا **ص** تو جہاں صبح کا کھانا اوس دن کھا و گیا حانت ہو جاوے گا اور اگر حلف کی کہ زید کے جانور پر سوار نہ ہوں گا بعد اوستے کے زید کے غلام مازون کے جانور پر سوار ہوا تو اگر غلام دیون پر آتا کہ دین اوستے کی قیمت اور کسب کو محیط ہے تو

یہ کہ عورت میں استطاعت ہو سکے حانت ہے کہ باغیہ ہوا حانت ہوتی ہے اور اگر کسی نے حلف کی کہ باہر نہ جاؤں گا مگر اس کے اذن سے تو ہر بار نکلے کیواسطے اذن چاہیے اور اگر نکل گیا بغیر اذن کے اوستے کیلئے بھی تو حانت ہو جاوے گا اور اگر یہ کہہ کہ باہر نہ جاؤں گا یہاں تک کہ اذن سے نکلے تو ایک بار اذن کافی ہے اور اگر کسی شخص کی عورت نے ارادہ کیا نکلے کا وہ اوستے کہا کہ اگر تو نکلے گی تو توطاق سے اور وہ بیٹھ گئی اور پھر نکلے تو حانت ہوگا اور اسی طرح اگر عورت نے نوٹھی کے ہاتھ کا ارادہ کیا اور خداوند نے اوستے سے کہا کہ اگر تو مارے گی اوستے کو توطاق سے جاوے اور اوستے اوستے کو چھوڑے یا پھر بارہا تو حانت نہ ہوگا **ف** یعنی عورت سے دو نوج ہو تو میں سے مطلقہ ہوگی **ص** اور اگر کسی شخص نے ایک سے کہا کہ صبح کا کھانا میرے ساتھ کھا اور اوستے نے کہا کہ صبح کا کھانا کھاؤں تو غلام میرا آزاد ہے تو شرط حنت کے واسطے یہ ہے کہ اوستے وقت اوستے کے ساتھ کھاے **ف** اور اگر اپنے مکان کو جگہ کے پھر آئے کھانا کھا یا تو حانت ہوگا ہدیہ **ص** اور جہ کہ اگر کھانا صبح کا کھاؤں آج کے روز تو غلام میرا آزاد ہے **ف** یعنی لفظ آج کے روز کا زیادہ کیا **ص** تو جہاں صبح کا کھانا اوس دن کھا و گیا حانت ہو جاوے گا اور اگر حلف کی کہ زید کے جانور پر سوار نہ ہوں گا بعد اوستے کے زید کے غلام مازون کے جانور پر سوار ہوا تو اگر غلام دیون پر آتا کہ دین اوستے کی قیمت اور کسب کو محیط ہے تو

حاشا تو ہوگا اور اگر ایسا مدیون نہیں تو اگر نیت او سکی جاوے سے وہ جانور تھا جو زید کے خاصے کا ہو تو حاشا ہوگا
اور اگر نیت ہو سلیق جانور کی جو ملک ید میں ہو چاہے اس کے خاصے کا ہو یا اس کے غلام کا ہو تو حاشا ہوگا اور اگر امام ہو تو
کے نزدیک سب صورتوں میں حاشا ہوگا جسوقت نیت ہووے اور امام محمد کے نزدیک حاشا ہوگا اگر نیت نکر کے
مسئلہ اور جس شخص نے حلف کی کہ اس درخت سے نکھاؤنگا تو اگر وہ سکا پھل کھاؤنگا حاشا ہوگا اور اگر نیت نکر کے
کہ یہ گیون نکھاؤنگا تو امام کے نزدیک گراؤسکو چسکے کھاؤنگا حاشا ہوگا اور صاحبین کے نزدیک اسکو چیلے کھاؤنگے
یا اسکا آٹا کھاؤسے دونوں صورتوں میں حاشا ہوگا اور جو کہا کہ اس آٹے سے نکھاؤنگا تو جب اسکی روٹی کھاؤنگا
حاشا ہوگا اور اگر آپ چاہے کہ گیا تو حاشا ہوگا اور جو حلف کی کہ بریان نکھاؤنگا تو جب گوشت بھونا ہوگا کھاؤنگا حاشا ہوگا
اور اگر کوئی اور چیز بھونی ہوئی جیسے تیرن یا کاجر کھاؤسے حاشا ہوگا اور اگر قسم کھانی کہ کھنچ کھاؤنگا تو جب گوشت شوربا
کھاؤنگا حاشا ہوگا اور اگر سو کھاؤنگا کھاؤنگا حاشا ہوگا اور جو حلف کی کہ سری نکھاؤنگا تو جو سری
اوس شہر کے متوزن میں پاک کے کبھی ہو اگر کھاؤنگا حاشا ہوگا اور جو سری معروف نہیں جیسے سری کی سری یا
یا مرغ کی کھاؤسے تو حاشا ہوگا اور جو قسم کھانی کہ چربی کھاؤنگا تو امام صاحب کے نزدیک جب چربی شکم کی کھاؤنگا
حاشا ہوگا اور صاحبین کے نزدیک پشت کی چربی اگر کھاؤنگا حاشا ہوگا اور جو حلف کی کہ روٹی کھاؤنگا تو جو روٹی
معروف ہی جیسے گیون یا جو کی اوسے کھانے سے حاشا ہوگا نہ چانول کی روٹی سے مگر جب کچا نول کی روٹی بھی کھا
شہر میں معروف ہو اور اگر قسم کھانی کہ فاکہرہ نکھاؤنگا تو امام صاحب کے نزدیک جب سیب باز رو یا بخر نہ کھا
حاشا ہوگا نہ گھورا اور نامور شرط ہے اور اگر کسی نے کھانے سے اور صاحبین کے نزدیک گھورا اور نامور شرط
کے کھانے سے بھی حاشا ہوگا اور اگر قسم کھانی کہ نہر سے نیچو نکھاؤنگا تو اندگا کے اوس میں سے کھاؤنگا حاشا ہوگا اور برتن سے اگر
پے تو حاشا ہوگا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک برتن سے پیئے میں سے بھی حاشا ہوگا اور اگر کھانا نہ کھانی
نیچو نکھاؤسے سے حاشا ہوگا اور اگر حاکم شہر نے ایک مرد کو حلف لایا کہ جو مفسد شہر میں آئے اوس سے خبر کرو اگر
وقت اوسکی حکومت خیر نہ نکھاؤنگا حاشا ہوگا اور اگر قسم کھانی کہ زید کو مارونگا یا بچھاؤنگا یا اس پاس جاؤنگا تو شرط ہے کہ زندگی میں
اوس سے یہ امر کہے اور اگر کھانا نہیں کھاؤنگا تو زندگی میں شرط نہیں بعد مرنے کے بھی اگر اوسکو غسل سے لوجھی حاشا ہوگا
اور اگر حلف کی کہ غریب اوسکا قرض ادا کرونگا تو اگر ایک مہینے کے اندر ادا کیا حاشا ہوگا اور اگر ایک مہینے میں بار بار
میں ادا کیا تو حاشا ہوگا اور جو مسئلہ اگر حلف کی کہ اقامت نکھاؤنگا تو اگر غرض شور یا داکھاؤسے کہ روٹی اوس میں
ڈوب کے رنگ بیکر لیتی ہو یا نمک کھاؤسے تو حاشا ہوگا اور اگر بھونا ہو گوشت کھایا تو حاشا ہوگا اور شراب میں سنج
کہ کھانا یا لانا بری ہے امام وہ چیز جو خوش مزہ کرے روٹی کو اور لذت بڑھاؤسے اور وہ عام ہے کہ سال بھر یا پھر سال
اور اصطناع خاص ہر ساتھ سال کے یعنی صحیح روٹی ڈوب کے رنگ میں ہو جائے تو موافق قول اللہ تعالیٰ
کے اگر بھونا ہو گوشت کھاؤنگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا حاشا ہوگا
یا اسکا رطب اور کھانا یا اسکا دودھ اور کھانا یا اسکو لعلہ فیہ ہونے کے توان سب صورتوں میں حاشا ہوگا

اور اگر کسی نے
بغیر حاشا ہوگا
بغیر حاشا ہوگا
بغیر حاشا ہوگا

برکتے ہیں کچھ غصے کو جو بھی پکا ہو اور رب کہتے ہیں اوس غصے کو جو یک گیا ہو اور تازہ ہوا بھی خشک نہوا ہو اور کھٹے
اوس غصے کو جو یک کے خشک ہو گیا ہو اور زنب اوس غصے کو کہتے ہیں جو پکا شروع ہو گیا ہو تو وہ کچھ سبز ہوتا ہوا کچھ
ص اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور چھیل کھائی یا گوشت اور چربی نہ کھاؤ گا اور در نہ کھا لیا تو حاشا نہوگا اور اگر کھتا
کہ نہ خریدے گا رب کو اور خریدے ایک خوشدہ سہ کا کہ اوس میں ایک بے بھی تو بھی حاشا نہوگا **ف** اسواسطے کہ اعتبار غالب
کو ہو اور غالب سب **ر** اور اگر قسم کھائی کہ رب نہ کھاؤ گا یا بستر کھاؤ گا یا رب اور سرد و نون نہ کھاؤ گا اور **ر** رب
کھا یا تو تینوں صورتوں میں امام صاحب کے نزدیک حاشا نہوگا اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور چکر یا او چھری یا سوکا
یا آدمی کا گوشت کھایا تو حاشا نہوگا اور ہارسے و ستور کے موافق حاشا نہوگا اسواسطے کہ مگر اور او چھری کو گوشت نہیں کہتے
اور سو را آدمی کے گوشت سے حاشا نہوگا کیونکہ وہ دونوں گوشت ہیں اگرچہ حرام ہیں اور عدل کہتے ہیں اوس کھانے کو
جو طلوع فجر سے ظہر تک ہوا و عشا او سکون ظہر سے آدمی رات تک ہوا و سحر او سے جو آدمی رات سے طلوع فجر تک ہو
ف تو اگر کسی نے حلف کی کہ عدانہ کھاؤ گا اور طلوع فجر اور ظہر کے ماہین میں سیر ہو کے کھا لیا حاشا نہوگا **ص** اور جو
قسم کھائی کہ نہ پیو گا یا نہ کھاؤ گا یا نہ پیو گا اور نیت کرے عین کی صحیح ہوگی نہ قصداً نہ بدیہاً نہ اور اگر کہا کہ نہ پیو گا یا نہ
کو یا نہ کھاؤ گا طعام کو یا نہ پیو گا یا نہ شرب کہ اور نیت کی عین کی تو صدق کیا جاوے گا یا نہ نہ قصداً مسئلہ اور اگر جو اپنے
کہ آج کے دن جو اس کوڑے میں پانی پیو گا یا اگر میں آج اس کوڑے کا پانی نہ پیو تو عورت سیری ملان ہی حال انکے ان
کوڑے میں پانی نہو یا ہو اور او سکو گر او یا حاشا سے اوسی روز تو طرفین کے نزدیک حاشا نہوگا اور امام ابو یوسف کے
ز نزدیک حاشا نہوگا اور اگر وہ شخص ان الفاظ کو مطلق کہے قید آج کی نہ لگاے اور کوڑے میں پانی نہو تو نہ حاشا نہوگا **ث**
کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک حاشا نہوگا اور اگر تھا اور رہا دیا گیا تو سب کے نزدیک حاشا نہوگا اور اگر قسم
کھا کہ کہ میں آسمان پر چڑھو گا یا اس پتھر کو سونا بناؤ گا یا فلاںے کو قتل کرو گا اور مانا ہے کہ وہ گیا ہے تو قسم معتد ہے کہ
ٹوٹ جاوے گی اسلئے کہ یا مؤثر ممکن عاۃ نہیں ہیں اور امام زفر کے نزدیک قسم معتد نہوگی اور جو یوں کہا کہ اجی پوی کو تیار کرو
بعد اسکے او سکو گلہ دیا یا مال کھینچے یا ادانت سے کاٹ لھایا تو حاشا نہوگا اور اگر زوجہ سے کہا و اند میں تیرا سوت کا تاپا
اگر بیٹوں تو وہ ہی ہے اور عورت نے او سکو کا تاپچر دے بنا اور پھنا تو وہ ہدی ہو جاوے گا **ف** یعنی کسے میں سچا جاتا
تا کہ تصدق کیا جاوے **ر** اور صاحبین کے نزدیک اگر حلف کے روئی اسکے ملک میں تھی اور عورت نے کا نارو
اوستے بنا تو حاشا نہوگا اور زمین اور جو کہے کہ زیور نہ بیٹوں کا چھروسے کی انگشتری بہنی تو قسم ٹوٹ جاوے گی نہ چاندی
انگوشی پتھر سے اور صاحبین کے نزدیک ہار بیٹوں کا اگرچہ ہار و نموسے زیور میں داخل ہے اور اوس ہی ہار تو ہی ہے
ف ہار امام صاحب کے نزدیک ہار بیٹوں کا اگرچہ ہار و نموسے تو زیور میں داخل نہیں اور ہار ہوسے تو سب کے نزدیک
زیور میں داخل ہے **ر** اور یوں کہے کہ اس فرش پر نہ سوؤ گا پھر او سپر ایک دوسرا فرش چھایا گیا اور او سپر سو رہا ہے
کہ میں نہیں پر نہ بیٹوں کا پھر فرش چھایا یا چھائی پر بیٹھے یا کہے کہ اس چوکی پر نہ بیٹھوں گا اور او سپر دوسری چوکی کھلی اور او سپر
بیٹھا تو ان صورتوں میں قسم نہ ٹوٹے گی لیکن اگر فرش پر بیٹھ کر پیش پھپھا کر سو بیٹھا یا زمین پر اپنا لباس بدن ہلکا کر بیٹھا

فرض ڈالو کہ میں نے گا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور جو حلف کرے کہ فلاںے کام کو نہ کروں گا تو تمام عمر میں جب کہ قسم ٹوٹے گی اور جو کہے کہ کروں گا تو کیا رہی اگر کسی قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ مجھے یہ یادہ جانا نا خدا کو ایسے کی طرف واجب ہو جو یا عمر بیدل کرے اگر اون میں حوا رہو گا تو دم دینا پڑے گا یعنی بکری ذبح کرنا پڑے گی **ص** رضلاف اور صورت کے لئے کہ مجھے نکلتا یا خانہ خدا کو جانا یا یادہ روزانہ ہونا صراحت یا صفا یا مرہ کو واجب ہو کہ ان صورتوں میں حج یہ یادہ کرنا لازم نہیں **ف** بلکہ بیدل گھر سے نکلتا لازم ہے اور صاحبین کے نزدیک حج اور عمرہ بیدل لازم ہو گا **ص** اگر کہے کہ میرا غلام آزاد ہو گا میں اس حج کروں پھر وہ مدعی حج کا ہو اور دو گواہ کو ایسی دین کہ شکر کے دن وہ کو نے میں تھا تو قسم نہ ٹوٹے گی اور نظام آزاد نہ ہو گا شیخین کے نزدیک **ف** ایسے کہ حج کرنے پر شہادت نفی پر شہادت ہی اور وہ مقبول نہیں **ص** اور امام محمد کے نزدیک آزاد ہو گا اور اگر کہے کہ میں روزہ نہ کھو گا تو روزے کی نیرت سے ایک ساعت کا روزہ کہنے سے تمام قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک روزہ یا ایک دن کا روزہ نہ کھو گا تو بغیر تمام دن کے روزے کی قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ میں نماز نہ پڑھو گا تو ایک رکعت کے پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی نہ اس سے کہ میں اور اگر بوری ہی نماز کی گاہ تو وہ گناہ پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی ایک رکعت پڑھنے سے نہ ٹوٹے گی اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر تو بچے جتنے تو طاعت ہی یا بولدی تو کہے کہ تو آزاد ہو اور اسکے پچھ پچھ پہلو تو اس شخص کی قسم ٹوٹے گی یعنی طلاق پڑے گا اور بولدی آزاد ہوگی لیکن اگر اوستے کہا تھا کہ اگر تو بچے تو وہ بچا آزاد ہو اور اسکے پچھ پچھ پچھ زندہ پیدا ہو پھر زندہ پیدا ہو تو وہ بچہ زندہ آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین نزدیک آزاد ہونا کا کیونکہ قسم پڑھنے ہی بچے سے تمام ہو گئی مسئلہ اگر قسم کھائے کہ فلاںے کا قرض آج ادا کروں گا پھر درم اولیہ کو چھوٹے ہیں یا چھلے نہ ہوں یا کسی اور کے ہوں یا قرض کے عوض میں کوئی چیز بیچ ڈالی اور قرضدار نے اسکا قبضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جاوے گی اور اگر لنگے کے ہوں یا تین برت کے **ف** یعنی اوپر اوپر بیچے کی برت چاند کی اور اندر کی تانبے کی اور ایسے درہم کو عربی میں ستوقہ کہتے ہیں **ص** یا قرض خواہ اور قرضدار کو قرض بیدل کرے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر حلف کی کہ میں ایسے قرض کے وصول کرنے میں ایک درم کو بدوں دوسرے درم کے نہ توں گا **ف** یعنی کل قرض کو متفرق نہ کروں گا **ص** پھر کچھ قرض قبضہ کیا تو قسم نہ ٹوٹے گی جب تک کہ تمام قرض کو علی علیہ وصول نہ کرے اور ضروری بیدانی سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ قرض کے اوہین اور سقد رطل کی ضرورت ہو اگر نہی ہر شتا قول قول کے دینا **ف** یا پکھنا یا ناص اور اگر کہے کہ میرے پاس اگر ہو گا سو تو ایسا ہو اور پچاس کا مالک ہے تو قسم نہ ٹوٹے گی بلکہ سو سے زیادہ کے مالک ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور جو کہے کہ ریحان کو نہ سو گھون کا اور بعد اسکے گلاب کا پھول یا پونج سو گھا حاشہ ہو گا ایسے کہ ریحان اور سنہ زخوشیہ کا نام ہے زمین تہ نہ نوک کہ لڑا ہے پس اس کو سکو گلاب کے پھول اور پونج پھول پر نہ بولیں گے اور غنمشہ اور گلاب اگر قسم میں کہے تو اسکے پھول کے پتے مراد ہونگے نہ اس کے پتے کی شاخیں اور پھول

اور امام صاحب کے نزدیک
بہر کو قسم نہ ٹوٹے گی
جو کہے کہ میرا غلام آزاد ہو گا
تو وہ بچا آزاد ہو اور اسکے
پچھ پچھ پہلو تو اس شخص
کی قسم ٹوٹے گی یعنی طلاق
پڑے گا اور بولدی آزاد ہوگی
لیکن اگر اوستے کہا تھا کہ
اگر تو بچے جتنے تو طاعت
ہی یا بولدی تو کہے کہ تو
آزاد ہو اور اسکے پچھ پچھ
پچھ زندہ پیدا ہو پھر
زندہ پیدا ہو تو وہ بچہ
زندہ آزاد ہوگا امام
صاحب کے نزدیک اور
صاحبین نزدیک آزاد ہونا
کا کیونکہ قسم پڑھنے ہی
بچے سے تمام ہو گئی

باب الحلف بالقول

اگر قسم کھائے کہ فلاںے سے نہ بولوں گا پھر اسکو سوئے میں بکارا کہ وہ جا ل وٹھا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اوستے سے یہ کہا
تھا کہ اوستے سے بیزاوتی اجازت کے کلام نہ کروں گا اور اس شخص نے اجازت تو دی مگر اوستے کو اجازت کا حال حد و خود ہوا

اور کلام کیا تب بھی قسم ٹوٹتی اور امام ابو یوسف کے نزدیک ٹوٹتی اور اگر کہہ گا کہ اس پر طے کے مالک سے یا اس حج اس سے
 نہ ہو تو کلام واجب اور سب سے بڑا بیعت والا اور جو کلام ہو گا کلام کیا تو حاشا ہو جاوے گا اور اگر کہہ گا کہ میں اگر اس بندے کو
 خرید کروں یا بیچوں تو آزاد ہو پھر اسکو جائز خرید یا بیچا تو قسم ٹوٹ جاوے گی یعنی وہ غلام آزاد ہو جاوے گا اور اگر کہہ گا کہ میں اسکو
 نہ بیچوں تو ایسا ہی مثلًا عورت میری مطلق ہو پھر اسکو آزاد یا بکر دیا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اس واسطے کہ نہ بیچنا تحقق ہو گیا اور
 جو کلام ایسے ہیں کہ انکو خواہ آپ کہے یا دوسرے کو اسفٹ کرنے کی اجازت ہے اور وہ کہے تو وہ دونوں صورتوں میں قسم
 ٹوٹ جاتی ہے وہ ہیں حج اح و اطلاق اور صلح اور آزاد کرنا اور سکتا بنا نا اور قتل عد سے صلح کرنی اور میرے کار اور قہر دینا
 اور فرض دینا اور قرض لینا اور امانت رکھنی یا امانت لینی اور مانگنے چیز زینی یا لینی اور جانفرو کو نہ کج کرنا اور غلام کو مارنا
 اور قرض ادا کرنا یا اپنا وصول کرنا اور گھر بنا نا اور سینا اور کسی چیز کو اوٹھا کر لانا کہ ان امور کو اگر کوئی کھیا یا دوسرے سے
 کرنے کو کہے گا اور وہ کرے گا تو وہ دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ جاوے گی اور جو کلام کہہ نا آپ کرنے سے قسم ٹوٹتی ہے اور دوسرے کو
 اور اسنے کرنے کی اجازت دینے سے قسم نہیں ٹوٹتی وہ ہیں بیچنا سوا لینا تنہیک دینا قرض دینا اور میرے کلام لینا کسی کے بٹے لینا
 صلح کرنا تقسیم کرنا مقدمات میں جواب دہی کرنا رائے کو مارنا کہ ان کا۔ ان میں اگر قسم کھائے کہ میں نہ کروں گا تو ایسا ہے کہ
 اور اگر دوسرے شخص اسکو اجازت سے یہ امور کہے تو اسکی قسم نہ ٹوٹتی اور اگر کہے کہ میں نہ کروں گا اور قرآن یا حج یا
 یا تمہیل کہے یا تکبیر کہے نہ ہزارے اندر یا بابر تو قسم نہ ٹوٹتی اور امام شافعی کے نزدیک ٹوٹ جاوے گی **ف** اول اہل اہم
 کی یہ جو عتد میں اسکو حکم نہیں کہتے بلکہ تلاوت اور بیعت اور تمہیل اور تکبیر کہتے ہیں **ص** اور اگر یوں کہے اپنی عورت
 کہ تو مطلق ہو جس دن میں فلان سے کلام کروں تو اس سے دن اور رات دونوں سمجھے جاوے گی اور اگر اسنے قسم
 وقت سے کلام سے دن ہی کی نیت کی نہ رات کی تو مان لیا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک بیعت کی روت سے قول
 اسکا مستحب ہوگا اور قاضی اسکی تصدیق نہ کرے گا بلکہ اگر یہ کہے کہ جس ات فلا نے سے بولوں تو ایسا ہو تو اس کلام سے
 رات ہی مراد ہوگی دن نہیں تصور نہ ہوگا اور اگر کہے کہ اس سے نہ بولوں گا مگر میں صورتیں نہ کرنا چاہتا ہے واجب تک کہ نہ زیاد
 پھر اسے زید کہے کہ اول اوس سے کلام کیا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اسنے کلام کیا تو قسم نہ ٹوٹتی **ف** او
 اگر زید چاہے تو حکم کا بایا نہ ہوگا ہذا یہ **ص** اور اگر قسم کھائے کہ فلا نے کے غلام سے نہ بولوں گا یا فلا نے کے
 اس غلام سے نہ بولوں گا اور پھر وہ غلام اس شخص کا **ز** استفادہ سے بیعت والا اور بعد اسنے اوس سے کلام کیا
 تو قسم نہ ٹوٹتی اور جب کہے فلا نے کے دوست سے یا زوج سے کلام کروں گا یا فلا نے کے گھر میں داخل نہ ہوں گا اور پھر بیعت
 دوست دشمن ہو گیا اور زوج یا بائیں ہو گئی اوسنے کلام کیا اور جب گھر میں کسی ملک سے داخل ہو اس میں داخل ہو تو حاشا ہوگا اور
 اگر زائر ہو گیا کہ فلا نے کے اوس دوست سے یا اس زوج سے کلام نہ کروں گا یا فلا نے کے اوس گھر میں داخل نہ ہوں گا تو حاشا
 ہوگا اور **گ** اور یہ نسبت امام ابو یوسف نے اور امام ابو یوسف کا بیعت اور اگر قسم میں لفظ ائین اور الزمان یا ان دونوں
 کو کر کے یعنی حین اور زمان کہنا تو یہ وقت پھر حینے کا ہوگا اگرچہ نیت نہیں کی **ف** اسواسنے کہ فلا یا ائین نے
 ہر دو **ح** **ح** اور حین **ح** اور حین حین سے زمانہ قلیل مراد ہوگی اور کبھی اوس سے چالیس برس مراد ہوتے ہیں

جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلْاِنْسَانِ حَتَّىٰ لَمَّا لَدَّخُوْا اور کبھی چھ مہینے مراد ہوتے ہیں جیسے کہ اس آیت میں تَقَاتِيْ اَکْهَامًا كُلَّ حِيْنٍ يَّذُوْنَ رَيْحًا تو لے لیا یعنی توسط کو لکن انی الہدایۃ ص اور جو نیت کی ہے تو عیسوی نیت پر وہی مراد ہوگا اور جو دہر کہہ کر ما تو مجھ پر یعنی اسکی مقدار یعنی معلوم نہیں امام ابوحنیفہ کو اور صاحبین نزدیک چھ مہینے ہیں مثل جن کے ف امام ابوحنیفہ نے دہر کو نہیں سمجھا اور یہ نہ سمجھا نہ موجب علم نہیں بلکہ حکمت کمال علم اور تقویٰ ہے جیسے کہ امام مالک نے بھی بہت سے مسائل میں لا اور ی کہا ہے اور ایک شعر نے اس میں چند شعر میں بھی کہیں میں اور وہ یہ ہیں **نظم** من قال ما ادري لکن لا لربيد + فقد اقتدى في الفقه بالعمان + في الدهر والحختي لكذا جوابه + وحلل اطفال ووقت ختان + یعنی جس شخص نے کہہ لیا کہ میں جانتا ہوں میں ہر گاہ کہ او نے سنا تھا تو او نے اقتدا کی فقہ میں نعمان یعنی امام عظیم کے دہر اور ختنی میں ایسی ہی ہو جا بلکہ امام کا وحلل اطفال مشرکین میں کہ آخرت میں کمان ہوگی اور وقت جتنے میں استہی اور میں بھی امام نے تو قہت کیا کہ ملا لک افضل ہیں یا انبیا اور لکن اب تک علم جو جاننا ہے اور جو جمع فر یعنی اللہ ہر کہا تو تمام عمر ہوگی اور اگر الایام یا ایام کثیرہ یا الشہور یا السنون کسا تو دس مہینے اور جو تک اور اگر دو گنہ ہو گیا تو تین مہر اور جو بیٹھ اور اگر یوں کہہ کہ جس غلام کو میں اول مالک ہوں تو وہ آزاد ہے جس اگر ایک غلام کا مالک ہو گا تو وہ اس مہ کی رو سے آزاد ہو جاوے گا اور اگر چیلے وغلاموں کا مالک ایک ساتھ ہو پھر تیسرے کا مالک ہو تو ان تینوں میں سے کوئی بھی آزاد ہوگا اور جو کما لکے جس غلام کو اول مالک ہوں تو وہ آزاد ہوگی اس صورت میں تمنا کی قید کے سبب سے تیسرا غلام آزاد ہو جاوے گا اور اگر یوں کہہ کہ کچھ غلام جس کا میں مالک ہوں وہ آزاد ہو دہر مالک ہو گیا غلام کا اور گریا تو وہ غلام آزاد ہوگا کیونکہ چیلے اسطے اگلا ضروری مان اگر اس کے بعد ایک اور غلام خرید پھر گریا تو وہ سر غلام اس شخص کی ایستہ ملکیت سے کہ مال سے آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک روز فوت سے آزاد ہوگا مثل مال سے اور اسی طرح کہہ کہ کچھ چیلے جو تیسہ بہت میں جن حکم کروں اور سکو تین مطلق ہیں اور پھر نکاح کیا ایک عورت سے پھر اور ایک عورت سے جدا ہو سکے مگر گریا تو دوسری عورت پر بلاؤ پڑ جاوے گا وقت نکاح سے امام صاحب کے نزدیک تو وارث نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک وقت موت سے تو وارث ہوگی مسئلہ اگر یہ کہے کہ جو غلام مجھ کو خریدی غلام محلے کی سناوے گا وہ آزاد ہو پھر تین غلاموں نے جو اجداوی ہوئی خوشخبری اور سکو سانی تو جس نے اول سنا ہوگی وہ آزاد ہوگا اور اگر تینوں نے ایک ساتھ سنا تو سانی نوبت آزاد ہو جائیگے اور آدھ انکار کے لیے اپنے باپ کا خسر بنا درست ہو اور امام فرخو شافعی کے نزدیک درست نہیں **ف** اور یہی حکم ہے ہر ذی رحم محمد کے خریدنے میں کہ وہ اگر نیت کفائے کی کرے اور وہ محمد خرید نیکنے آزاد ہو جائیگے وگرنہ ادا ہو جاوے گا **ص** لیکن اگر کسی غلام کی آزادی کو اپنی خرید پر شرط کر دیا ہو اور اس کے خریدنے میں نیت کفائے کی کر لی تو وہ شرط کے سبب سے آزاد ہوگا کفائے کے عوض میں اور یہی حال ہر ام ولد کے خریدنے کا کہ وہ بھی کفائے کے عوض نہ ہوگی اور صورت اور کسی نہ ہو کہ کوئی شخص اپنی سکو سے جو لوٹتی ہو اور اس سے اولاد لگتی ہو کہہ کہ اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہو اور خریدنے کے وقت نیت کفائے کی کرے **ف** تو ام ولد آزاد ہو جاوے گی اور کفارہ باقی رہے گا **ص** اور اگر کہے کہ جو لوٹتی ہی میں محمد بناؤں

شیخ الاسلام امام ابوحنیفہ
 رحمہ اللہ
 نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے
 غلام کو خرید کر اسے
 مالک بنا لیا اور اسے
 آزاد کر دیا تو وہ
 اس شخص کی عورت سے
 آزاد ہوگا

کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناسخ شدہ مذکورہ آیت کو کھینچ کر اور فرمایا شکر یا من یا کو بے شہداء اور رسد
 کیا اور یعلیٰ نے اپنے مسند میں کہ جلال بن ہارث سے نہمت لگائی شکر کہ بن جاکو ساتھ زنا کے اپنی عورت سے سوا دیکھا یا تو
 یہ قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تب فرمایا آپ نے لاؤ چار گواہ ورنہ حد لگائی نہت میں اور روایت کیا اور سکو
 بخاری نے اور ابو یوسف نے کہا ہے کہ لا بیئنا ورنہ حد لگائی نہت میں **ص** اور اگر لفظ ولی اور جماع سے گواہی دینے
 تو ثابت ہو گیا تو حیووت و شہادت دین تو ماکم شرح اوستے ہون پوچھے کہ زنا کیا چیز ہے اور کس طرح ہوا اور کہاں ہوا اور
 کتب ہوا اور کس عورت سے زنا کی **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا ماہر شیعہ ایسا ہی روایت
 کیا ان حدیثوں کو ابو داؤد اور نسائی اور عبد الرزاق نے منصف میں **ص** اس واسطے کہ بعض آدمی ہر ولی کو ہر گونہ مانگتے ہیں
 اور شرح میں اطلاق اس کو بغیر اس فعل پر ہوا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ دونوں سچھین زنا کرنا کہ **ف** روایت کیا اور
 کتب صحیح میں **ص** اور بھی کچھ اعلیٰ واقع ہوتی ہے بغیر غنے دونوں سچھین کے اور سوال مکان زنا سے اس واسطے ہو کہ اگر
 دارا عرب میں زنا کرے تو حد نہیں ہے اور زنا سے اس واسطے کہ بہت مدت ہو جائے اس وقت کہ گواہ سب باتیں بیان کر دین اور کسین
 کہ کبھی اعلیٰ دیکھی شہد سے ہوتی ہے **ف** ایسے معتادہ بان میں **ص** پس اگر وہ گواہ سب باتیں بیان کر دین اور کسین
 کہ جھٹاس مڑو کہ اس عورت سے زنا کرتے اس واسطے کہ جیسا ہے ہر مدانی میں سلائی اور ان کو گواہوں کی عدالت بھی ظاہر اور
 خیر تحقیق کر لیا ہے تو قاضی اس وقت تک نہا کہ سبیا ذکی شہادت کے کر دیوے **ف** اور عدالت ظاہری شہوت
 کی اتنا کرے کہ نہ جھٹاسے نہ کاکو نہ چیلے نہ لٹلے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حد کو جو ان
 کہ استطاعت رکھتے روایت کیا اور سکو ابو یعلیٰ نے مسند میں ابو ہریرہ سے اس واسطے کہ اسی لفظ کے اور روایت کیا اور سکو زنا سے
 حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حد کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ قدرت رکھتے اور اگر
 کوئی صورت نکلے تو مجھ پر وراہ اس کی کیونکہ نام بہتر ہو خطا اس کی عفو میں خلاصہ اس کی عفو میں کہ ہمارے ہی نے کسین
 پوچھا ہے میں ہم اس کو مروج کر حدیث محمد بن ربیع سے اوستے زنا سے زیادہ سے اور زنا سے عفو ہوا اور کتا اللہ علیہ
 روایت کیا بخاری سے کہ زنا سے عفو ہوا اور جہاں تک کہ عفو ہوا اور کتا اللہ علیہ سے اس واسطے کہ عفو کیا
 بسبب معنی زنا کے کہا یہی ہے کہ موقوف اقرب بظروف و اب کے **ص** اور زنا اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے کہ
 زنا کیا ہو وہ چار مرتبہ اپنی چار جہتوں میں قرار زنا کا کرے اور جب وہ اقرار کرے تو قاضی اس کے اقرار کو نہ مانگتا
ف یعنی تین بار تک اور چوتھے مرتبہ میں قبول کرے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک ہی بار اقرار کافی ہے اور دلیل
 چاری ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت حد کی ماعز پر بیان کیا کہ اقرار کیا انھوں نے چار مرتبہ چار جہتوں میں
 اور حدیث شعیب بن صالح بخاری اور صحیح مسلم میں اور بزنا سے روایت کیا مسند میں اور او سمین ہو کہ اقرار کیا اور کتا اللہ علیہ سے
 زنا کا چار مرتبہ اور آپ رد کرتے تھے اور سکو حدیث **ص** اور اس سے زنا کی حقیقت اور وقت اور جگہ اور کیفیت وغیرہ
 اور نہ کوئی دلائل پوچھے پس اگر وہ سب بیان کر دے تو قاضی کو مستحب ہو کہ اس کو اقرار کرے اور ان غلطوں سے تعلیم کرے
 کہ شہادتوں کے ساتھ لکھا ہو گا یا برسیا ہو گا یا شیعہ سے بہت کی ہوگی **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ روایت ہے

حضرت ماخذ کہ ایسا ہی حکم کیا تھا کہ شہید نہیں ہوا گا یا ہوگا یا بوسنیا ہوگا روایت کیا اسکو بخاری نے اپنے سنو کر کے اسے فقیر
یا میں سن کر کہ میں نے یہ سنا ہے کہ اسکو اس کے میں حدیث حضرت ماخذ نے ارادہ فرما لیا تھا اور بعد
بن نہیں ہے اور مارڈا اساتھ اور شکی قوی کے پھر ذکر ہو رہا ہے واسطے ہی اصل المدعیہ و سلم نے تو فرمایا ہے کہ یونق تھی وہا
تسنا اسکو شاید کہ وہ تو قبول کر لیتا تو اسکی استدعائی روایت کیا اسکو اور اوڑنے نص ورنہ جدا لگا جاتے تھے
وہ زانی شخص یعنی آزاد کھفت مسلمان اور وطنی کر چکا ہو بیخ صحیح سے تو اسکو ایک میدان میں لنگسار کر کے **ف** اسکا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگسار کیا یا کر اور وہ محسن تھے اور حدیث مشہور میں مروی ہے کہ فرمایا آپ نے زمین حلال کر
خون مرد مسلمان کا گزرتا ہے سب سے گھر بوجہ ایمان کے زنا ہو بعد احسان کے قتل آتش میں تیر حق کے روایت کیا اسکو
ترہی نے حضرت عثمان سے اور بخاری نے سلم بن سعوط سے اور جریر بن جامع سے اور عبد بن ماجہ سے اور ابی داؤد سے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نامک گھر جاتے اور لنگسار کرنا گواہ شروع کریں پھر جاکر پھر دوسرے کو گرفت
اسواسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمن بن ابی علی سے کہ حضرت علی جب زنا ثابت ہوتا تو گواہوں سے تو حکم کرتے تھے
گواہوں کو کہ جریم کرین پھر آپ جریم کرتے تھے پھر اور لوگ اور جو اقرار سے ہوتا تو اول آپ شروع کرتے پھر اور لوگ اور ایک وقت
میں اسکی یہ ہے کہ فرمایا آپ نے کہ اول خودی کریں پھر نام پھر لوگ جب زنا شہادت سے ثابت ہوں اور اگر گواہ لنگسار
کرنے سے انکار کریں یا غائب ہوجاویں یا مدعاویں تو حد سا قہ ہوگی پورا گزرائی خود تھر ہو تو اسکو اول حاکم پھر لے پھر لوگ
ف اسواسطے کہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا اور ایسا ہی فرمایا روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اول بار اس عورت کو ایک لنگر مثل چنے کے روایت کیا اسکو اور اوڑنے **ص** اور غسل جاتے اور کفین کیا جاکر
اور نماز پڑھی جاتے اور پھر **ف** اسواسطے کہ فرمایا حضرت ماخذ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کرو تم انکے
جیسا کہ ہے تو تم اپنے مقربوں کے ساتھ غسل سے اور کف سے اور خوشبو لگانے سے اور نماز پڑھنے سے روایت کیا اسکو
ابن ابی شیبہ نے ابن ابی بربیعہ سے اور بھی نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر بعد رجم کے اخراج کیا اسکا
صالح ستوا لون نے **ص** اور اگر وہ زانی محسن ہو تو اسکی یہ ہے کہ آزاد ہو فوسو کوڑے اور لوگوں کو پکاس **ف**
اور یہ کلام اللہ سے صاف ہو پرا **ص** اور کوڑا ایسا ہو کہ اسکی چوٹی میں گہرہ **ف** اسواسطے کہ ایسا ہی کیا
علی نے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور طوی نے **ف** اور جو عیسوی قوم طاریں نہ ہوتے زور سے نہ ہوتے آہستہ
اور وہ نے کہ پڑے اور تیرین **ف** ہا ہے میں جو اسواسطے کہ حضرت علی نے حکم کیا لنگسار کرنے کا اور یہ حدیث زمین ملی
بلکہ عبدالرزاق نے اسکے خلاف اور اپنے روایت کیا **ص** سو از راکے اور اور جو ارادہ فرما کرے گا پھر کلام ہو
الگ لگا لگا **ف** اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا حد ہرنے والے کو کہ ہمارے ہوش کو اور ذکر
کیا کہ اور یہ حدیث فرما زمین ملی مان روایت کیا ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ زاق اور سعید بن منصور نے حضرت علی نے
کہ لایا گیا اسکی پاس ایک شخص سے سو فرمایا آپ نے ہمارے اور وہ ہر عضو کو حق اسکا اور وہ ہر نہ سے اور ذکر کیا
ص اور ہمارے کہ وقت ہو کہ لنگر کریں **ف** اسواسطے کہ عبدالرزاق نے روایت کیا کہ حضرت علی نے

اسکے کلام اللہ سے صاف ہو پرا
اور کوڑا ایسا ہو کہ اسکی چوٹی میں گہرہ
اسواسطے کہ ایسا ہی کیا
ابن ابی شیبہ نے اور طوی نے
اور جو عیسوی قوم طاریں نہ ہوتے
زور سے نہ ہوتے آہستہ
اور وہ نے کہ پڑے اور تیرین
ہا ہے میں جو اسواسطے کہ حضرت علی نے حکم کیا
لنگسار کرنے کا اور یہ حدیث زمین ملی
بلکہ عبدالرزاق نے اسکے خلاف اور اپنے روایت کیا
ص سو از راکے اور اور جو ارادہ فرما کرے گا پھر کلام ہو
الگ لگا لگا ف اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا حد ہرنے والے کو کہ ہمارے ہوش کو اور ذکر
کیا کہ اور یہ حدیث فرما زمین ملی مان روایت کیا ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ زاق اور سعید بن منصور نے حضرت علی نے
کہ لایا گیا اسکی پاس ایک شخص سے سو فرمایا آپ نے ہمارے اور وہ ہر عضو کو حق اسکا اور وہ ہر نہ سے اور ذکر کیا
ص اور ہمارے کہ وقت ہو کہ لنگر کریں ف اسواسطے کہ عبدالرزاق نے روایت کیا کہ حضرت علی نے

فرمایا که بار اہم سے مراد کھراکے اور عورت نہ خما کے **ص** بنیہ مرد کے **ف** اس واسطے کہ دروایت کیا عبدالرزاق
 ابن سعید سے ہے کہ انھوں نے نہیں جلال اس امر میں لکھا کہ اور **ص** یعنی زمین میں لگا کر گھسیٹ کر ناریں یا یکساں کھرا
 کرتے وقت ہاتھ کو سر پر کھینچیں تاکہ جو بخت نہ لگے یا یک کورٹے کو مار کر نہ گھسیٹیں کہ نرم کرے اور مالک اپنے
 غلام کو یہ دونوں بدشاہ کے حد نہ لے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک مارے اور ہاری دلیل قول ہے **و** حضرت علی
 علیہ السلام کا چہ چیز میں عاکون کی طرف ہیں حدود او قدمات اور جمعہات اور عقیمت روایت کیا اسکو صحابہ کرام نے نہیں سوز
 اور ان میں ہاشم اور ابن الزبیر سے مراد **ف** اور عورت کے کپڑے مذاقات سے جاوین سولے پوسٹین اور روئی کورٹے
 اور حدی میں ہاشم شاکے اور جازوہ کی اس کے سنگسار کرتے کو ایک گڑھا کھو دین اس واسطے کہ گڑھا کھو دیا تھا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس عورت کے چھاتی تک اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ہدایہ **ص** نہ مرد کے لیے **ف**
 اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھا نہیں کھو دیا واسطے ماحرمت کے ہدایہ **ص** اور محسن ہیں کورٹے مارنا
 اور سنگسار کرنا دونوں نہ کیے جاوین یعنی دونوں سزا نہ بنی چاہیے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جمع نہیں کیا ہدایہ **ص** اسی طرح غیر محسن میں جلا وطن اور کورٹے مارنے نچا میں **ف** اور امام شافعی کے
 نزدیک غیر محسن ہیں کورٹے بھی مارے اور جلا وطن کرے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برحیب مارے سے
 بلکہ تو کورٹے ہیں اور جلا وطن کرے یا ایک سال کی روایت کیا اسکو سلم اور ابو داؤد اور بنی ہاشم نے اور علی رضی اللہ عنہما نے
 کلام اسکی اور یہ حدیث سنیں جو اور روایت کیا عبدالرزاق نے سعید بن اسیب سے کہ جلا وطن کیا حضرت عثمان نے امیر بن معلو کے
 ملوں میں کہ اور وہ گویا برقیل سے اور رضی بنو گیا تو فرمایا حضرت عثمان نے نہیں جلا وطن کرے گا میں ایک کسی مسلمان کے **ص** مانگے
 حکم سے اسے کسی مصلحت کو واسطے چند روز کو جلا وطن کرے تو درست ہے اور ہر اگر سزا سنگسار کی کی ثابت ہوتی سنگسار
 کیا جاوے والا کورٹے لگا لگا جاوین جب تک چھاتھوے **ف** اسلئے کہ سنگسار کرنے میں محمود و مارڈا انساہی میں ہارو
 سدرت برابر ہیں اور کورٹے مارنے میں غرض ہرگز نیما ہی سزا ڈالنا پس شاید بیمار حالت مرض میں کورٹے ستر جاوے اسلئے
 استقامت ضروری ہدایہ **ص** اور حاملہ عورت نہ لے سے رحم کی جاوگی بعد وضع حمل کے اور کورٹے لگانا یا کبھی لگانا

باب بیست و نهم در حد و غیره

حد و غیره سے ساقط ہوجاتے ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزع کرو تمہدو کہ تمہدو کہ
 روایت کیا اسکو امام ابو حنیفہ سے سنیدین اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ فرمایا اپنے
 المذکر میں جو قوت کروں حد و کو ساتھ شہادت کے تو ہتر و اس سے کہ قائم کروں میں اونکو شہدوں سے اور ایسا ہی
 فعل کیا تھا اور حد امیر بن سعید اور عقبہ بن حافر سے اور شریح کہا یہ حق نے قول سے حضرت علی رضی اللہ عنہما نے کہ جو حد
 شہدوں کے سبب سے **ص** اگر نفس صحبت میں شہد لایا ہو اور وہ مردی اپنے گمان غالب میں اسکو جلا
 کھینچنے میں کہ پوچھا کہ جان کی ہر دو کی یا سول کی اندکی کھینچو یا اس کا لٹکا جو اس کے پاس ہیں جو صحیح نہیں ہے اور اسکی
 سے جو لٹکا تو ان کی حد میں لگاؤ اور ملاقا لٹکے میں لٹکے دیے یا لٹکے سے حد میں جن کے ہر گمان سب سے دونوں میں اگر اس

صحبت کو اپنے گمان غالب میں ملال چانتا ہوگا تو حد لازم نہ آوے گی **ف** اور اگر حرام جانتا ہوگا تو حد لازم آوے گی **صل**
ص اور اگر جس عورت سے صحبت ہو سکے اور وہ عیال نہ ہو سکا ہو اور دلیل شرعی سے اس کو حد تک بھی ہو جیسے
 دلی کرے اپنے بیٹے کی **ف** یا پوسنے کی **ص** لونی سے یا اوس عورت سے کہ کناٹے کے طلاق کی حدت میں ہو یا
 باطن دلی کرے یا پنی لونی سے بعد بیچ کے قبل سنگ پیکھا اوس لونی سے جسکو مہر میں چرکے یا لیکرین بیچ میں نہ کیا ہو یا اوس
 لونی سے جو مشترک ہو تو بھی حد لازم آوے گی **ف** اس لیے کہ او میں شہرہ عیال ہو چکا ہو تو وہ شخص گمان غالب
 انکی حدت کا رکھتا ہو اور کہے کہ میں انکی حرام سمجھتا تھا اور دلیلین ان سب سائل کی ہر ایک میں مذکور میں **ص**
 اور سب حرف اسی صورت میں ثابت ہوگا ناول صورت میں اور اگر اپنے بھائی اور چچا کی لونی سے نہ ناکرے تو حد مارا جائیگی
ف گو اوس حدت کو طلاق حد تک آکرے **ص** اور یہی حال ہے اگر کوئی اجنبی عورت اپنے بستر پر نہیکے اور اوس سے صحبت
 اگر چہ صحبت کرنے والا نہ تھا جو بے یا ذمی عورت نہ ناکرے کسی عربی سے یا ذمی نہ ناکرے عرب سے تو ذمی عورت اول
 صورت میں اور دوسری صورت میں ذمی مرد و ماں یا بیگا اور عربی اور حبیبہ پر حد نہوگی اس واسطے کہ او اپنے دارا و عرب میں
 بھی حد نہیں تو دارا و اسلام میں بھی نہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک سب پر حد نہیکے اور امام محمد کے نزدیک صحیح ترین ہے
 کہ عربی نہ ناکرے ذمی عورت سے تو کسی پر حد نہیں آوے گی اور جو کوئی عورت بگناہ نہ ولھا پانچ بجی جہاٹے اور عورتین کو حدن
 کہ یہ تھاری ہر دو لہن ہر اور وہ اوس سے ہم بستہ ہو تو حد واجب نہیں ہوگی بلکہ اوسکا عربی بھی صحبت کا دینا پڑے گا **ف**
 بدلے میں ہرگز اوسکا حکم کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور حدت کا **ص** اور ان صورتوں میں بھی حد واجب نہیں ہوتی اول یہ کہ جو عورت
 مرد پر حرام تھی اور اوس سے نکاح کر لیا اور دلی کی اوس سے تو نکاح کے شہین سے حد جاتی رہی **ف** اور یہ نہ ہر امام ابو یوسف
 کا ہے اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حد لازم آوے گی اور دلایل امام صاحب کے مذکورین بدلے تو نسخ القدر میں **ص** یا کہ
 چار بار سے صحبت کرے **ف** اور یہ بھی گناہ کبیرہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرموا جس کبیرہ بابت سے چار بار سے پر تو قتل کرو اور چار بار سے کہ گناہینے یعنی حکم میں نے ابن عباس سے کہ کیا سبب پر قتل
 چار بار سے گناہ انھوں نے اس واسطے کہ مکروہ رکھا آپ نے کہ گناہا جاھے گوشت اوسکا یا نفع یا جہاٹے اوس سے بعد اسکے کہ
 اوس سے ایسا کام کیا جاھے۔ روایت کیا اوسکو صحابہ میں از بعد نے اور روایت کیا ترمذی اور شافعی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جو شخص کبیرہ سے کسی چار بار سے پر تو نہیں ہر کچھ او پر یعنی حد نہیں ہر اور یہ مروی ہے جو قنابن ابن عباس سے ذکر کیا اوسکو
 ابو اور نہ **ص** یا جاعا کرے **ف** اور یا عورت کی اور امام شافعی کے نزدیک اسکو نہ نالی گنگے کی اور امام حنبل
 کی دلیل ہے کہ اسکو نہ نالین کہتے ہاں امام کو اختیار ہے کہ تفریط کو جلاھے یا دیوار او سپر او نہ ہاں وہاں کہ کسی مکان میں
 سے گولیا جاٹے اور او پر سے چھری سے کھجواں میں اور یہ سب باتیں صحابہ سے مروی ہیں تو معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک بھی یہ نہ نہیں
 در نہ تھا اختلاف کہہ نے او میں اور جلا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روایت کیا اوسکو جو تھی سبب ایسا ہاں میں اور مکان پر سے
 اگر نامی ہو یا ہاں سے مصنف ابن ابی شیبہ میں اور یہ بھی ہاں اور ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ اوسکو کیا کھنکھت نہ ہاں
 بتکرین کہ اوسکو پر سے جہاٹے اور فرمایا حدت اوسکو عملی و سلم نے قتل کو فاعل اور فعل ہوا اور فرمایا آپ نے ایک

۱۱۷
 صحیح ترین ہے
 امام ابو یوسف
 امام محمد
 امام شافعی
 امام حنبل

حدیث میں کہ عیسیٰ بن ماری کے قول کا اضعاف یا کٹھنہ نہ مروایت کیا اور سکو ترمذی نے **فصل** اور دارعوبد میں جا کر خود کھڑے
 بائیں کے پاس پہنچ کر نہ ناکرے **ف** اور چھوہ ہمارے پاس جلا اے تو او سپر حد نہ ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک ہے
 اور صاحب دیلم نے دلیل ہمارے قول حضرت علی الصدیق و کم کا بیان کیا ہے کہ قحاکم کی جاوین حد میں دارعوبد میں اور اس
 حدیث کا نشان معلوم نہیں لیکن روایت کیا امام محمد نے یہ کہ ہرگز نہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ ناکرے
 کسی عورت سے یا چوری کرے دارعوبد میں اور چھوہ جہاں کہ سلسلہ ان چوکر جہاں طرف جلا اے تو او سپر حد میں اور
 شافعی نے روایت کیا زید بن ثابت سے بواسطے امام ابو یوسف نے کہ فرمایا زید بن ثابت نے قحاکم کی جاوین میں نہ ناکرے
 میں اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب سے **فصل** یا اگر کا یاد اور نہ عورت بالنتہی مسلمان جاقلہ سے نہ ناکرے **ف** تو وہ وفاق
 نہیں **فصل** اور امام ذوق شافعی کے نزدیک عورت کو حد پڑنی اور اگر اسکا اولاد ہو یعنی مرد کسی لڑکی کا یا دواو بی عورت سے نہ ناکرے
 تو حد واجب ہوگی اور پر باز کا اقرار کرے اور طرف ثانی اقرار کرے کج کج کا تو بھی حد نہ ہوگی اور جو شخص کسی لڑکی سے نہ ناکرے
 اور وہ اس فعل سے عورت کو تو او سپر حد میں واجب ہوگی اور اس لڑکی کی قیمت بھی مالک کے کول کرنی ہوگی اور بائیں سے تو صاحب کا
 اولادوں کا مواخذہ کیا جائے حدوں کا مواخذہ نہ کیا جائے **ف** یعنی ہندوں کا مواخذہ اس میں کریں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کا کریں

باب ناپرگواہی دینے اور گواہی سے پھر جانے کے بیان میں

گواہوں نے ایک بڑی بات پر گواہی دی جو موجب حد تھی اور وہ امام سے پہلے ہی تھے انہے گواہی شہادت سے او کوئی کوئی نہ ناکرے
 تو شہادت او کوئی مقبول نہ ہوگی مگر بہتان نہ مین **ف** مقبول ہوگی اور بہتان کرنے والے پہلو کو پہنچا اور چھوٹے کی حد چھوٹے
 ہیں اور اس طرف اشارہ جو جامع صحیح میں اور امام ابو حنیفہ نے اسکا چھ اندازہ نہیں کیا ہے اور اسے قاضی پر غرض لکھا ہے اور
 امام محمد نے او سکا اندازہ ایک جیسے سے کیا ہے اور یہی روایت میں ہے سے اور صحیح صحیح **فصل** اور اگر گواہی ہوگی
 ہوگی تو اس شخص سے تا او سہا سہو کٹا لیا جاوے گا **ف** مگر تا حد نہ ناکا جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک ہے شہادت
 مقبول ہوگی **فصل** اور اگر دم اقرار کرے او اس پر موجب حد کا جو پڑانا ہو تو حد مارا جاوے گا اگر حد شرب میں اور پڑانا نہ واحد کا حد شرب میں
 یہ کہ جاوے گی جاتی ہے اور او میں او سے ایک حدیت چلاوے اور اگر گواہ ثابت کریں کہ اس وقت ایک خطاب عورت سے نہ ناکرے
 یعنی عورت موجود نہ تو اس پر ہر مرداری جاوے گی بخلاف چوری کے کہ اگر غیر موجود شخص کے مال چورے کا ثبوت کیے گئے تو
 ہاتھ کا نشان لایا نہ ہوگا اور جو چور گواہوں نے گواہی دی نہ ناکرے لیکن کوشماری کے گوشوں میں اختلاف کیا تو حد اور عورت و فوناق
 حد گالی ماوگی اسوا سے کہ پہلے شروع میں ایک گوشے میں ہون چھوہ سے میں چلے گئے ہوں اور اگر گواہی
 نہ ناکا اور عورت فرزند کو نہ پچانا تو حد او سپر واجب ہوگی اور اگر گواہ میں کہ اس نے ایک عورت نا معلوم سے نہ ناکا تو حد نہ لگا جائے
 وہ اور نہ گواہ جیسے اس عورت میں کہ وہ گواہ عورت کی خواہش اور مجبوری میں اختلاف کریں **ف** مسئلہ کہ میں کہ حد نہ ناکرے
 اور وہ کہ میں کہ لو اس سے نہ ناکرے کیا تو حد اور عورت او گواہ کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس پر حد واجب
 مزید ہوگی **فصل** یا جس شخص میں نہ ناکرے کہ میں اختلاف کریں اور امام ذوق نے نزدیک وہوں پر حد پڑنی مسئلہ
 اگر گواہوں میں نے گواہی دی ہو کہ نہ ناکرے کہ میں یا ایک شخص میں پھر دوسرے نے اسے دوسری وقت میں لیکن

لہ
 ہونی امام کا کہ
 حد شافعی کے نزدیک ہے
 صحیح میں ہے
 سنہ ۱۱۸۰

اور میں نومرد و عورت اور گواہ کسی پر حد نہ ہوگی اور اگر گواہوں نے ایک عورت کے زنا پر شہادت دی حالانکہ ایک عورت کے
دیکھنے کے لئے اگر ہاں ہاں ہوتی ہوگی یا گواہ بدکار ہیں یا گواہی دیوں میں چار گواہوں میں سے تین شخص ہر زنا
کی گواہی دے گی وہ اصل گواہی اجماع کر اس نے ہاں گواہی دین تو اس صورت میں کسی پر حد نہ جاری ہوگی تیس گواہی ہی اور
تنگواہوں پر ہاں گواہی داندھے ہوں کی یہی ہنسا کے ہستان میں صداف کو لگ چکی ہو یا چار کی جب تک تین چون یا گواہی اور تین سے
محدود یا غلام ہو تو ان صورتوں میں گواہوں پر حد لگے گی نہ اس شخص پر حد لگے کہ خون سے گواہی دی ہو اور اگر کسی شخص کو گواہی کی
گواہی سے عمار کی گئی پھر معلوم ہو کہ ایک گواہ غلام تھا یا ہستان کی عدت میں ہزار یا چھ ہر تو چاروں پر حد نہ کے ہستان کی چار کی
ہوئی چاہیے اور اس اول کو جو بدلے سبب سے حد لگی اور زنا یا چوت پونجی اور سکا تاوان کسی پر لازم نہ آوے گا اور صاحبین کے
نزدیک بیت المال میں سے دایا یا ہیک اور اگر کوئی گواہی سے وہ سنگسار ہو گیا ہو گا تو اس کا خون بہا اور خون کو بیت المال سے
دایا جاویگا اور اگر بعد اس کے رجم کے ایک گواہ پھر گیا تو اس کو سزا بہستان زنا کی لگانا ہی جاوے گی **ف** اور امام زفر کے نزدیک
نہ لگانا کی جاوے گی اور جو بھائی خون بہا کا تاوان لیا جاویگا اور امام شافعی کے نزدیک قصاصاً قتل ہوگا اور جو اس کے
سنگسار کرنے سے پیشتر گواہ پھر گیا تو چاروں کو حد لگی اور رجم نہایت ہوگا اور امام محمد کے نزدیک فقط مجروحوں کو
لگے گی اور اگر بائچ گواہوں میں سے ایک پھر جاویگا تو اوپر بہستان زنا کی سزا لازم نہ ہوگی لیکن اگر دوسرا گواہ اور پھر گواہ تو
دونوں کو حد ماری جاوے گی اور دونوں کو ملکر جو بھائی خون بہا دینا ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص پر رجم کا حکم ہو اور دوسرے نے
رجم کی گھبراؤ سکو تو اس سے شکارا دایا گواہوں کا نزدیک نہ مرنے کیا اور پھر وہ بعد رجم کے معلوم ہونے کے خلاف تھے
یا کافی تھے تو اول صورت میں وہ قائل اور دوسری صورت میں مرنے کی خونہا کا ضامن ہوگا **گ** مرنے کی اور شخص کو کہتے ہیں
جو گواہوں کا حال ٹھیک ٹھیک بتاتا ہو کہ بعد اہل میں شہادت کے قابل ہیں یا نہیں **ح** اور اگر وہ شخص جس پر رجم کا حکم ہوا
سنگسار کیا گیا اور پھر وہ گواہ غلام نہیں اور مرنے نے اوکا نزدیک نہیں کیا تھا تو خون بہا اور سکا بیت المال میں ہوگا اور صاحبین کے
نزدیک سب صورتوں میں خون بہا بیت المال ہی میں ہوگا اور اگر زنا کی گواہی میں گواہ یا فقط کہیں کہ چھنے قصداً زانی اور زانیہ کی طرف
دیکھا تو اولی شہادت قبول کی جائے یعنی قصداً دیکھنے کے جرم میں شہادت رد نہ کرنی چاہیے اور جس شخص پر گواہی زنا کی گئی ہو
اور وہ اپنے حصص ہونے سے انکار کرے اور اس کی چور و کار کو کا اس سے ہووے یا ایک مرد اور دو عورتیں اس کے حصص ہوں
گواہی میں تو اس کو رجم کیا جاویگا اور امام زفر اور شافعی کے نزدیک جرم نہ ہوگا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے

باب شراب پینے کی حد کے بیان میں

حد شراب کی مانند حد قذف کے ہوتی ہے اگر کوئی شہی کو شہے اور غلام کو چاہے جس اگر وہ اسے ایک غلوہ شراب کا پیرا بیوف
اور اہل اس باب میں قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ پیے شراب کو تو کو شہے مارو اور کو کچھ کہے تو مارو اور کو
پھر اگر کسی کو مارو اور کو کچھ کہے تو قتل کرے اور کو کا لاد کو صاحب منہی اور ہر سے ہوا انسان کی سے سمیت اور وہی کو
حد بیت ابی ہریرہ سے اور زمری نے صحیح کہا حد شراب ہریرہ سے حد بیت ابی ہریرہ سے اور صحیح کی اولی نہ ہی سے حد شراب بتایا
اور کو کچھ نہ سے حد شراب اور ان جہان نے صحیح میں ہونے ان سے منکر ہی میں قبول منسوخ ہو گیا اور اس کے

یہ گواہوں کے ہونے
شہادت قبول کرنے
نہ ہونے

روایت کیا نسائی نے سن کر یہی میں جاری سے اس حدیث کو اور اس میں یہ کہ لایا گیا ایک شخص اس شخص سے مل گیا علیہ السلام کے پاس کہ یہی تھی اور سننے شرب چمگے مرتبہ میں تو آپ نے اس کے کوڑے لگائے اور قتل نہیں کیا اور ایک لفظ میں زیادہ کیا کہ یہ مسلمان کو نہ معلوم ہو کہ کوڑے مارنا شکر گیا اور قتل اور گھبرا گیا یعنی سنسوخ ہو گیا اور روایت کیا اسکو ہزارے نے سنند اور ابو اور نے سن میں اور امام شافعی کے نزدیک چالیس کوڑے مارے اور جاری لیل اجمع صبحا بکا ہوا تھی کوڑے کے مزہ ہی پڑا پس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص کہ اس نے پی تھی شراب سو مارا اور اسکو دو چہر یوں سے گھوڑی کہ قریب چالیس بار کے اور اسکی طرح کیا حضرت ابوبکر نے پھر جب ہوئے حضرت عمر نے شہوت کی گولہ سے سو مارا عبد الرحمن بن عوف نے کہ ہلکا مہین کا تھی ہو سو حکم کیا اسکا عمر شریف نے روایت کیا اسکو بخاری نے سلم نے اور کالاف اسکو حکم کے مستدرک میں ابن عباس سے ہے اور جسے شراب پی اور اسکی طرح کرتا ہوا اور شرب کی ہو جو چاہے اگر چہ راہ کے دور ہوئے سے جانی رہی ہو یا استہوا و قتل اسکی زائل ہوا اگرچہ نیند نہ کر کے پینے سے ہوا اور وہ اسکا اقرار کرے ایسا باہر اور دو اور پتر شراب پینے کی گواہی میں اور معلوم ہو کہ اس نے اپنی خواہش میں ہی پی تو اسکو دو لگانے

ف حالت میں جو سن ہو تھی میں تہا میں اور قیاس سے اگر مست ہو تو صدا واسطے ہی جانی کہ حضرت عمر سے صحابی ایک عالم کی گواہی کو کہ مست ہو گیا تو ما میں سے اور فرمایا اللہ اکبر انہ انہ یعنی بے کوڑے مارے حکم کو سبب نشہ تیرے کے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے سننے میں اور انوطنی نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے طے کے شخص کو کہ مست ہو گیا تھا بلکہ سے اور بہت سے آثار میں زور دہئے میں کہ کیا وہ کیا اور امام مسلم فتح القدر میں حسن اور اگر وہ بعد ہو جائے تہمت کے اقرار کرے یا وہ گواہ ہو جائے گواہی میں **ف** اندوری فاسق کی ہرست سے یعنی اگر فاسق کی دوری کی ہوت سے ہوتانی رہی تو اس سے نہ چاہو گوی **ص** تو وہ واجب نہ ہو گیا اور امام محمد کے نزدیک ہر گواہ سے ہوا ہونے کے بھی تو دوری ہوا یعنی اور دلیل بخون کے کہ حضرت ابن مسعود حکم کیا اس شخص کے لیے جو لایا گیا تھا کہ وہ گھبراہٹ سے گواہی دے کہ اسکو معلوم ہوا کہ زنیہ کے حد نہ ہوگی روایت کیا اس نے کہ جو ہر راقہ اور سخن میں راہویہ نے سن اور اس طرح اگر اس سے عین شراب کی ہو پالی جائے تو شراب کے کوڑے باجوہ اور کیا تھا اور سن سے چہر جائے یا فرار تھی کسی کی حالت میں کہ اسکو اسکی عقل جانی رہی جو تو ان سے سہو تو میں میں نہ لگائی باوجودی اور ماہیلتیے کہ فہستی کی امام صاحب کے نزدیک تہمت میں حد کے یہ کہ کچھ نہ بچائے یہ ان کے ہر گواہان سے اور حضرت میں شہروں کے یہ کہ بیوردہ کے اور صاحبان کا بھی یہی تہمت کا جو اسکی طرت مال ہونے میں

انہ شہنی اور امام شافعی کے نزدیک ہر گواہ سے لایا اور کہ تہمت میں **ف** اور بھی جانا جائے کہ شراب گوسکی تو ایک نظر دینے سے بھی حد ہوگی اور وہاں میں اس کے بہت سے چاہے **ص** اور اگر تہمت ہو گیا تو اسکو جو وہاں ہوگی اور ان کے ہر گواہ اور اقرار دینا اور اسکو اسکا حد کے جاری ہو گا اور کوڑے سوزنا کی طرح خرم کے بدن پر اور زور نہ دینا کہ ہر گواہ کی کہ پڑے تو ان کو اسکا لگانا

باب تہمت زنا کی حد کے بیان میں

حد میں ہر ایک زنجور کو جانی جو ان کو مسلمان نہ کلن پاک ہو زنا سے کوئی شخص زنا کی تہمت لگائے مگر صحابہ

یا حد کے برس میں اوس سے کھمال لہو سے تو یہ جائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہو مسئلہ اگر کسی کو کہے کہ اس
 زانی اور دوسرے نے اوس سے جواب میں کہا کہ تو زانی ہو تو دونوں کو حد ماری جاوے گی اور اگر اپنی منگو سے کہے کہ اس زانی اور
 وہ جواب میں کہے کہ زانی تو ہو تو عورت پر حد لگائی جاوے گی اور لعان واجب نہیں ہوا اور اگر عورت یوں جواب دے کہ میں نے
 کیا یہ تو حد اور لعان دونوں باطل ہو جائینگے اور وجہ اسکی یہل میں مذکور ہے **حص** اور اگر پہلے اپنے بیٹے کا قاتل کیا
 پھر کہا کہ یہ نہیں تو لعان کرے اور اگر اول کہے کہ یہ زمین پھر اتر کرے تو اس صورت میں اوپر حد لگائی جاوے اور دونوں
 صورتوں میں بیٹھا اوستیکے ہو گئے اور جو عورت سے کہا کہ یہ اڑکا میرا ہے تیرا تو حد اور لعان کچھ نہیں واجب ہوگا اور اگر زانی گالی
 ایسی عورت کو دی جسکے بچے کا باپ معلوم نہو یا جو اپنے بچے کے باپ میں لعان کر چکی ہو **ف** بچے کی قید اس واسطے لگائی
 کہ بچہ بچے کے اگر لعان ہوا ہو گا تو اسکی تعاقب سے حد واجب ہوگی **حص** ایسے مرد کو زنا کی گالی دینی جسے لوٹنے پر تیر منگو
 سے صحبت کی ہو **ف** مشاہدہ بی بی یا من یا بھائی کی لوٹنے سے صحبت کی ہو **حص** یا شہد کی لوٹنے سے یا اوس حد کے
 جو چہرے کے لیے عیہ پر شلاہ ہو یا لہو یا جو اوسکی من رضاعی یا گالی دی یا اوس مسلمان کو جسے حالت کفر میں زنا کیا ہو یا گالی دی
 سکتا ہے جو اسامال عیہ پر شہادت کہ اسکی کتابت کا عیض ہو سکتا ہے تو ان سب صورتوں میں گالی حینت والے عیہ ماری ہوگی
 اور اگر ایسے شخص کو گالی زانی ہی جسے صحبت کی تھی یا خد سے یا آتش پرست لوٹنے سے یا کتابت لوٹنے سے یا اسے
 تکلیف کی تھا حالت کفر میں اپنی ماں سے تلو او سپر ماری ہوا ہوگی یا اوسکے ماں کو گالی دینا کہ گالی زانی سے تو او پر حد لگائی جاوے
ف مستان اور کافر کو کہنے میں کہدارا ہے دارالاسلام میں لعان لیا گیا ہو **حص** اور کئی جنایتوں کو دیکھنے کر میں
 اولیٰ المکتوبین کا تو **ف** مشاہدہ ہر گالی ہی یا ہر حد میں زنا کیا یا شراب پی تو میر کر کو اسے ایک ہی گالی دیا گیا
 ہر بار وہ ہر شخص کو گالی ہی ہر بار اور ہر عورت سے زنا کیا ہو **حص** اور اگر جس اوسکی مختلف ہی تو ایک حد لگائی جاوے گی
ف مشاہدہ اور شراب اور توبیح سب سے ایک گالی ہوگی اور امام شافعی کا اس میں خلاف ہوا دلیل اولیٰ المکتوبین میں ہے

فصل تعزیری تادیب اور توبیح کے بیان میں

تعزیر وہ ہے جو حد سے کم ہو اور اکثر اوسکے اوتنا ایس کوڑے میں **ف** اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت سعلی اسے علیہ وسلم
 فرمایا جو شخص کہ بوجہ جہالت کسی حد کو غیر حد میں تو وہ ظالموں میں سے ہے روایت کیا او سکھو یہی ہے اور کہا کہ محفوظ ہے
 کہ یہ حدیں مثل ہر اوڑھ گالا اوسکو مثل عی بھیمان بن شہیر سے اور روایت کیا او سکھو اب ماجنے قوالہ میں تھا اور امام محمد نے
 سزا اور اقل حد کا چالیس کوڑے میں غلام میں تو تعزیر میں اوس سے ایک کوڑا کہ لکھا گیا **حص** اور کثر اوسکے تین کوڑے میں
 اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک روایت میں اکثر اوسکے اونٹنی کوڑے اور ایک روایت میں بیشتر کوڑے میں **ف** اور
 دلیہ میں کوڑا ہر شخص نے اقل کو اوسکے راکام پر سونپا ہوا اور اسی واسطے ہر سے تھاٹے اوسکی حد میں نہ کر کی
ص اور امام کو چاہے ہی کہ ضرب و عیس و دونوں کرے اور مار تعزیر کی سخت تر ہے پھر زنا کی حد میں پھر شراب پینے کی حد میں پھر گالی
 کی حد میں **ف** یعنی تعزیر میں سخت تھکا وین اور باقی میں ہر ترتیب اور بہ تدریج نرم نرم تا حد پہلے **حص** اگر کوئی شخص
 غلام یا کافر کو زنا کی گالی دے یا مسلمان کو ان الفاظ سے کوئی کہے یا فاسق کو کافر یا تجھ سے اچھے آدمی یا جو کافر ہے

لہ
 اور اگر اس تک
 چھوڑا تو حد میں
 ہوگی کوئی حد
 جس سے واجب
 ہونی اور اسی
 سے لگائی
 اور اس سے
 حد میں کوئی
 حد میں کوئی
 حد میں کوئی

اویخانت کرنے والے آئی لوٹنے سے باز آئی مدین آئی دیوث یعنی بغیرت کہ اپنے اہل خانہ پر نہ ناکارہ اور ہوا قرطبہ میں
 کتنے یادداشتی شراغخارا آئی سو دعویٰ کر کے جتنا ہی دیکار کے جتنا ہی چہرون اور زناکاروں کے تمنا کی آئی اور
 تو ان سے چہرون بن تھر کیا باو گیا اور اگر سسٹن کو کھلا اور گھر آئی سو رائے کئے اور پچھ آو بندر آئی حجام آئی ولجھا
 اور باپا و سکا حجام نہ تھا اور ننگے فروری لینے والے آئی نالائق آئی جھٹھے بازا آئی سخرے تو ان سے چہرون بن تھر لایزم ہو گیا
 جس شخص بحد یا تھر ہوا اور وہ سکا کو تو اسکا نو ان سالیع ہون یعنی خون بناو اسکا میتین نہ یا جاو گیا **ص** صرافت و سخر
 چو اپنی زکوٰۃ تھر دے اور وہ جو شے تو شوہر بزخون بہا لایزم ہو گا **ف** سٹلا شوہر کا کمانا بننے پر یا نہ کہ کر کے کر کے
 یا باپا کی سے سنسن کرے پر یا گھر سے کل جانے پر یا او کسی امر پر تھر نہ لے اور صل میں اسرا تھمیل کی چو اپنے کو تو کرے

کتاب السرقة

یعنی چوری کا میان چوری اور سکو کہتے ہیں کہ مائل بالغ شخص کسی مال جو درم سکو را بنا زیاد قیمت کا ہو سے اور
 محفوظ یا حکم میں لکھا ہو پورے ایسے **ف** تو بنا سے نزدیک درم سے کم میں یا تھمہر کا اجا و اور امام شافعی کے
 نزدیک یعنی درم اور امام مالک کے نزدیک تین درم میں کا اجا و کیا اور اس سے کم میں نہیں ذیل ہماری یہ بکرت
 کیا بنا سے تھمہر سے انہوں نے کہا ہے انہوں نے کہا انہوں نے نہیں کا گیا یا تھمہر رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم لگا کر ڈھال میں کہ تھر سالی ایک بنا تھمہر اور سکوت کیا اسپرو یہ حاضری اور کے جو روایت کیا گیا
 سلم نے قیمت او سکی یعنی دینا تھی اور روایت کیا ان سالی نے نبی سند سے ابن اجمعی سے انہوں نے عمرو بن شعیب
 عن ابن جریج سے کہا انہوں نے تھی قیمت سکر کہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم میں درم اور روایت کیا انکو
 داؤطنی اور امام احمد نے اور تھمہر بن ابو یوسف نے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سند میں سعید بن مسیب سے انہوں نے
 ایک تھمہر سے کہا فرما رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نہیں قطع کرے گا ایک دینار یاوس درم میں اور حدیث اس لفظ سے
 موثوق ہے اور ابن مسعود کے روایت کیا او سکوت کا حکم بن عبدالرحمن نے ابن مسعود سے کہا فرما ہے کہ تھمہر نے نہیں بنا
 او سنے تو حدیث قطع کرے کہ روایت کیا امام نے اپنی سند میں قاسم بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے
 انہوں نے نبی اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ کا اجا یا تھمہر رسول اللہ صلی علیہ وسلم میں درم پر اور
 حصول آئی اور زیادہ ان تھر حضرت علی کا کہ انہوں نے کہا نہیں قطع کیا جاو گا تھمہر کم میں درم سے رواہ الی اوقطنی
ص صرافت یعنی مائل یا نئے اگرچہ تمام چوچو را دوس درم یا زیادہ کے مال کو اور وہ مال محفوظ ہو یا شہد **ف**
 اور اگر شہد ہو تو قطع نہ کیا جاو گا جیسے چوچو را مال اپنے ذی رحم نرم کے پاس سے **ص** مکان میں مانگ کر کے یا صدیقی
 کے یا درم میں کسی منافق کے جو بیٹھا ہو یا سجد میں اور مال او سکا او سکا باس چو اور اسکے لینے کا وہ اہلکارا فرار کرے او مال او
 کے نزدیک اور اقرار کرے یا درم او سکی چوری پر گواہی دین اور امام اوشے پوچھ لےوے کہ تھر و گیا ہو اور کیا چو اور کہتے ا
 او کس جگہ ہوا او کہنے مال کا چو اور کہے مال کا چو اور کہے مال کا چو اور وہ گواہ بیان کریں ان سب باتوں کو تو یا تھمہر او سکا کا ٹھانے اور
 اگر بہت گواہوں نے مال چو را یا اگرچہ اس مال کو بعض اوشے سے اوٹھالے ہوں لیکن اوشے میں سے ہر ایک کو درم سے کم نہ پوچھا

تو سب کا ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** اس واسطے کہ ہر ایک نے مقدار ضابطہ مرتبے لیا تو سب سارق ٹھہرے **ص** اور **و** ہاتھ کاٹا جاوے گا **ک** لڑکی یا بیٹے کے بچھڑا آسوس یا صندل یا سبز گدین **ف** یا اوکسی رنگ کا ہوس **ص** یا یا قوت یا زبرد یا موتی یا برتن یا دروازے لکڑی کے ہون چڑکے اور نہ کاٹا جاوے گا ہاتھ شہر تھیرے کہ چیلنے میں مشکا لکڑی اور گھاس اور نرگھل اور مچھلی اور پرندہ اور نرگھار اور برتال اور گرو اور چونا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے نصف برص **ص** سے کہ کہا انھوں نے نہیں کاٹا تھا ہاتھ چور کا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شہر تھیرے میں اور پرندے میں اس واسطے نہ کاٹا جاوے گا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قطع ہر پرندے میں نہ کہ گیا اوکسو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث مروی نہیں ملی بلکہ روایت کیا عبد الزقان نے حضرت عثمان کا قول کہ نہیں قطع ہر پرندے میں اور مچھلی میں سب قسم کی مچھلی داخل ہوا اور اسی طرح پرندے میں مرغی اور بظاہر کو تیر وغیر **ص** اور نرگھاروں شہر میں جو صدی گیا جاتی ہوا تھا اور وہ اوگوشا اور تیر و سوسن **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہاتھ کاٹا ہوا ہوسے میں اور نہ پھل میں خرگسے کے روایت کیا اوکسو امام احمد اور اصحاب نے اور صحیح کیا اوکسو ترمذی اور ابن حبان نے اور فرمایا کہ نہیں ہاتھ کاٹا ہوا شامی طعام میں روایت کیا اوکسو ابو داؤد نے اور اسلم بن حسن بصری سے **ص** اور کچھ میں جو درخت ہو اور خرگسے میں **ف** اور امام ابی یوسف کے نزدیک ہر شہر میں ہاتھ کاٹا جاوے گا ماعنی امشاک اور گوگسے اور جو چاشین بچھڑا روایت کیا ابن جریر سے **ص** اور اس حدیث میں جو کچھ **ف** اس واسطے کہ وہ محفوظ نہیں ہوتے اور نشا اللہ والی چیزوں میں اور آلات انہوں **ف** مثل چھول اور ساگر اور ستار اور طنبور وغیر کے **ص** اور حلیہ میں سے کسی کو ہوا یا پالیسی کی **ف** تو یہ کہہ کر اوکسو نصاریٰ اپنے خاتم میں ہاتھ میں اور شکل اوکسی یہ ہے **ص** اور شرط ہے اور زمین اور جسے کہہ دو آئین اور قرآن شریف میں اور آوازوں کے میں اگر کہہ دو لون **ف** یعنی قرآن شریف اور اس کا **ص** زبور درجوں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک سچے کے دروازے میں اور قرآن شریف میں بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوکے آرا میں بھی جبکہ زبور اس کا مقدار ضابطہ کے ہر **ص** اور علامہ ابن ہشیر میں کہہ کہ تا بی بیار فرستے کہ پان **ف** اگر کسی صورت میں ہاتھ کاٹا جاوے گا **ص** اور گتے اور چپے میں اور امامت میں روایت کر کے ہے اور امام شافعی سے اور ابو یوسف سے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاشین کسے کہہ لے ہر وہ نہوتے والے اور نہوتے ہاتھ کاٹا جاوے گا روایت کیا اوکسو احمد اور ہارون عالمی نے اور صحیح کیا اوکسو ترمذی اور ابن حبان نے **ص** اور کھنڈ اور کھنڈ **ف** اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک کھنڈ جو پر قطع ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھنڈ چور کو تو کاٹے گا ہر اوکسو روایت کیا اوکسو بیہقی نے اور کہا ابن المزیگر کہ وہی جو ابن زبیر سے کہہ کوہ قطع کرتے تھے کھنڈ چور کو اور جواب یہ کہ یہ بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کیا اور اوکسی اسناد میں کہیں ہر عازم جمہول چور اور کہا ابن امامت نے کہ وہ حدیث منکر ہے اور راثر ابن زبیر کا روایت کیا اوکسو بخاری نے مار بن عمر بن اوسعیف کیا اوکسو بسبب اس میں کہ کھنڈ کی کہہ کا عطا نے کہ ہم اقسام کرتے تھے اوکسو ساتھ کذب کے اور دلیل ہماری قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لا قطع علی الخلق یعنی نہیں قطع جو مخفی یعنی کھنڈ چور پر روایت کیا اوکسو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث فرمایا نہیں باقی کسی لیکن

اور امام ابو یوسف نے کہا کہ ہاتھ کاٹا جاوے گا

روایت کیا ابن ابی شیبہ سے ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے نہیں کی کہن چہرہ قطع اور بھی ابن ابی شیبہ نے روایت کیا
 زہری سے کہ مروان سے کہن چہرہ کو مارا اور نکال دیا و قطع نہیں کیا اور صحابہ بہت موجود تھے اور ایسا ہی اخرج کیا
 او سکوا عبد الرزاق نے نہر سے امر ایک روایت میں نہر میں صنفت ابن ابی شیبہ کی کہ مروان نے پوچھا صحابہ اور نہر سے
 اپنے وقت کے ایک کفن چونکہ باب میں موجد ہوں گے او کی اس بات پر کہ مارین ہم او سکوا اور پھر او میں او سکوا کو کہا
 شیخ ابن العلام نے فی الاشکافی تو صحیح مذہبنا من جہہ الا انک انہی اب نہیں شک ہر صحیح میں ہمارے ہر صحیح
 از روئے احادیث کے **ص** اور عام کے مال خزانے سے شلامیت الملل میں سے چہری کرے اور مال متحرک کے چرائے سے
 اور بقدر اپنے فرض کے یا زیادہ خرشار کے مال میں سے چرائینے سے اور ایسی چیز کے چرائنے سے حسین پہلے اسکا اتھ
 کہ چھاپہ ہر ایک وہ چیز دستو پہ کچھ علی نو اور امام ابو ہریرہ اور شافعی کے نزدیک کا اجاوسے اسواسطے کہ مایا زوال اللہ
 صلہ اللہ علیہ وسلم نے چرائے ہوئے یعنی چرائے ہوئے کو نکالو اور کوفہ روایت کیا او سکوا ارضی نے ابو ہریرہ سے **ص** اور
 یہ حدیث صحیح و یطعن کیا اور میں ہمدادی نے **ف** ابو جاس بات کے کہ او کی اسانہ میں اقدسی اور ابو سعید کے
ص اور اگر کوئی بوجہ چرائے تو کا اجاوسے سے پہلے سو تہ چرایا تھا اور او میں کا گیا پھر وہ بنا گیا اور پھر
 او سکوا چرایا تو پھر کا اجاوسے اور چھٹے کہ اپنے قریب محرم کے پاس حال چرائے برابر کر او سکوا مال بن باغیہ کا لیکن او سکے
 پاس لکھا ہوا تھا کہ کا اجاوسے اور اگر اپنے قریب محرم کا مال جو کسی اور کے پاس تھا او سکے گھر سے اپنی ماورضا علی مال
 چرائے تو کا اجاوسے اور امام ابو ہریرہ سے کہ اگر ماورضا علی کا مال چرائے تو کا اجاوسے اور امام ابو ہریرہ سے کہ اگر
 شوہر اپنی نکو کا مال یا نکو اپنے شوہر کا اگر باہر جگہ سے غور ہو یا غلام اپنے مالک کا مال یا مالک کی زوجہ کا مال یا اپنے
 مکان کا مال یا یہاں نیز یا ان کا مال یا مال نعمت خدیجہ کا فروان سے نوٹ میں ملا ہوا **ف** اسواسطے حضرت علی نے
 کہا تھا اور اس شخص کا جسے چرایا تھا مال نعمت کا روایت کیا او سکوا عبد الرزاق نے نہر میں **ص** یا اجامہ کا مال
 یا او سکوا میں کا حسین گھسے کی اجازت ہوا **ف** او اگر کوئی گھسے کی اجازت ہو اور رات کو چرائے کا اجاوسے اور
 اگر اجامہ کوئی حافظ ہو تب بھی وہاں کے مال چرائنے سے کا اجاوسے اور سمجھ کے مال میں اگر کوئی حافظ ہو اسباب پاس
 کا اجاوسے **ص** اور جو کسی بیگ کو چرائے گا وہ سو گھر سے باہر نہ بیجا لے گا گھر میں سے لوٹ شخص کو یہ بوجہ باہر گھر کے
 تو کا اجاوسے اور امام ابو ہریرہ اور شافعی کے نزدیک اگر اسنے کا گھر کے باہر کال کے دیا اور دوسرے نے لے لیا تو ہر
 قطع ہو اور دوسرے نے گھر کے اندر کا تھا مال کے لیا اور اسنے دیا تو دوسرے پر قطع ہو اور نہ خیر سے میں ہو گا اور داخل ہو
 خانہ کے حج میں اس کو کر کہ دیا اور دوسرے نے آن کر کہ لیا تو ایک روایت میں کا اجاوسے اور ایک روایت میں نہر
 کے کا تھا کہ لے جاوے گئے **ص** اور جو گھر کی دیوار میں حوراج کر کے کا تھا اندر مال کے کچھ سے بیوسے یا قبیل جو آستین سے
 بہرہ کاٹے یا ذون کی قطار میں سے ایک ونٹ یا او سکوا بوجہ چرائے تو کا اجاوسے اور امام ابو ہریرہ سے کہ نزدیک گھر
 اندر کا تھا مال کے لینے سے ہی کا اجاوسے **ف** اور جواب ہمارا اصل میں مذکور **ص** اور اگر اسنے کو یا او سکوا جو
 قطار میں سے چرائے اور وہاں کوئی حافظ ہو اگر چہ ہوا یا نسیطے کو چیکر او میں سے اسباب لے یا کا تھا سند میں

کردوں اور سکو ایسا کہ اوسکا کوئی ہاتھ نہ ہو کہ کھائے اوس سے اور ہتھیار کرے اوس سے اور گوئی پر نہ ہو کہ چلے اور ہر او
 اسی طریقے سے کھلا اور کھور قلعی سے اور عبد الزراق نے نصف میں شعی سے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن ابی بکر
 نے نصف میں اور یحییٰ نے اور کھلا ابن ابی شیبہ نے مثل اسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عرش سے کہ انھوں نے مشورہ کیا
 اس باب میں اور جامع مولوں کو کار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور اگر وہ حدیث صحیح ہو تو ابجد حضرت علی خاتم انبیا نے لکھا
 اور صحابہ افتخار کرتے اس لئے کہ نول سے اور ظناوی سے ظہن کیا اوس حدیث میں **ف** اور کہا کہ ہننے تلاش کیا ان آقا کو
 سو نہ پائی کہ اصل انکی اور ایسا سٹے سنکر کہا اوسکو سنائی نے اور مسعود طبع میں کہ یہ حدیث صحیح نہیں **ص** یا یہ کہ وہ
 حدیث معمول ہے سیاست پر **ف** یا مسوخ ہے صیسا کہ قتل اوس حدیث میں امام شافعی کے نزدیک بھی مسوخ ہے **ص**
 اور اس میں اوس شخص کا حال پر جو چوری کرے اور اوسکا ایمان ہاتھ یا لگا تھا اوس ہاتھ کا یاد اور لکھیا ان اور سکی رسولے
 لکھنے کے علی ہون یا نبی بکار ہون یا دوا ہر پیر لکنا ہو یا وہ جو قبل پیشہ کے اوس شیخ مسودہ کو حملے مالک کے کہنے
 یا اوسکا مالک ہو جائے ہر با بیعت یا قیمت اور سکن میں ہم سے کہ ہو جاوے قبل ہاتھ کاٹنے کے یا اوس شیخ مسودہ
 مالک کا دعویٰ کرے یا دوا چوری میں لکھ چوراہکی مالک کا دعویٰ کرے اگر یہ کوئی دلیل ہو یا مالک اوسکا مطالبہ کرے اگر چوری ہو
 اقرار کرے کہ ان سے معذور ہوں کہ ہاتھ کاٹا تھا یا اوجاوی **ف** اور ان مسائل میں خلافت امام ابو یوسف اور فرافضائی
 کا اور اصل میں مذکور ہے **ص** اگر دوا ہی ایک چیز چور میں اور یا ایک زمین سے غائب یعنی روپوش ہو جائے اور اگر کسی
 دونوں کے ہتھ چرانامت ہو تو وہ چور ہو چور جو اوسکا ہاتھ لگے گا اور اگر امانت کے یا غصب کے یا سود کے مال کو
ف اسٹا ایک بنا کر کے ہننے میں دونا رہے اور اوسکو چرانے گیا **ص** امانت اور غصب اور سود اور چور
 ہاتھ سے چرایا اور انھوں نے مظاہر کیا تو ہاتھ اوسکا کاٹا گیا اور یہی حکم ہے حدیث میں لکھنے اور کہنے سے لینے و لینے
 اور مضارب اور حرم اور اوس شخص کے مال میں چور ہو سکوا واسطے خریدنے کے لایا **ف** یعنی لکھنے ہاتھ سے اگر چور
 چوراہا جائے اور مظاہر کرین تو قطع لازم ہوگا **ص** اور اگر مال ان لوگوں کے پاس سے چوری جائے اور ہر مالک
 مظاہر کرے اوس چور سے تب بھی ہاتھ کاٹا گیا ونگا اور اگر چور نے مال چرایا اور اوسکا ہاتھ اسکے عوض میں لکھا بعد
 اسکے وہ مال کسی دوسرے سے چرایا تو اسے بدل چرنا وہ اصل مالک اگر ہاتھ کاٹنے کی دوا ہوست کر لینے تو دوسرے کا
 ہاتھ نہ کاٹا گیا اور اگر نظام کسی نیر کے مال کی چور سے کاٹا گیا تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹے گا اور مال چور ہو تو اوس کے
 مالک کی طرف نہیں یا چور کا اور اگر مال ہلاک کیا ہو تو حفظ امانت اوسکا کاٹا گیا **ف** ہر ہر کی وہ عطا ہون ہو یا نہ
 اور نول کو کتب کرے یا ہننے یعنی اور یہ مرتب امام ابو سفیان کا ہے اور اس میں خلافت چور ابو یوسف اور نہ اور چور کا اور
 دلیلین سب کی اصل میں مذکور ہیں **ص** اور ضامن نہ ہو گا اگرچہ اوستے خود اوسکو تلف کر دیا ہو اور روایت میں حسن
 امام ابو سفیان سے اگر خود مال کیا ہو تو نہ خان لازم آوگا اور شافعی کے نزدیک چاہے خود ہلاک ہو یا ہلاک کیا ہو دونوں
 معذور ہیں نہ توان لازم آوگا اور ہاتھ بھی کٹے گا **ف** تو ہاے نزدیک ہاتھ کاٹنا اور مال کا نوان و نون ساتھ
 نہیں ہونے کہ ہاتھ بھی چور کا کٹے اور اوس سے مال کی قیمت بھی لائی جائے لیکن اگر وہ ہی مال موجود ہوگا تو وہ پس

نیز سے چہرے ناکرہ پائے اور شہرین کماؤں کی لاشوں کی پرکے ف اور زیادہ تیرن سے فرکے واسطے کہ اور میں
 بوہد ہوگی اور لوگوں کو ایذا ہوگی ہذا ایہ ص اور اس صورت میں جو مال او سے لیا ہوا مسکا تاوان بڑا ہوگا اور شخص کو نہ ہونگی
 اور اعلیٰ کا نام ہو بھی لاش کر کے برف بھی ڈالوں کہ کسی کو نہ کرنا کیسا یعنی پلیسے خواہ وہ خوفزدہ نہ کی کی ہوا اس کے سے اور
 ص اور کوئی اور ہتھیار مارنے میں مثل لوار سے کہ میں ف تو حدیث اللہ ہی اور ہتھیار سے کہ کیا بارڈا ایسا ہی تو اس ص
 اور اگر کسی کو زخمی کرے اور مال لے لوے تو اس کا دامن اتھا اور یا ان یا نون کا نام ہوگا اور ہرگز ہتھیار سے جانا ہوگا اور
 اگر کوئی برف زخمی کرے اور مال شلہ یا جان سے مارے پھر ہرگز سے تو یہ کہے یا بعض اہلین و عاقل اور صالح نون یا جھیر
 ہر کی کی جو اس سے عزت فریہ کھتا ہوا فلی کے کچھ لوگ وہ سہرا سمیعان پر کچھ رہنری کریں یا رات کو خواہ دن کو شہرین یا شہر
 کے کہیں ہر کی کی ان سے ہر نون میں لازم ہوگی کہ اگر قتل عدو ہو تو کو ہتھیار کی ہتھیار سے ہوا اور اگر ہتھیار سے نہ
 ہو تو کو ہتھیار سے ہوا اور اس میں خلاص ہوا ہو سے اور شہر کا اور وہ نگوئی حاصل میں ص اور جو کسی کا
 کا گوشت کھاؤ اسے وہیت لازم ہوگی اور شخص کا کو کھادت کہے تو اس کو اس کے عرض میں واسطے سے اسے اسے

کتاب الجہاد

جہاد میں کا فزون سے دین کے واسطے ہرگز تہا میں فرس کماؤں یعنی مسلمانوں کو یہاں سے کہ شروع ہوا ان کا خود کریں تو
 اگر بعض مسلمان کہنے لگیں کہ میں نے اس سے سابقہ ہوگا ف تو نصیحت جہاد کی ناست ہوتی ہو تو اس سے ایصال کے
 فاقشوا المشرقین کہیں تاکفہ لہما یقاتلوا کہہ کا فقیہ تھا اور زیادہ سوال اعلیٰ علیہ سلم نے جہاد سے دعا اور
 اور نہ لے کر دھما اچھو ایصال سے ایمان تک کہ لوگی اخیر است میں دعا ہے روایت کیا اور کہا ہوا اور اس سے
 ص اور اگر کوئی نہ کہے تو اس کا ہونگا ہونگے اور زیادہ اور عورت اور غلام اور اندھے اور ابا ج اور اسے ہاؤن کہے
 فرس میں ف اس واسطے کہ لوگ بخت ہم کا ہو اور نہ اور غلام کو نواز دوسری کے حق سے فرخت نہیں ہو
 اندھے اور ابا ج اور ہاؤن کہے اس سے مانوں میں ص اور فرض میں بڑا کا فرض ہو اور اس صورت میں عورت
 ہاؤن ایسات لینے تو ہر کے اور غلام ہاؤن ایسات اللہ کے ہوا کو تکلیف پہنچے جس میں کا فرض ہے ہر مان کے لوگوں
 ہاؤن فرض ہوگا ہاؤن لوگوں پر ہوا اس سے فریب ہر جب ہتھیار میں اور اس شہر واسے لوگ مقابلے سے مانوں ہوا
 یا سستی کریں ہر ہاؤن لوگوں پر جو اس سے فریب ہر ہتھیار میں اور ان لوگوں کا ہی حال ہو ہاؤن تک کہ فرض ہو ہوا
 جب اہل اسلام ہر شہر میں اور نظیر اوکلی نماز جنازہ ہو کہ اولی ہمسایاں اور مسلمانان فریب ہوا سے فرض ہوتی ہو ہر گ
 نہ کریں اور دوسروں کو نہ ہونچے اور ہر فرض ہوتی ہو ہاؤن تک کہ کوئی ادا کرے تو سب تکنگار ہوتے ہیں اور جہاد ہر ہوا
 ہر گز نہ کرے تو ہر شہر کے مال میں ال یا جا ہے ورنہ کر وہ نہیں کہا اور لوگوں سے لیکر جہاد کرنے والوں کو دین ف
 واسطے کہ ہی اعلیٰ علیہ سلم نے ہی ایک زرہ مخران سے روایت کیا او کو ہاؤن اس میں نے اور حضرت عمر سے ہی لیا
 مقبول روایت کیا او کو ہاؤن ابی شعیبہ اور ابن سعد نے طبیعات میں ص میں گم فرمادہ اہل اسلام کا دین کو محاصرو
 کر لین تو اول او سے مسلمان ہو جائے کی روزہ است کریں ف اس واسطے کہ روایت کیا عبدالمزاق نے ابن عباس سے کہ

نہیں لڑائی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم سے یہاں تک کہ بتلایا نہواؤ مکلفوں اسلام کے اور اصرار کیا اور کوا
 حاکم نے اور صیغہ کیا اور سکو تو اگر لڑائی کرے تکہ قبل لڑنے کے طرفنا اسلام کے تو کہنگار جو تکہ ص تو اگر وہ مسلمان ہو چکا
 مان لین تو بہتر ہے **ف** اس واسطے کہ طلب حاصل ہو گیا تو اب اپنے قتال سے باز رہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حکم کیا گیا میں کہ تمنا کروں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیدین کہ کہ زمین جو کوئی مسعود سوا اللہ کے روایت کیا اور سکو
 بخاری سلم نے ابن عمر سے **ص** اور اگر نہ مانیں تو ان سے چیز طلب کریں **ف** اس واسطے کہ حدیث خبر یہ ہے میں نے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو طلب کرو ان سے چیز یہ بھرا کر وہ قبول کرے تو کھینچ کر لے آئے
 کیا اور سکو سلم نے **ص** اگر چیز یہ دینا قبول کریں تو ان کے واسطے یہ وہ چیز ہے، لیے یہ یعنی اون کے جان مال محفوظ رکھنا چاہئے
 اور اگر یہ نہ ہو جو یہ یعنی معاملات میں ان کے احکام مثل مسلمانوں کے ہیں اور دلیل اس پر قول حضرت علی کا ہے کہ اگر کسی
 اور چیز یہ تاکہ جو جان و خون اپنے مثل ہمارے خونوں کے اور مال اپنے مثل ہمارے مالوں کے **ف** روایت کیا اور سکو
 شافعی نے سنہ ۲۰۰ میں اور اسناد میں اسکی ابو ایوب نے بیان کیا اور سکو از غنی نے **ص** اور اس کے سیکو کہ حضرت ہمام
 نے پوچھی ہوا ہے کہ ساتھ ہم نہ لڑے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہاد سے کہ تم کو چاہئے
 اہل کتاب پر سونلانا اور سکو اول طرف شہادت لالہ الہ الا اللہ کے روایت کیا اور سکو بخاری نے یہ لے لے اور اگر چاہئے
 دعوت اسلام ہو چکے ہو تو سب لے کر لڑائی کے شروع میں بھراؤئے مسلمان ہو جائے تو کہ یا ماہر **ف** اور یہ وہ
 نہیں کہ کوئی کافر کوئی شرف سے کہا کہ چاہا یا انہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مطلق پر اور وہ مافل تھے چہرا لڑنے والوں کو
 اون کے اور قید کیا اولاد کو ان کی کہا جسے عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا اور سکو بخاری نے لے لے اور یہ کہ چاہئے بلایا گیا
 بلوں اسلام کے **ص** پھر اگر چیز یہ دینا بھی قبول کریں تو اللہ تعالیٰ سے کہی دے اور اس کے کہ اوٹ لڑے **ف**
 اس واسطے کہ حدیث خبر یہ ہے میں نے کہ اگر وہ انکار کریں چیز یہ سے تو وہ مال گناہ سے اور لڑوٹ **ص** اس واسطے کہ
ف اور تمام آلات حرب اپنے لئے تک کے **ص** اور کافروں کو جلا دینے اور ڈبو دینے اور تیرا لڑے **ف**
 اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا کیا ایک فلاں کو طائف والوں پر روایت کیا اور سکو ابو داؤد نے اس میں
 ملحوظ ہے اور راوی اس کے حدیث میں اور یہ سوال کیا اور سکو قتیبی نے حضرت علی سے لیکر یہ سنا وہ اسکی نصیحت ہو اور بیاد اللہ
 سلمی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کو نبی نصیر کے اور کات ڈالنا اور روایت کیا اور سکو عیسا سے نے **ص** اور یہ وہ بعض
 مسلمانوں کا ہے جو یہ مانیں اور تم تیرے دشمن ہمارے میں کافروں کی نیت کرے کہ مسلمانوں کی **ف** یعنی اگر کافر مسلمان
 کو اپنی بی بی بیٹے اور اولاد کی اور میں لکھا ہوا اور اس کے مارنے کی ضرورت ہو تو صرف کافر کی نیت سے تیرے دشمن ہمارا ناپا ہے
 گو مسلمان بھی تیری بی بی بیٹے **ص** اور اپنے دست کاٹ ڈالیں گے اور ان کی کھیت بیان اور باڑے لگا اور غنا کرے گے
ف یعنی عہد نہ تو لڑے اور صحیحین میں ثابت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو فریب ہے جو تو اب نہ رہا
 کہ دعا اور کریں فرق ہیچانے تو جب تک کہ لڑائی ہو رہی جو کہ کفر میں نہیں اطرہ کر کہم اور کوا اس طرح دکھلا دیں کہ نہیں لڑے
 اور جب یہ مسلمان ہو جائیں تو ان سے لڑیں یا ہم اور کسی طرف چلے جاویں اور وقت اولی غصت کے رات کو اپنی بی بی بیٹے

اور اس کے سیکو کہ حضرت ہمام نے پوچھی ہوا ہے کہ ساتھ ہم نہ لڑے

اوس صورت کے کہ ہائے اور اونکے بیچ میں حمد ہو گیا کراچ کے روزم نہ ایشینگے اور پھر بعد ہضائیکے لڑنے میں تو یہ کر نہیں دیکر
بلکہ حمد توڑنا جو ہر عرامی ص اور مال غنیمت میں خیانت کرینگے اور شلہ یعنی سیکے ناک کان کا بیٹنگے اور وہ جو
عربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکا کر کیا تحائف اور حدیث اؤکی کتاب الطہارت کو ٹپن کے باب میں گذری
ص منسوخ ویر ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بیچڑ مال میں سے غنیمت کے اور عمدہ توڑو اور ناک کان
نکاٹو **ف** روایت کیا اوسکو سلم نے حدیث پر یہ میں **ص** اور شلہ میں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کا بدل دینا ہر تو
حرام ہوگا **ک** اسوا سٹے کہ اللہ کی پیدائش کا بدلنا حرام ہے **ص** اور اس کے اور یہ عقل اور بوزہ فرقت اور اسے
اور اپنا بیچ کر اور عورت کو نہ مارینگے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک شیخ فانی اور اباج اور اندھے کو بھی مارینگے اور ہم
یکتے میں کران لوگوں سے انرا نی تحقیق نہیں ہوتی تو انکا مارنا بھی جائز نہ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیا قتل
سے عورتوں اور بچوں کے روایت کیا اوسکو بخاری سلم نے اور آپ نے دیکھا ایک عورت کو رانی میں نہ تو قتل ہی سو فرمایا
کہ غمیں بھی یہی قابل قاتل کے روایت کیا اوسکو ابو داؤد اور انسانی نے **ص** مگر یہ کہ جب کوئی ان میں سے حکم جو یا تو ایسا ہو یا
صاحبان ہو کہ کافروں کو دستہ کرنا جو رانی پر یا رانی کے امور میں شورہ دینا ہو اور بیع کر کے مسلمان لڑکا لینے یا پشتر کو
ابتداء قتل کرے لیکر اسے کو اسکے اٹلنے سے دیر کرنا چاہتا ہے کہ دوسرا شخص آکر اوسکو مار ڈالے **ف** اسوا سٹے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وصا **ح** ہما فی الذنبا مع **و** ما یعنی بسر کرالہ میں سے دنیا میں جو فانی دستور کے اور یہ دستور سے
بعد جو کہ ابتداء اہاب کو مارے **ص** اور اگر آپ اوسے قتل کا قصد کرے اور اوسکو اوس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں
تو اوسکو مار ڈالے **ف** اسوا سٹے کہ قصود چہا ہی ملے جب آپ مسلمان اپنے بیٹے پر تلوا کھینچے اور بیٹے کو بچنے کی کوئی صورت
نہیے تو قتل کرے آپ کے قتل کرے اوسکو تو کافر آپ میں بریہ اولی قتل کرنا جائز ہوگا ہند **ص** اور بھی منع کرے
قرآن اور عورت کو لینے لٹکان میں ہزارہ لہن حدیث محمودی ہوا اور اگر ایشکر ہوگا اور گان ناب جو قلع کا کوچہ حضرت عثمان
ف صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں وہی حضرت ابن ہرستہ نے منع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے کہ
سفر کیا جائے قرآن کو لیکر دشمن کے ملک میں اور ایک روایت میں سلم کی ہے کہ میں وف کرنا ہوں اس بات کا کہ اسے اوسکو
دشمن اور اگر امام کافروں سے سلج کرے میں بہتری دیکھتا ہوں جو کہ اوشے صلح کرے **ف** خواہ مال کیا لیکر
اسوا سٹے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن **ح** اللہم فاجتنبہا لھا و قو کل علی اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے صلح کی اہل مکے سے اس بات پر کہ رانی کو جو وقت کہ میں جس تک ایسا ہی نہ لو کہ ہرستہ میں بھی اور سیرت
ابن ہشام میں بھی ہے روایت کیا کہ وہ سجدو برس تک تھی **ص** اوسکو کو توڑو اذین اگر توڑنا اچھا ہو اؤکو اطلاع دیکے
اور اگر کافر خیانت کریں تو ہدون اطلاع دینے اوشے میں **ف** اسوا سٹے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑو اذی وہ
صلح ہوگی تھی شکر میں کہ سے اور در صورت خیانت نہ کرے کافروں کے بغیر اولی اطلاع دی کے اڑنا جائز نہ ہوگا کیونکہ بیضا
ہو جاوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدوں میں فاجنہ دعا اور یہ حدیث غریب ہے اور قول یہ عمرو بن عبیدہ
لیکن اسکے سنوں میں اور عد نہیں صحیح آئی ہیں **ص** اور مدعون سے صلح کر لین لیکن مال نہیں اور اسے لیا تو بجا اور کو

ماہرین اور مسلمان کا فزون کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور لوہے ہتھیار اگر جو صلح کے ہوتے اس واسطے کہ روایت کیا
 یہی ہے کہ میں اور بزرگے مسندین اور بزرگے ان سے منہج میں عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہتھیار کے بیچنے سے فتنہ و فساد میں کہا یہی ہے کہ یہ ہتھیار اور روایت کیا اور لوہے ہتھیار کے ہوتے کہ میں
 لیکن سننا اور شیخین ہر ص اور جن کا ذکر کوئی مسلمان مرد یا عورت آزاد یا نہ سے تو ان اور اس کی بیعت اور اس کو
 قتل نہ کرے گا ان اگر ان میں سے ہر ایک کو تو والدین اور چاکرانان میں سے کو تاہم یہ کہ **ف** اور حمل اس باب میں
 قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمان برابر ہیں خون ان کے اور ذرہ رازی کر سکتا ہے اور ان کا بیعت ہوتی کہ اور وہ ایک کے
 روایت کیا اور اس کو ابو داؤد اور بخاری مسلم نے **ص** اور اگر کوئی بیعت یا قیدی یا سوداگر مسلمان جو ان کے ساتھ ہے یا غلام یا بیعت
 جو اسلام لایا ہے لیکن بیعت ہوتی ہے یا بیعت لایا یا بیعت انان سے تو ان اور اس کی باطل ہوتی اور امام محمد کے نزدیک
 انان غلام اس کی بیعت اور اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انان غلام کی انان بیعت ہوتی ہے اور اس کے
 میں ہے کہ روایت کیا اور اس کو ابو موسیٰ اشعری نے اور کہا انان غلام نے کہ یہ حدیث پہنچانی سنیں باقی ایک روایت
 عبدالرزاق نے حضرت عمر سے سنا اس کے موافق اور ابن ابی شیبہ نے اور دلیل امام صاحب کے منکر ہے جو بیعت

باب غنیمتوں کا اور اوس کے بارے میں

مسلمانوں کا بادشاہتیں شکر کو علیہ اور زبردستی سے فتح کرے اور لوہے ہتھیار یا ہتھیاروں کے ہاتھ میں ہوں اور
 مقرر کرے اور ان خود پر جزیرہ اور ان کی زمین پر خراج ہتھیاروں سے **ف** دلیل اول مسئلہ کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے غزیرہ کے ملک میں ایسا ہی کیا تھا اور دوسرے مسئلہ کی یہ ہے کہ حضرت عمر نے اہل عراق کو ان کے ملک پر بقرار رکھا تھا اور ان کی
 زمینوں پر خراج لیا تھا حدیث یہ **ص** اور قیروں کے اعتبار سے جو ہے ماہر نے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اعدائے بنی مصطلقہ کو قیدیان ہر سے **ص** اور چاہے ان کو غلام بنائے **ف** اس واسطے کہ ان
 اور اس کی دفعہ شریک اور مسلمانوں کا بھی فائدہ ہے **ص** اور چاہے آزاد چھوڑے کہ مسلمانوں کو ذمی بننے کے جزیرہ دیا کریں
 اور زمین جائز ہے کہ ان کو قیدیوں کو نعمت احسان کر کے چھوڑیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے **ف** اور دلیل چوتھی
 قول ہے اللہ تعالیٰ کا **وَإِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ ذَلِيلٌ** حدیث **ص** اور جائز ہے کہ مال سیکر اور کو چھوڑ دینے سے
 موقوف ہونے لڑائی کے نہ ہلے میں مسلمانوں کے جو کافروں کے نزدیک قیدی ہیں اور بعد موقوف ہونے لڑائی کے مال
 لیکر چھوڑنا جامع ہے علم کے جائز نہیں ہے اور مسلمانوں کے ہلے میں بھی چھوڑنا امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں ہے
 اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف سے اس باب میں دو روایتیں ہیں اور امام شافعی کے نزدیک مطلقاً جائز ہے
 لیکن دارالمسعودیہ میں ہے کہ نزدیک جائز نہیں ہے اور بھی عوام ہر موشی کے کوچین کا بیعت ہوتی ہے کہ اس کو کھارے اور اس کا
 میں لایا ہو یا نہ لایا ہو اور لوہے ہتھیاروں کے ہاتھ سے تاکہ کافرانہ ناوٹھاویں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک نہ موشی
 چھوڑنے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ کوئی نہ سے بکری کے گوشت کھانے کے اور
 جواب ہے کہ یہ حدیث مرفوعہ نہیں بلکہ قول ابو بکر کے ہے کہ روایت کیا اور اس کو مالک نے موطن میں اور دلیل چوتھی ہے کہ

عیوان کا واسطے غرض صحیح کے درست ہر اور زمین شگم ہر اس بات میں نکافون کی شمولت تو قرآن سے برہے کہ اور کوئی
غرض نہیں تو اگر انکو زندہ چھوڑ دین تو کافون کی کثافت ہوگی اور باعث اٹھنے غلبے کا ہوگا اور زندہ کو عین نکاہر کے ہونے کے
اوشہائے مریعہ پر شہ صحیح میں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو چیزیں جہالت سے نہیں جلتی ہیں تو اسکو گارڈین ایسے مقام کہ کافون
کو اطلاع نہ ہو وہ ہدایہ ص اور کافون کے ملک میں ان غنیمت کو نہ بائین **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ان غنیمت
اور دلیل ہاری یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کیا غنیمت کی بیع سے دارالحرب میں اور قسمت بھی بغیر بیع کے ہر
ہدایہ اور یہ حدیث غریب کو ماہی شیخ ابن امام نے **ف** اور اگر لشکر والوں کو مال اسلحہ بانٹ دین کہ انکے پاس مال نہ ہو
دارالاسلام میں داخل ہو کر پھر قسمت کی جاوگی تو ہاں ہی اور چونکہ کاسلما فون کو پونچے وہ مال غنیمت میں اونکے شریک ہونگے اگرچہ
مدد کو لے لوں گے کافون سے اور انکے اہتاق نہوا ہو مگر بازاری شخص اور جو کہ دارالحرب میں مریحے سے شریک نہ ہوگا اور امام شافعی
کے نزدیک جو شخص کہ بعد اٹھائی تکست کے مریحے اگرچہ دارالحرب میں مریحے تو شریک ہوگا اور حصا و سکا او سکے وارثوں
شے گا اور جو دارالاسلام میں آکر مریحہ تو حصا و سکا ہو سکے کاسبے نزدیک وارثوں کو او سکے دایا یا بیجا اور جائز ہو سلا فون کو
کہ مال غنیمت سے ان اشیا کو تقسیم سے پیشتر دارالحرب میں کام میں ملاوین گھا ناو گھا ناس اور گھا ناسی اور گھا ناسی اور تیل اور
پتھیا سبکی جا بہت پیسے **ف** اسوا سطلے کہ روایت کیا یہی ہے نے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نہ مال اللہ علی ہر بلایہ وسلم
دن غیر کہ گھا و اور چیز اور نوا وٹھا و اور کانا او سکوا وادی نے معازی میں اور سند سے **ص** اور جب رار الحرب تکلیف
تو او کو کام میں ملاوین بلکہ حسد ریلینے پاس ہی انکو مال غنیمت میں والیں نہیں مگر انکا بیجا جائز نہیں اور جو شخص کافون
میں سے مسلمان ہوا ہوگا او سکے جان نقل سے اور او لا و سفیر او سکے قید سے اور جو مال کہ او سکے پاس ہوگا یا کسی مسلمان یا کس
کے پاس مال نہ ہوگا غنیمت جو جہالت سے محفوظ رہیگا **ف** اسوا سطلے کہ روایت کیا امام محمد نے خود بن الزبیر سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گھا ناس کے کسی چیز کے ساتھ وہ چیز او سکے ہر اور اسناد میں او سکے ابن ابی نعیم نے
اور روایت کیا او سکے سعید بن منصور نے اسناد صحیح اور روایت ابی داؤد میں کہ فرمایا آپ نے کہ تو مریحہ اسلام لائی تو محفوظ
کر لیا انھوں نے اپنی جان فون اور مالون کو **ص** لیکن او سکے مسلمان ہونے سے او سکے اولاد کا یعنی بڑے ایسے اور او سکے
عورتا و عیال اور زمین اور غلام ہونگے اور جو مال کہ کافون کی پاس مال نہ ہوگا غنیمت میں داخل ہوگا

فصل غنیمت کی قسمت کے بیان میں

جو شخص کہ دارالاسلام کی حد سے لگے بڑھنے کے وقت سوار ہو اگر چہ بعد او سکے ٹھوڑا او سکے گھڑا ہو اور وقت طرائق کے
پہلے ہو او سکے لیے وہ حصے ہیں اور جو وقت پہلے کے دارالاسلام کی حد سے زیادہ ہو تو او سکا ایک حصہ ہر اگرچہ وقت اولائی
سوار ہو اور مال شافعی کے نزدیک اعتبار سوار اور یہ یاد ہونے میں اولائی کے وقت کا ہو اور سوار کے لیے اونکے نزدیک تین حصے
ف اور یہی ترتیب و صاحبین کا اور دلیل امام صاحب کی یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح عبد اللہ بن عمر
کہ کہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ اور تفصیل فتح القدر میں ہے
ص اور سوار کے اگر دو گھوڑے ہوں ترتیب بھی باگ ہی کا حصہ لیگا اور اونٹ اور خیر کے واسطے کچھ نہیں اور غلام اور کو

میں

اگر کوئی مسلمان جو دار الحرب میں جائے تو وہ کافرون کی جان اور مال سے تعرض نہ کرے مگر جب کافرون کا بادشاہ
 اور سکا مال کے لیے سے یا او کو قید کرے یا او کو بی کافراؤں کے ساتھ یہ کام کرے اور حال کافرون کا جائتا ہو تو اگر
 باوجود اس حرمت کے کوئی چیز کمال لائے تو اسکا مالک ہو جاوے گا بطور ممنوع عین الی چیز کو فقیر و ن کو خیر کوی چیز
 اپنے خرچ میں لائے یا اسلئے کا وسکا لینا حرام تھا اور اگر سوداگر نہ کو رس کے ماتھے کسی کافر نے کوئی چیز فرض بھی یا سوداگر نے
 کافر کے ماتھے یا انہیں سے ایک لے دوسرے سے زبردستی کوئی چیز لے لی اور چرودہ دونوں دارالاسلام میں آویں اور
 فاضی کے بیان جو عمر بن قاضی نے حکم نصب کا ہے نہ فرض مسلمان کا کافر نہ کافر کا مسلمان بلواری علی اگر دو کافراں کو
 میں فرض یا نصب کا معاملہ کریں اور پھر اس کے بعد دارالاسلام میں علیہ آویں یعنی فاضی کچھ حکم نصب یا فرض کا نہ سے مارا اور
 کافر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آویں اور نالاش کریں تو فرض کا حکم کیا جاوے گا اور نصب کا نہیں کیا جاوے گا اور اگر دو مسلمان
 لیکر دارالحرب میں جاویں اور ایک ان میں سے دوسرے کو قصداً یا خطر مارنے لے تو اس کے مال میں خون بہا واجب ہوگا اور
 خطا کی صورت میں گناہ بھی لازم ہوگا اور اگر دو مسلمان دارالحرب میں قید ہوں اور وہ میں سے ایک دوسرے کو دارالحرب میں
 قتل کرے تو صورت ظاہر سے مارنے میں گناہ بھی لازم ہوگا اور قصداً یا خطر مارنے لے تو اس کے مال میں خون بہا واجب ہے
 مذکورہ جو صلاہ نام صاحب کے نزدیک ہے وہ واجب ہوگی قصداً اور خطا میں تو سزا میں کو جو دارالحرب سے
 دارالاسلام میں آوے ایک سال کا قتل نہ رہنے دین اور لوں سے کہدین لگا کر تو ہرمان ایک برس یا ایک مہینا
 جتنا امام کی رسم میں مناسب ہو پھر کیا تو پھر عزم میں کرنا جاوے گا پھر اس کھنے کے بعد اگر وہ اس جادگ پھر کوی ذمی ہوگا
 یعنی اسی سے جزا لینا چاہیے اور پھر او کو دارالحرب میں جانے نہ یا جائے جیسے کوئی ستائیں میں خریدے اور او پھر خرچ
 مقرر ہو جائے تو او پھر یہ ایک سال کا لازم ہوگا خرچ مقرر ہونے کے وقت سے یا کوئی ستائیں میں عورت ذمی سے نکاح کیے
 تو ان عورتوں میں بھی انکو خوبو سیکے کہ اپنے ملک کہ پہلے جاویں بر خلاف اسکے عکس کے یعنی اگر ستائیں میں ذمی عورت سے
 نکاح کرے تو وہ مرد ذمی ہو جاوے گا اور اگر وہ اپنے وطن کو جا یا جاوے گا تو جانے دینگے بس اگر ستائیں میں جو دارالاسلام میں آیا تھا
 دارالحرب کو لے تو خون اور سکا حال ہو جاوے گا **ف** تو اگر کوئی مسلمان یا ذمی او سکوتل کر ڈالے تو کچھ نہیں **ص** تو اگر وہ
 قید کر لایا جائے کافرون پر مسلمان غالب ہوں اور وہ شخص مارا جائے تو فرض اسکا کسی مسلمان یا ذمی پر تھا ساتھ ہو جاوے گا
 اور حال اسکا انہیں سے کسی پاس امانت تعامل غنیمت ہو جاوے گا اور اگر وہ مر گیا یا بدوین غلبے کے مارا گیا تو اسکا فرض اور امانت
 او سکے وارثوں کو ملے اور اگر کوئی خربی نہن لیکر دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں او سکے بی بی اور بچہ اور کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی
 یا عربی کے پاس ہاوردہ میان اگر مسلمان ہو گیا اور اسکے بعد کافر غلوب ہوئے تو اسکی تمام سہا کورہ داخل غنیمت ہوگی
 اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آیا اور پھر کافر غلوب ہوئے تو اسکا جو مٹا پھر مسلمان آوے اور جو امانت او سکے
 مسلمان یا ذمی کے پاس لگی ہو اور علی عربی مسلمان کی ہوگی اور لے سوا اور چیزیں **ف** یعنی عورت اور بڑے لڑکے اور
 مال اور سکا عربی کے پاس **ص** غنیمت ہو جاوے گی اور جو عربی مسلمان ہو اور دارالحرب میں اور او کو کسی مسلمان نے قتل کیا
 قصداً یا خطر اور اسکے وارث بھی مسلمان ہیں دارالحرب میں تو او پھر سو اگنا کے کے خطا میں اور کچھ واجب ہوگا اور امام شافعی

صل
 صاحب مسلمان مال
 نہ ہو تو اس کا مال
 ہوگا جو عورت کا
 ہے اگر عورت کا مال
 مسلمان یا ذمی کے
 پاس ہوگی اور وہ
 مسلمان یا ذمی کے
 مال کا ہے تو اس کا
 مال بھی مال کا ہے
 کہ وہ مال کا ہے
 عربی کی رہتی ہو
 مشغول نہ

کے نزدیک قتل عین قصاص و عین جتا واجب ہوگی اور جو شخص کہ چھل کر کسی مسلمان کو مار ڈالے اس کا کوئی وارث نہ ہو یا کسی کا وہ موتی جو خون کی بکری دارالاسلام میں آیا تھا اور مسلمان کی گناہ تھا مار ڈالے تو امام مکہ یا مسجد اہل کافران کو قوم سے تنگ اور گارتا اور کوفہ اور مدینہ اور کربلا اور کھلم کھاس میں دارالنا یا نورجہا لیں یہ جان کرنا یعنی باوشاکہ کو اختیار کرنا اور کبھی بخون بہا ملگرا معاف نہیں کرتا

باب میں عشری اور خراجی اور جزئیہ کے بیان میں

زمین عرب کی بارہ زمین جہان کے رہنے والا مسلمان ہو گئے ہوں یا غلبے کے طور پر مغرب جہاں ہو کر لشکر اسلام کو یا شامی لگتی ہو اور زمین بصرے کے سب عشری ہر حرف یعنی اکی پیداوار سنی دس حصے میں سے ایک حصہ لیا جائے لیکن زمین عرب کی سوا سوا سطلے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا راشدین نے خراج نہیں لیا عرب کی زمین سے اور جو زمین کہ اسلام لانے لائے اور کسی لشکر اسلام میں یا شامی لگتی ہو تو وہ زمین قبضہ میں مسلمانوں کے ہوا اور مسلمانوں کی زمین سے عشر لیا جانا ہی اور لیکن زمین بصرے کی تو قبایسے تاکہ خراجی ہونی مگر صحابہ نے نہ کر لیا اور پھر عشر کو سوا سطلے قیاس میں ترک ہو گیا **ص** اور جو ملک کہ غلبے سے جیسا ہوا پھر وہاں کے باشندوں کو اور سپہ قاتم رکھا ہو یا امام نے لشکے ساتھ صلح کر لی ہو تو وہ خراجی ہر حرف

اور ایسی ہی زمین اور عراق کی کہ وہاں سطلے کہ روایت کیا ابو سعید قاسم بن سلام نے کتابا بسلا امام ابن ابراہیم رحمی سے کہ جب فتح کیا مسلمانوں نے سوا اوکو امام انھوں نے واسطے عشر لے کر کہ تفسیر کردا سکونہ ہے سے چون کہ یہ فتح کیا غلبے اور سکونہ غلبے سے تو زمانہ حضرت عمر نے لکھا ہوگا اور سکے واسطے جو تمہارے بعد مسلمان آویسٹے تو پھر رکھا انھوں نے وہاں کے باشندوں کو اور ہراو لگی گردنوں پر چڑھا اور او کی زمینوں پر خراج باندھا اور ایسا ہی کیا عمر بن عباس نے جب فتح کیا نیز یہ فتح کو خراج

اسکان میں مدینہ قطیف میں اور پھر ہوا خراج ملک شام پر باجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور شہر ہور **ص** اور اگر کوئی شخص نے زمین ایران کو قبضہ کیا بلکہ ہوا باکریے تو وہ زمین اگر عشری کے متصل ہوگی تو عشری ہوگی اور اگر نہ خراجی کے متصل ہوگا تو خراج ہی ہوگا اور اگر خراج حکومت عرفیہ سوا عراق پر پھر کیا تھا یہ کہ جو زمین قابل زراعت ہو اور وہاں بانی ہو چکے اور سکے پیداوار سے ہر جریب تیغے ایک سطلے اور ایک دم لہنا چاہتے اور بکری کی زمین سے ہر جریب میں پانچ دم اور لگوارو چھو پانچ کے سٹے

کھڑے ہوں اور کوئی جریب میں دس دم اور اسکے میں مثل زعفران اور یاغ وغیرہ کے جاو سٹے حال کے مناسب ہوا لیا جو **ص** اور یہ سب ثابت حضرت عمر سے مختلف روایات میں اخراج کیا اوکا ابو سعید نے کتابا بسلا امام ابن اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ

ص اور جریب شصت شصت ہونا ہر حرف یعنی ساٹھ کر کہ ساٹھ کر زمین عرب دینے سے جتنا حال ہوا وہ ۴۰۰ ہوتے ہیں اور سٹے کا ایک جریب ہونا ہر **ص** اور شصت زمین کہ اگر کہ لہاں کی سات تھم کا ہونا ہوا اور اگر مساحت کا ساٹھ شتمی ہوا کہ

اوگی بکری ہونی اور اہل حساب کے نزدیک اگر جو ہر اوقل کا اور اوقل چھہ جو کا ہوا ہوا اس طرح کہ سٹے بطلوں سے ہوں ایک دوسرے سے **ص** چلیبہ شامیہ شرح وقایہ میں چونکہ جریب زمین اگر کہ یا س **ص** اور خراج میں آٹھ سے جو ہر کہ

نہ لیا جائے اور جو پنجائیش ہند منسوال کی نہ ہو تو کہ رو یا جا جائے مگر زیادہ کی گنجائش کی صورت میں زیادہ نہ کیا جائے نزدیک امام ابو یوسف کے اور زیادہ کہ لیا جائے نزدیک امام محمد کے **ص** اور صحیح قول امام ابو یوسف کا ہوا ابو یوسف نے ہفتویں ہوا اور توبہ عیو اسکے وجہ روایت کیا عبدالرزاق نے ابراہیم سے کہ آیا ایک شخص باس عمر لے کر اور کہ زمین خراج میں زیادہ گنجائش

اوس سے جو عمر پرانہ ہو تو فرمایا آپ نے کہ زمین راہ ہو، کوفہ اور ان کے یعنی جسے کچھ علاؤ زمین، جتنا تقریباً ہو چکا اوتنا ہی لین گئے
ص اور خراج گزار کی زمین پر پانی ہو چکا بند ہو جائے یا پانی زمین پر غالب ہو جائے یا کھیتی کو کوئی آفت ہو چکے تو ان جو روٹوں
 میں زمین پر کچھ خراج ہو گا اور اگر مالگن زمین اپنی زمین کو بڑا رکھے یا مسلمان ہو جائے یا کوئی مسلمان زمین خرابی کو خرید کرے تو
 ان سب سے روٹوں میں خراج لازم ہو گا **ف** اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خرید لیا تھا زمین خراج کو اور خراج دیا کرتے تھے
 کہا یہی ہے نہ عرفہ میں کہ ابن مسعود اور خباب بن الارت اور سعید بن علی اور شریح ان سب کی تحمیل زمین میں خراج کی اور روٹ
 کیسے ان کی شہادت اور یہی ہے نہ عرفہ الرزاق نے اس سے باہر میں خرید آنا ذکر کیا اور کونہ لہی سے خرچ میں عرب اور ان امام نے فتح اللہ
 میں **ص** اور خراجی زمین کے پانچ عشر زمین یعنی اوس کے برابر اور میں خراج ہی کافی ہے عشر نہ لیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک
 عشر ہی کیا جائے **ف** اور دلیل ہماری یہ ہے کہ کسی نے قطعاً را شدین اور صحابہ میں سے جمع نہیں کیا عشر اور خراج میں اور
 ہا یہ میں ہے کہ دلیل ہماری قول ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ **يَجْعَلُ عَشْرًا خَرَجًا فِي آَرْضِ مُسْلِمٍ** یعنی
 زمین جمع ہونے میں عشر اور خراج زمین میں سلمان کی اور اس میں شک و روایت کیا ابن عدی نے بھی بن عیینہ سے **ثنا**
ابن حنیفہ عن حنظل عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا جعیم علی مسلم خراج عشر اور کہا کہ یہ روایت کیا جاتا ہے قول سے ابراہیم کے اور روایت کیا اوسکو ابو حنیفہ نے
 حدیث سے انھوں نے ابراہیم سے پھر ابی بن عیینہ اور باطل کیا اوسکو اور غاویا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی ہے بن عیینہ
 ظاہر ہو حال اوسکا ضعف میں کہ روایت کرنا چوتھات سے موضوعات کہ اور کہا ابن حبان نے کہ زمین پر یہ کلام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بھی ہے بن عیینہ و حال ہوتا ہے حدیث کو نہیں حلال ہی روایت اوس سے اور کہا دارقطنی نے بھی یہ
 و حال ہوتا ہے حدیث کو اور یہی حدیث ہے امام ابو ذینبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ **ارکروا کیا اوسکو ابن ماجہ نے موضوعات**
 میں اور کہا ابو حنیفہ نے کہ یہ حدیث باطل ہے اور بھی ہے بن عیینہ جو ساتھ وضع کے انتہی لیکن روایت کیا ابن ابی شیبہ نے شعبی سے کہ کہا
 انھوں نے نہیں جمع ہوتا ہے عشر اور خراج کسی زمین میں اور ایسا ہی روایت کیا عکرمہ سے **ص** اور اگر سال میں دو بار پیداوار
 تو عشر ہی دو بار لیا جاوے گا اور جس طرح دو بار نہ لیا جاوے گا **ف** اور زہری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اوسکو ابن ابی شیبہ
 نے **ص** لیکن جب خراج عتاقہ پورے میں شمار جمع پیداوار یا نسل اوسکا مقرر ہو تو وہ مکرر لیا جاوے گا مثل عشر کے

میں

فصل چہرے کے بیان میں

جزیرہ و قسطنطنیہ کی طرف زمین کی رضا مندی سے مقرر ہو تو اوس سے کہ ہا زیادہ نہ لیا جائے **ف** بیسیاکہ صلح کی تھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بخران سے دو ہزار کپڑوں کے بوجھوں پر آجے سفر میں اور آجے جب روایت کیا اوسکو
 ابو اور نے کہا کیا خراج میں **ص** اور ایک جزیرہ ہے جو کہ امام اپنی طرف سے اوسکو شروع کرے جب غالب ہو اور پورے ترک کر لیا
 اہل کتاب اور حبشی اور بت پرست پر جو جگہ کھینچنے والا ہو **ف** اور امام شافعی کے نزدیک بت پرست سے جھگڑے ہی جہت نہ
 نہ لیا جاوے گا **ص** دولت دہلے پر نہ سال میں ۴۸ درم تو ہر چھینے میں چار درم ہوتے اور حج کے کمال دہلے پر ۴۰ درم ہوتا
 اور فقیر جو کما سکتا ہے بارہ درم سالانہ مقرر کیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک ہر مرد بالغ اور عورت بالغ پانچ یا تیرہ درم ہوتا ہے

فقیر یون یا غنی **ف** اس واسطے کہ روایت کیا اچھا بود اور ترمذی اور نسائی نے معاف سے کہ بھیجا جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظن میں سے کہ کہ کو من میں ہر بالغ سے ایک بنا کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابن بکیر صحیح میں اور عاکم نے مستدرک میں اور کما کہ صحیح ہے شرط بخاری مسلم پر اور یمنین کمالا اخون نے اسکو اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے **و** من کل حلیم او حلالہ صوفیہ سگدا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے اور پر صلح کے اور اس واسطے صلح کیا چاہئے لینے کا عورت باندہ سے حال انکا اس سے جزیرہ نہیں لیا جاتا اور کما ابو سعید اللہ نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ کہ مقرر کیا عمر بن خطاب نے کہ مالدار پر اور انہیں درم اور تو سطر چھوڑیں م اور فقیر پر اور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ص** اور عرب کے بہت پرست بجز جزیرہ نہیں اور اگر امام او پیر غالب ہو تو جو تین اور جو پڑاؤ کے اونکے مال نہایت بوجاویں گے اور نہ مرد پر اور نہ قبول کیا جیسا و جگان و نون سے مگر اسلام ہا ملار اور امام شافعی کے نزدیک مستحکم ہے عرب کو بھی ظلام نہالین گے اور دلیل ہماری ہدیے میں مذکور ہے **و** اور اس طرح جزیرہ نہیں ہر نصرانی گوشہ نشین چسکو عمر بن ابی رہب کہتے ہیں اور انکے اور عورت اور ظلام اور انہیں اور پانچ پر اور نون فقیر پر کچھ نہیں کیا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ایسے فقیر سے لیا جائے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ عثمان بن عیسیٰ نے جزیرہ نہیں مقرر کیا فقیر کے کسب پر و رور سے جماعت صحابہ کے اور ابن زنجویہ نے روایت کیا کہ حضرت عمر نے لکھا کہ نہ جزیرہ لیا جائے نہ شیخ غفالی سے **و** اور جزیرہ سابق ہو جاتا ہے موت سے اور اسلام سے **ف** یعنی وہ کا ذکر مسلمان ہو جائے تو جزیرہ اور سپر نہ رہے گا اور ایسا ہی اگر مر جائے اور امام شافعی کے نزدیک و نون صورت میں رہتا ہے اور دلیل ہماری قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں ہے مسلمان بجزیرہ کمالا اسکو اود اور ترمذی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے اس واسطے میں ابن عمر سے کہ جو شخص اسلام لائے تو نہیں ہے جزیرہ او سپر **و** اور اگر ایک سال کا جزیرہ اور نہیں کیا اور دو سال ہو گیا تو جزیرہ ایک سال کا ہو گیا اسلئے کہ جزیرہ ایک سال کا دوسرے میں آجاتا ہے جزیرہ یک ماہ صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک دو سال کا دینا پڑے گا اور اگر چار ماہ ہو یوں کا معبد **ف** اور اس طرح نہ تروں کا شوالہ **و** اور اسلام میں نہ بنایا جائے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھی کرنا ہے اسلام میں اور نہ بنا کہینے یعنی معبد ہو کہ روایت کیا اسکو یحییٰ بن عبد بن عباس سے اور ضعیف کیا اسکو اور روایت کیا اسکو ابو سعید قاسم بن سلام نے اور وہی ہے حضرت عمر بن الخطاب سے بھی **و** اور اگر پیرانہ ہو گیا ہو تو اسکو بھر سے بنا لیں اور وہی شخص مسلمانوں سے لباس اور سواکی اور زمین جب تک ایک باغے اس طرح کہ گھوڑوں پر سوار اور عورتیں و نون کا استعمال کرے اور ناگامو باجو باندھے تیرے اور کو ظاہر کرے اور ایسے زمین پر چڑھے جو بالان کی شکل کا ہو اور کھلی بلوچ رتیں اونکی راہ میں اور حمام میں **ف** اور میں اس طرح کرے کہ گوشے میں ہو کہ چلین اور حمام میں اس طرح کہ ایسی نازا زمینیں جسکو مسلمان عورتیں نہ پہنچیں ہوں **و** اور انکے گھروں پر نشان مقرر کیا جائے تاکہ فقیر اونکے واسطے دعا نہ لکھیں اور اگر آدمی دارالاسلام کے متعلق میں ناپاکی کی تیاری سے چھو جائے یا دارالحرب میں چلا جائے تو خود اسکا ٹوٹ جاوے گا اور وہ منہ لہرے کرے جو ہوا و **ف** اس طرح کہ اسکا مل کو دارون میں تیسرے کرے **و** لیکن اگر چہ راخو ہو گا تو ظلام نہ لیا جائے گا اور تدارک راخو ہو تو قتل کیا جائے گا

اور اگر ذی حرج نہ ہونے سے انکار کر کے یا مسلمان عورت سے زنا کر کے یا کسی مسلمان کو مار مارنے یا سخت زبردستی سے اسے اسلام قبول کرنے کو مجبور کر کے تو ان امور سے او سکھو عذبی کا نہیں تو مشاف لیکن ابن الامام نے تصریح کی کہ اگر وہ از مراد اور شریک
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو محمد فوت ہو گیا اور وہ قابل قتل کے ہے کہ وہ کو ذی حرج سے جزیہ پھر سبھ کر لیا تا ما ہی او
 جزیہ ہمارے سپر کر کو کر کہنے لگے تو گویا ہم اون سے ما جو ہوئے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا ص اور تغلی ہر اور عورت
 سے جو وہ نون بالغ ہوں اہل اسلام کی زکوٰۃ سے رو چند لیا ہے و اف اور تغلی کا بیان کتاب الزکوٰۃ ہلہ ان کی زکوٰۃ کے بیان کیا
 ص اور تغلی فرمے کا ظاہر آرا کو ما ہوا مثل قریشیوں کے آراو کیے ہوئے کے عرف یعنی ماوس سے زہیر کا فرامج او
 جزیہ لیا جانیے جسے قریشیوں کے ظلمان آراو سے لیتے ہیں زکوٰۃ کا وہ نزلینا جانیے جیسے تغلیوں سے لیتے ہر اہل زہر
 کے نزدیک ماوس سے رو نالینا جانیے کیونکہ حدیث میں کہنے والی خود کا وہی میں سے ہوتا ہے روایت کیا او سکھو تہدی نے اور جابرا
 ہلے ہیں کو بر ص اور فرامج زہر کا اور جزیہ کا مال اور تغلیوں کا مال اور جو وہ ہدیہ جہین امام کو اور جہاں اس وقت سے روٹوں
 جنگ کے آٹھ لاکھ سے یہ سب مال مسلمانوں کے ہتھ کر ماوس میں ہون کیے جاویں مثلاً کفاروں کی اراہ بند کرنا اور پانی پر لیا ہنٹھ او
 بڑے بل کر لے کر ماوس اور قاضیوں اور عاملوں اور سب ماہوں اور اولی اولاد کے روٹ سے نہیں خرچ کریں اور جو شخص کمال
 پنج میں ہوا شے گزشتہ سال سے خرچ ہو گیا اور گزشتہ سال نواکھ ہمارے زمانے میں قاضی اور جزیہ اور مدرس ہیں

باب بے تعلقی اور اولیوں کے بیان میں جو دین اسلام سے پھر جاویں

متر پر اسلام پیش کیا جائے اور اسکے دل میں جو مسلمان کے دین میں شیعہ ہوں وہ ور کیے جاویں تو اگر حمت طلب کرے
 تو دین میں کج ممت یا ممت اگر اس عرصے میں توبہ کرے تو تہور و تہور قبول کیا جائے و ف تو حمت نہ پائی تو تہور سے اس
 نزدیک سب ہی اور امام شافعی کے نزدیک عام کو درست نہیں کہ بے ممت لے مارٹلے دلیل امام غزالی کہ وہ ہی جو صحیح بخاری میں
 مروی ہے کہ فرما آپ نے عرض کیا کہ جو کلمہ فاقہ تعلق کا یعنی تہو شخص بدل لے لے دین یا بنا تو قبول کرے او سکھو اور ممت مانگے
 تو ممت بنا و جب ہر ص اور ممت کی توبہ ہے کہ دین اسلام کے سوا سب دینوں سے ناراض اور تہر از جو یا و س ہیں سے
 نفرت کرے سب کو اسنے انتہا کر لیا ہوا اور اگر مسلمان ہونے کو او سکھو نہ کہیں اور او سے پہلے ہی مارٹالین ہے امر
 کرے ہو اگر کوئی بیشتر ہی او سکھو مارٹالے تو قابل پڑاوان ہو گیا اور ممت ہونے سے ممت کی ملک او سکے مال پر سے جانی تہر
 گر ملک کا ہا ناما کو فرتا یعنی اگر وہ پھر مسلمان ہو جائے تو ملک بھی ہتھو تہور قائم رہے گا اور اگر حالت تہری میں مر جاوے
 یا قتل کیا جائے یا دار الحرب میں مل جائے اور قاضی او سکے دار الحرب میں مل جائے کا حکم کرے تو او سکے ہر اور ام ولد آراو
 ہو جاوے گا اور قرص او سکے ہر سب ماہر ہوا جو بگا یعنی او سکے مدت باقی نہ رہے گی و اف اور امام شافعی کے نزدیک جب
 دار الحرب میں مل جائے او سکے مال ایسا ہی رہے گا جیسے پہلے تھا ص اور جو کچھ کہ مال او سکے مسلمان کی کانی کا ہو گا بعد
 اسنے فرقت حالت اسلام کے وہ او سکے مسلمان وارث کا ہو گا اور جہاں کہ او سننے تہری کی حالت میں کیا ہو گا او میں سے
 اور نون کا تو تہر دیکر باقی مال عنایت ہو گا یہ مذہب امام صاحب کی ہی او سا جہین کے نزدیک نون حالت کے مال او سکے وارث
 مسلمان کے ہونگے اور نزدیک امام شافعی کے دونوں حالت کے مال عنایت ہو جاوے گا اور باطل ہو گا کالج اور ذریعہ شہر کا کالج

نزدیک نصف کا اور جو کاتب تیرہ مذکورہ اور عرب میں جائے پھر مالِ حرمیت پکڑا جائے اور قتل کیا جائے تو بدل کنایت لگا کر لٹکا اور سیدقترا لٹکے گا وہ کاتب کے داروں کو لٹکا اور چھانڈا اور جو دو خون مرتد ہو کر دارِ عرب میں جا لیں اور وہ ان کے پیشوا اور اوس پیشے کا بیٹا یا بیٹا ہو پھر مسلمانوں کی فتح ہو اور یہ پیشے جاویں تو بیٹا اور پوتا تمام مالِ غنیمت ہو گئے اور پیشے مسلمان ہو چکے ہیں تو ہر کسی کی جاؤ گی مگر پوتے پر نہ کی جاؤ گی اور سن بن زیاد کی روایت میں پوتے پر بھی پھر کیا جاوے گا اور جو لوگ کاعاقل ہوا وہ سکامرتہو ما صحیح ہے جسے اسلام اور صحیح ہے اور ایسے مرتد ایسے کے پر مسلمان ہو جائے نیز ہر کسی کی جاؤ گی جان سے نہ مارا جاوے گا اگر کافر سے اسلام سے اور امام شافعی اور زفر کے نزدیک نہ او سکامرتہو صحیح ہے اور نہ اسلام اور جاہل دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد بن امیہ سے اور صحیح رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور کفار اور اہل بیت علیہم السلام سے شہر پر کیا انھوں نے منہ شہر سے ہٹ کر علیؑ کو اسلام طرأء علیہم انما کانوا کفرا وان کانوا مسلمین یعنی پیشے ہستی کی پیٹنے تھامے اور پر اسلام میں سب سے دران حالیکہ میں لوگ تھا نہیں پونچھا تھا وقت اسلام کو روایت کیا اسکو بدقی سے اور ضعیف کیا اور سکوا اور بن عسکر نے تاریخ میں اور نکالا جاری نے تاریخ میں عروہ سے کہ اسلام حضرت علیؑ اور وہ آٹھ برس کے تھے اور سندرک بن مالک کی کہ وہ س برس کے تھے اور فیصلہ کی اس تمام میں ابن ابی عمیر صحیح القدر میں

باب باغیوں کے بیان میں

جو قوم مسلمان بادشاہ اسلام کی فرمان برداری سے باہر ہو جاویں تو بادشاہ و کواپنی اطاعت کے لیے کئے اور جو شہر اور کو فرمان برداری میں ہو گیا ہوا وہ سکودور کرے **ف** اسوائے کہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا خواجہ سے اور افریقا کیا اسکو سنانی نے سنن کبریٰ میں **ص** لوگ اور وہ کچھ ہوئے ایک کان بن جمع ہو ورنہ بادشاہ کو درست ہو کہ اوٹنے والی شہر و کربے اگر یہ شہر و کربن اور امام شافعی کے نزدیک جب تک شہر و کربن تو بادشاہ شہر و کربے **ف** اور دلیل ہماری اصل میں مذکور ہے **ص** اور اگر کوئی ناکہ کوئی اور ایسی ہو کہ لوگ اپنے ساتھ ملکر منصبی طاہر ہو جائیں تب تو جو شخص ان باغیوں میں کافر ہی ہو اسکو بائیں سے مار ڈالے اور جو جاگے اسکا پھیر کرے اور اگر ایسی جماعت اور نہوتب مذہبی کو مارے تب بھانگے کا پتھار سے اور کوئی اولاد کو قید کرے اور انکے مالوں کو بائٹ لیں بلکہ روک لیں یہاں تک کہ وہ تو ہر کربن **ف** اسوائے کہ روایت کیا امام نے فرستے کہ میں اور بایں فرسٹن میں کو شہر بنگلہ سے اونٹنے باغ سے انھوں نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جاتا ہے تو لوگ پھر نہ مارا جاوے گا باغیوں میں اس امت کے کافر انھوں نے الدار رسول اسکو نابھت جاتا ہے تو فرمایا آپ نے کہ اپنے کربن کو نہ ماریں اور انکے قید ہی کو قتل کریں اور انکے بھلے کو سچا نہ کریں اور انکے مال کو تقسیم نہ کریں اور ضعیف کیا اسکو بیل نے سبب کو شہر بن حکیم کے اور ایسا ہی حکم کیا حضرت علیؑ نے جنگ جمل میں کا اہل سکون بنی شیبہ نے اور عبدالرزاق نے **ص** اور اگر غازیوں کو باغیوں کے گھوڑوں اور ہتھیاروں کی حاجت پڑے تو اوکو کام میں لاویں اور اگر ایک باغی اپنے پیٹے باغی کو بھلا پھراؤنگی شکست ہو جائے تو قاتل کو پھیر لایم ہوگا اور جو باغی کسی شہر قبضہ نہ کریں اور شہر والوں میں سے کوئی شہر ہی اور شہر نہ ہو مار ڈالے پھر وہ شہر ہو تو شہر ہی قاتل اور شہر قبول کے قصاص میں مارا جاوے گا اور اگر باغی کسی عمارت کو بھجی باغیوں کی حالت میں ہوں مار ڈالے اور باغی کو ہٹا کر اسکے مار ڈالنے میں حق ہے ہوں یا عادل مار ڈالے باغی کو تو قاتل اگر قرابت و رشتہ نہ لے کی

اور اگر باغیوں کے گھوڑوں اور ہتھیاروں کی حاجت پڑے تو اوکو کام میں لاویں اور اگر ایک باغی اپنے پیٹے باغی کو بھلا پھراؤنگی شکست ہو جائے تو قاتل کو پھیر لایم ہوگا اور جو باغی کسی شہر قبضہ نہ کریں اور شہر والوں میں سے کوئی شہر ہی اور شہر نہ ہو مار ڈالے پھر وہ شہر ہو تو شہر ہی قاتل اور شہر قبول کے قصاص میں مارا جاوے گا اور اگر باغی کسی عمارت کو بھجی باغیوں کی حالت میں ہوں مار ڈالے اور باغی کو ہٹا کر اسکے مار ڈالنے میں حق ہے ہوں یا عادل مار ڈالے باغی کو تو قاتل اگر قرابت و رشتہ نہ لے کی

مستقل ہے لکھا ہوگا تو کا وارث ہوگا اور جو باغی کے کہ میں باطل پر ہوں تو جو قول عادل کا وارث نہ ہوگا اور ماشرعاً ہی اور ابوہریرہ سے کہ اگر باغی عادل کا مال کا مالک ہوگا تو کسی وارث نہ ہوگا بلکہ اپنی صحبت کا دعویٰ کرے یا کہ کہ میں باطل پر تھا اور اقلتہ کے ساتھ وہ مستحق نہیں ہے اور زین اور اہل عرب کے ساتھ صلہ تمہاروں کا بھی مانا رہے اور اگر معلوم ہو کہ غریب اہل فقہت میں سے ہے تو کر وہ نہیں

کتاب اللقیط

اس میں قیط کا بیان ہے یعنی جو بچہ کا جو بڑا ہو جائے اور اس کا والی معلوم نہ ہو **صل** ہے کہ اوٹھا لینا مسلمان کو سزا ہے **ف** کہ کیا کا اس میں ایک مان کی حفاظت ہے **ص** اور اگر اس کے تلف ہو جائے کا خون ہو تو اوس وقت اور عثا نا واجب ہے مانند لفظ کے **ف** لفظ کہتے ہیں چڑیا چیرے کو اور اوس کا بھی اوٹھانا وقت خوف موت کو واجب ہے **ص** اور وہ بچہ آزاد ہوگا اگر جب کوئی نعمت قائم ہو اس کے ملوک ہونے پر **ف** سنا گواہ لاوے **ص** اور اوس کا بیعت الممال میں ہوگا **ف** اس وقت کہ حضرت فرشتے نے کہا اقیطہ میں ایجا و سکوا اور وہ آزاد ہو اور ہمارے اوپر یہ لفظ اوس کا روایت کیا اوس کو مالک نے مولا میں اور شافعی نے مسند میں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ یہ لفظ اوس کا بیعت الممال میں سے اور ایسا ہی مستعمل ہے حضرت علی سے روایت کیا اوس کو عبدالرزاق نے **ص** اور اس کے تصور میں کا تاوان بھی بیعت الممال میں سے دینگے اور یہ بھی اوس کی وہیں ہوگی **ف** اس واسطے کہ زین کی روایت میں ہے کہ ذوالباغی نے کہا کہ ترکہ اوس کا واسطے مسلمانوں کے ہے وارث ہو گئے اوس کے اور بیعت دینگے اوس کی طرف سے اور نکالا اوس کو بخاری نے ترمذیہ باب میں **ص** اور اوٹھانے والے سے اوس کو کوئی لے نہیں سکتا اور اوس کا نسب ایک شخص اور وہ شخصوں سے ثابت ہوگا یعنی جو کوئی دعویٰ کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے نسب اوس سے ثابت ہوگا تو دعویٰ دو ہوں اور اگر وہ فون و دعویوں میں سے کوئی ایسی نشانی دے جو اوس کے میں موجود ہو تو اوس شخص سے نسب ثابت ہوگا ورنہ دونوں اہر ہو گئے اور اگر نظام اوس کا دعویٰ کرے گا تو نسب غلام سے ثابت ہوگا مگر وہ بچہ آزاد ہوگا اور اگر دعویٰ کرے کہ یہ میرا تو دعویٰ سے نسب ثابت ہوگا لیکن وہ بچہ مسلمان ہوگا نیز لیکہ وہ بچہ غمی کے کان اور اوس کا فون میں ملے اور اگر دعویوں کے کانوں میں پایا جاوے گا تو دعویٰ ہوگا اور اگر اوس بچے کے ساتھ کچھ مال پایا جائے تو وہ اوس بچے ہی کا ہے اور اسکی حاجتوں میں نہ من کیا جاوے گا یا دعویٰ کے حکم سے اور بیعتوں کے نزدیک فیہ حکم فاسی کے صرف کیا جاوے گا اور بچہ بچے کو کوئی شخص کہے کہ یہ اوس کا ہے تو اوٹھانے والے کو لے لینا اوس کا درست ہے اور بھی جائز ہے کہ کچھ کو کسی پیشہ میں لگائے اور نہ بچہ لڑے اور کچھ کچھ کرے باوٹھانے والے سے کہے یا اوس کو لے لینے میں صحیح ہے **ف** اور فقہری کی روایت میں کہ یہ دینا جائز ہے ہاں یہ

کتاب اللقطة

یعنی بڑی ہوئی چیز پانے کے بیان میں **ص** بڑی ہوئی چیز امانت ہو لینے والے کے ہاتھ میں لگاوا کر لے پانے والا اس بات پر کہ میں اسکو واسطے حمانفت کے اور پونچا دینے کے طرف سے مالک کے لینا ہوں اور اگر وہ چیز اوس کے پاس سے تلف ہوگئی تو وہ سپرداوان لازم نہ ہوگا **ف** اس واسطے کہ امانت کے تلف ہوجانے سے تاوان نہیں ہوتا **ص** اور اگر گواہ نکلیا تو تاوان دینا ہوگا اگر تلف ہوجائے نزدیک الم ابوحنیفہ اور امام محمد کے اور امام ابوہریرہ کے نزدیک دنیا ہوگا اور جو بچے والے نے خود انکر کیا کہ مینے اس چیز کو لینے واسطے لیا تھا تو کے نزدیک تاوان نہیں ہوگا اور گواہ کرنے کی صورت بھی کہے اسی مسلمانان

جسکو ترقی ہو کر کئی ہونے لڑتے ہوئے ہوتا ہے اور اس پر افسانہ دے دو اور اٹھا لے والا اس پر کہ بتاؤ اور بیان کرتا ہے جس کا بیان
 کہ یا ہر باجان بہت لوگوں کا مجمع ہوتا ہوا اور آواز سے کہ سننے ایک چتر پڑی ہوئی یا بی بی اور اسکے مالک کا میں نہیں جانتا
 تو سبکی ہو وہ دیر سے پاس آئے اور اسکا وصف بیان کرے تاکہ اسکو دے دون اور اختلاف ہر مسئلے کے بدت میں
 تو صحیح ہے کہ اوکلی کی بدت مقرر نہیں بلکہ جب تک بانیے کے لئے اس کے پاس سے کہ مالک اب باہر میں نہ کر گیا بتلاؤ
 امام محمد اور مالک اور شافعی نے اسکو اندازہ کیا ہے ساتھ ایک سال کے **ف** اس واسطے کہ زید بن خالد کی حدیث میں ہے کہ
 پیچھو اسکو ایک سال تک روایت کیا اسکو بخاری میں مسلم نے اور وہ اپنے میں ہے کہ اگر اس دم سے کہ قیمت ہو تو اسکو کچھ دینا
 بتلاؤ اور اگر اس باہر ہوں تو ایک سال تک بتلاؤ **ص** برابر ہے کہ وہ چیز چلے گی جو باجمہر کی **ف** اور امام شافعی
 کے نزدیک جب وہ چیز حرم کی ہو دے تو اسکو بتلائے یہاں تک کہ اسکا مالک آئے اور دلیل لائے کہ میں حدیث الیٰ ہر چیز سے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کہ کے مال میں کہ نہیں چلائے جو اولاد اسکا گرا واسطے اس کے مالک کے روایت
 اسکو بخاری میں ہے اور ہاں دلیل مطلق قول ہے **ف** اللہ علیہ وسلم کا زید بن خالد کی حدیث میں کہ نہلا اسکو ایک سال
ص اور جو چیز میں کسی ہر کہ بدت تک باقی ہو میں نہیں دیتے سے کہانے کے ہونے تو انکو بیان تک بتلاؤ کہ خود انکے
 بگڑنے کا نہ ہو جو اس چیز کو خیرات کرے پھر اگر مالک بدت سے لیا اسکو اختیار ہو جائے اس کے خیرات کرے تو بدت لکھے کہ چاہے
 پائے **ف** لست بحمت لے اور جس بنا پر اسے لکھائی والی نہ وہ اسکو لیا بدت اور امام مالک شافعی نے زید بن خالد کے ہاتھ
 اوست یا گاس ہو تو جو دینا اسکا افضل ہے اور جو نہ سکا نہ لیا بہر اذن حکم کے تحت نہ لیا اور جو حکم کے اول سے حکم لیا
 وہ اس کے مالک کے لئے فرض ہوگا اور وہ لکھائی ہوئی چیز سے اگر نفع مل سکے جو تو قاضی اسکو لکھائے اسے اور اس میں سے
 اسکا خرچ کرے جیسا کہ ہمارے کوئے غلام میں اسکا اجارہ دینا بدت اور جو اس سے نہ نہت نہ ہو تو حکم ہوگا کہ اس پر
 خرچ کیا جاتا ہے اور جب مالک آئے تو جو بے لیا جائے اور اگر وہ واسطے مالک کے ہر ہوگا اور وہ خرچ کیا جائے **ف** اسکا
 مسئلہ ایسا ہے کہ جو اس خرچ اسکو قیمت سے بڑھتا ہے **ص** تو جبکہ اسکی قیمت رکھ چھوڑے اور وہ لکھائی کرے
 اختیار کرے کہ مالک سے جب تک باخرصہ وصول کرے تب تک اس میں چیز کو روک لکھے تو اگر وہ اس کے کہہ چہرے ہو گئی
 تو غرض اسکا ہوگا اور جو بے روک لکھنے کے لئے وہی نہ لکھتا ہوگا اور باقی ہونی چیز کو جو کسی کہہ لکھنے کے لئے نہ کرے جب تک
 وہ لکھتا ہے یہی کہ ثابت کرے پس اگر نہ لکھائی کی غلطی اس میں ہے کہ بیان کرے کہ اسکو اس لئے لکھائی کہ وہ نال ہے پھر لکھنے
 تو اس کے لئے کہ باجمہر اور امام شافعی کے نزدیک اسے لکھنے اور دانتا ہی بیان کرے اور وہ موجود ہوگا اور جو
 صلح ہو تو باجمہر میں سے کسی اصح سے درستی اصح صلح کو خیرات کرے اور اس کے مالک اسکا مالک اور جو بیوی اور اس کے صلح ہونے اور جو بیوی سے

کتاب الایق

یعنی جاسکے ہونے غلام سے بیان ہر باجمہر اسکا مستحب ہے شرط کہ وہ سہر قارہ ہوا اور جو غلام کہ اس کے مالک کا بھول گیا ہو تو اسکا
 پتہ نہ ملتا فصل ہو اور اگر پائے والا اس کے مالک لکھتا ہے جو تو وہ ان مالک اسکو یہ سہا ہے اور جو شخص کہ بھاگے ہونے غلام کو اور باجمہر
 کو رت مقرر ہے اس میں ہر مالک کے فاسد سے ہے پھر اگر لکھتے تو اسکو چاہیے ہر امر اور لکھنے اگر جو غلام کی قیمت چاہے اس میں سے

کہ جو جب کہ راستہ گواہ کر دیا ہو کہ میں اسکو اسلیجہ بکرا تا ہوں کہ مالک کے پاس لجاؤں اور جوت سے فرستے کہ فاصلے سے بکرا لاد
 تو اسی وجہ سے اجرت نیکی **ف** یعنی ایک آن کے فاصلے سے لادو گا تو چالیس مہ کی تمائی کا یعنی تیرہ درم اور نہائی کا
 کا ستیج ہوگا اور دو روز کے فاصلے سے لانے میں چھبیس درم اور وہ تہائی درم کا ستیج ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک کچھ اجرت
 نہ لیکے اور ہمارے ذیل انرا بیسودہ کا ہر کہ اونھوں نے فی نظر غلام چالیس درم مقرر کیے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے اور جامع
 صحاح پر اس اجرت دلانے پر اور روایتیں اہل بوجد میں بعض صنف میں ابی شیبہ اور عبد الرزاق میں **ص** اور جو بکرا لانے والے کے اتھ سے
 غلام ہمال جائے تو اوپر تاروں ہوگا **ف** اور قیمت یعنی ناکوگی **ص** اور جو اسنے گواہ نہیں کیا تو اوکو کچھ زیادہ لگاوا جائے گا
 اس کے ساتھ سے تو ان دنوں ہمارا غلام زمین ہو اور ہمال جائے اور اوکو کوئی بکرا لائے تو اجرت مہ میں کہ فیس ہوگی اور یہ
 جب پر قیمت اس غلام کی بعد رقم زمین کے یا اس سے کہ ہووے اور جو رقم زمین سے قیمت اوکی زیادہ ہووے تو بعد زمین
 اجرت مہ میں پر ہوگی اور باقی را زمین پر اور بھگے ہوئے غلام پر کچھ خرچ کرنے کا حکم ایسا ہے جیسے لھظ پر خرچ کرنے کا **ف** یعنی اگر
 قاضی کے حکم سے اور پر خرچ کر لگا تو وہ مالک کے فیس قرض ہوگا اور نہ نفٹ کا سلوک ہوگا اور مالک پر کچھ نہ لگے اور مالک کے حکم سے

کتاب المفقود

اس میں مفقود بھی گم ہوئے شخص کا جسکا نشان علم نہ ہو اور مرنے جینے سے اس کے خیر نہ ہواں **ب** مفقود اجنبی ذات کے حق میں
 زندہ ہو تو اوکی پر ہوگی اور دوسرے سے کچھ نہ کیا جائے اور اوکا مال وارثوں میں بانٹ نہ دیا جائے اور اوکا مال فریض نہ ہو اور
 قاضی ایک آدمی مقرر کرے کہ وہ اسکا حق جو لوگوں کے فیسے پر ہو وصول کرے اور اسنے مال کی ضمانت کرے اس پر مال کے گواہی کا
 خون ہو اوکو سوچنے والے اور اوکی اولاد پر او مانا پید اور بیوی پر خرچ کرے اور اپنے فیسے حق میں مردہ ہو تو دوسرے سے وراثت
 نہوگا بلکہ حصہ اوکا موقوف کعبین گے فیسے برس تک اور دوسرے برس کے بعد قاضی اوکی موت کا حکم کرے اور غلام پر وراثت
 یہ ہو کہ جب اسنے ساتھی ہم عمر مہاویں تو کو کم کرے اوکی موت کا کیوں کہ اسنے زمین آدمی فیسے برس تک کہیں تا **ف**
 اور امام مالک کے نزدیک جب چار برس گذر جاویں تو قاضی اوکی بیوی کو بھارے اور یہ عورت عدت کرے کہ جس سے
 جائے کچھ کرے اور دین لائے ہر قول سے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے جو عورت کہ ہوجائے خدا اوکا اور وہ نہائے کہ کہ ان پر تو
 وہ انتظار کرے چار برس جو تکرارے چار بیٹھنے دس دن اور صلوات ہوجائے روایت کیا اوکو وہا میں اور ان میں اپنی شہادت
 مصنف میں اور ہمارے ذیل قول **ب** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ عورت مفقود کی عورت اوکی جو جب تک کہ اوکا مال
 کیے روایت کیا اوکو وہا عقیقہ سے سنہ میں اور حاضر پر قول عمر رضی اللہ عنہما کے قول حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عورت مفقود کی
 بڑگئی بلاتین تو چاہیے کہ برسے یہ ان تک نہ جہت مطلق کی خبر ہے روایت کیا اوکو عبد الرزاق نے ہا سناذیح اور
 کیا ابن حودت کہ وہ بھی موافق ہونے حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اور کالان ابی شیبہ نے ابو قلادہ اور ہارون بن ابی اشعثی اور شعی سے کہ سہا
 کہا نہیں چار برس جو عورت کہ کچھ کرے یہ ان تک کہ غلام ہوجائے اوکی اور ہا بیٹھنے میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول
 حضرت علی رضی اللہ عنہما کے کہ مصلح ہو کہ لکھنا بھابھ موافق ہائے قول کے **ب** تو اوکو اسکی بیوی عدت کرے گی موت کی اور
 مال اوکا قیمت ہوگا اور ان دنوں کے درمیان میں جواب موجود ہیں اور وہ جو حصہ اوکا موتوں رکھا تھا وہ اس غیر کے اور

وقت کیا ہر منوں تو فقیروں پر صرف کیا جاوے گا اور صحیحی وقت عقار کاف یعنی غیر منقول کا جیسے میں ص
 نہ منقول کاف امام صاحب کے نزدیک اصل اور امام محمد کے نزدیک بائیس وقت کرنا اور نسبتاً منقول کا جس کے
 وقت کے کا معمول ہے جیسے تراویح چاروا اور مولانا اور آریہ اور تابت اور اسکے کچھ اور ٹائی اور گچی اور صحیح
 اور اسی پر عمل کر کے شہر کے وقت فقہ کاف وقت غیر منقول کا اس واسطے جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
 نے وقت کیا اور اسکا جیسے حضرت عائشہ نے ایک من کو اور زبیر بن عوام نے ایک گھر کو روایت کیا اور اسکا براہیم نے کتاب
 غریب الحدیث میں اور سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک من کو واسطے مسافروں کے روایت کیا اور اسکو بخاری نے
 اور وقت منقول کا امام محمد کے نزدیک اس واسطے جائز ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خالہ نے روک دیا انبیاء
 کو اور گھوڑوں کو خدا کی راہ میں روایت کیا اور اسکو بخاری نے مسلم نے زیادہ کیا صاحب دہلی نے کہ دوں رکھا تھا نے زبیر بن
 اپنی اللہ کی راہ میں اور گھوڑوں کو **کص** اور جب فقہ صحیح ہو تو بعد اسکے کسبلی ملک میں نہا اور وہ جو بعض تلامذہ
 نے جائز رکھا بیع وقت کو جب فراہ ہو جائے اور کرنے لگے واسطے عارت کرنے کے تو صحیح ہے کہ جائز نہیں ہے اور جائز
 قسمت کرنا ویناش کا اور وقت کے امام ابو یوسف کے نزدیک بیچین شخص نے ایک زمین میں شریک کو وقت کیا اور نزدیک
 امام ابو یوسف کے جائز ہے کہ اسکو اپنے شریک کے ساتھ اور دوسرے شریک کے حصے سے اسکو جدا کرنے اور
 اگر اپنی ساری زمین میں سے آہمی کو وقت کیا تو ناسی اسکو قسمت کرے اور جو وقت کے فقیروں پر ہو تو اس کے
 حاصل اول اول کی ہوتے اور دوسرے میں صرف کرے گئے اور وقت نے اس بات کی شرط نہیں ہے اور اگر زمین کو لیا جائے
 اور ایک شخص میں ہر وقت کیا ہو اور کہا ہو کہ بعد اسکے فقیروں کے لیے ہر نوے ایک تعمیر میں شخص کے حصے ہو اور اگر وہ
 مرت کوسے یا شمس ہر نوے نامک اور اس مکان کو کرایہ دیگر کرایہ سے اسکی تعمیر کرے اور تعمیر کے چھوٹی زمین میں
 اور اگر زمین کوٹ جائے تو اسکی لڑائی چار یا غیر وہ اسکی تعمیر میں لگا جائے اگر ضرورت ہو اور اسکو کچھ تعمیر
 وقت حاجت کے اسکو صرف کرین اور اگر وہ قابل صرف کرنے کے ہو تو اسکو تعمیر اور قیمت اسکی وقتوں کی تعمیر میں

صرف کرین اور وقت کے مستحقین کو تقسیم کرنا فقط

مشکوٰۃ فی فہم تاریخ تمام کتاب از شاہ حج احکا شاعر نامی و مولفہ دارن لکرامی حافظ قرآن اور دانا صاحب
 مستخلص حاجی ساکن قلعہ ترچیا پلی

بعض ضلحاؤ مذکورہ مکان	عطا یافت بیحد سے حج اولیٰ	انسان چار فرزند علی گھر	بترتیب سماوی ہر ایک شہر
چراغ ہدایت بیع الزمان	زبور محمد و حمید الزمان	باخلاق احسان فرید الزمان	سعادت قرنی سعید الزمان
انور و کائنات اور درجہ ان	وحید زمانہ و حبیب الزمان	نکو سیرت نیک شایق ترن	بعلوم عمل شہرہ انجمن
بتدبیر و دانش سلطنتی عمر	بسمان نظیرت و نظم و نثر	چو گرد و ہفتول عقدہ گشتا	نڈایا بارہ عمل کل مرسبا
مکمل مسائل چار و خیال	رسد پنی چینی حستہ و اکل	گواہست نور اللہ راہ برین	چو باور ندری میا و بوین

شود طاعتش عالم و گویا ازین بیاد و خاتون و ماجیا بسی زنده دارش باطنی که چو سالی سخی در آمد بکا	بعد دریافت نماید حصول اجابت نماید بحیب الدعا بجشن ز فقیدان کنی منتظم شعر دیم ہا ز ہر نقطہ دار	بوصفتش نمودن رقم فی شمار خدا با از و علم رازندہ دار سین تہم آن شرح اردو سخن سندش از لیب آفرین شینو	گواہی شمس است وقت نہار ز نورش ان خلق آگندہ دار چو دین بجای احتساب ترن کتابی مستہ زمانہ از نونو
--	--	---	---

ایضا از شاعر مہر و ج

لکھی شرح ابن مسیح الزمان مہر ز زندہ دل جہت سے پورچون	کما سال انہام ناجی فصیح	یہ جو شرح وقایع مسیح ۹۹
---	-------------------------	----------------------------

ایضا از شاعر مہر و ج

نور الدیہ بہ صلیح جوان پیر نابین شد بکل مسائل عربی ظہیر میر غلام گلشن تاریخ چہین	بر ضرورت حاجت ناجی نمودگر نور الدیہ بہ شہرت زمان مہر	نایاب گویا ہر ماہ چو آن دہر
--	---	-----------------------------

قطعات تاریخ از سنج فکرا شاعر کیمتا مورخ فی ہمتا صحیحی لکھنوی صاحب شہی صنف دار و فرمدار المہام مگر کوا
مختص بود الامتاع الصدوق مولانا مہر و ج صاحب شہ

ملہ
بہی جو شرح وقایع مسیح
نور الدیہ بہ صلیح ۱۲

تو نے مہر شاہ عالی گھر وزیر فلک شد ہمنار ملک مسائل انکا جو زورہ پیرین مجاہدین الدین او کا ہر نام وہ جن اہل ہائے کئے توشہر ان صاحبین الدین اعلیٰ جناب عبادت فتوح کی پوچھو نہ بات او نہیں کہ تو کیا کہہ کرے بہت خوب یاد کا سبب اور شہرت کے بیان کا ہر شہر لکھو کیا تجرید او سکا اور دوسرے ہا	دین کی جو وہ بات پہنچتے تھے کہ ہوا آفتاب سوز چہین قادر ملوان کے کچھ نامہ لکھتے تھے قادر ہونے کا جو شرح بیان نظیر ایسا عالم میں نہ ملے تھیں یہ اور ہیں انکے سلیم بہتین شکار ملک شیرین ہوا لکھتے تھے کہ پیش ہرین ہرین ہمتا ہر لکھتے تھے ہرین ہر شرافت کے جو ہیں وہ اہل باقیقت کا ہیں جو ہیں ہر وقت پہ او کی ہزار آفرین لکھا تہجے کا ہر والا نے لکھا	تو نہ تے کے ہمہ لکھو مدین از سطرہ تہات کہ نہ روقا زین میں حمد ہیں کہ انکے مستحق تہ ہرین ہرین ہرین ہمہ لکے سارا سارا اور ہر تکے تو ہا ہر کے عا د لکھتے تھے ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین مہر و ج صاحب الزمان انکے پاس خدمت دیا او کو بیسا کمال جو شرح وقایع جو لکھتے تھے مسائل عبارت تمام او کی تھے یہ جو شرح نور ہدایت تھیں	کفر ننگ کی گت ہرہ مان گونا خوش انجان مدیناوت تھیں ہوا اعلیٰ عدل انکے ہر گون انکے کچھ ہرین ہرین ہرین وہ جو ہر ہر اور ہر لکھتے تھے انکے کچھ ہرین ہرین ہرین وہ ہرین ہرین ہرین ہرین خوش نصیب وہ ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین مسائل کا ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین ہرین
--	--	---	---

ایضا از شاعر مہر و ج

لکھا جب کہ نور الدیہ ایہ مکمل ہمتا ہر سید الزمان نے بقدرت	کما سال والا نے کیا تو بکا	یہ جو شرح نور ہدایت ۹۹
--	----------------------------	---------------------------

ایضا از شاعر مہر و ج

و حیدر خان مین کی ہمتا ہر وہ حاضریوں کے مین اللہ حبش	مسیحی سچے زنان ہرین ہرین کے والد	نقش ایسا کوئی جو ہرین
---	----------------------------------	-----------------------

فروع برق سے جلاک تر دین کتابتے بر شرح وقایہ صنائع سے کج ترین سے نصرت	طبیعت پاک نور افشان تروش مسائل جسکے میں جو حق ہمیشہ ہر اک سزا و سزا کی ہو پیشکش	وہ میناے صاف سے ہر سرت کیا تو تیرے بندے میں او کا مسائل کی عبارت وہ سلسل	وہ سہاے سمارت سے ہر سرت فصاحت او کی جویں وادوش نہ تو ہر بندے کی ہوتے خوش
--	---	--	--

قطعہ تیار سچ از فکر شام بختی ازلی غلام محمد علی صاحب مخلص با فصیح از تمیز انجیر محمد زکی صاحب مخلص
 جلالیہ طبع و شرح ملکشا
 روح در قالیانہ انوار و معانی آرد
 ازین تاریخ بطور مشعل مصلح کہ ہوا
 گفتہ شرح و قالیانہ جلالیہ آرد
 قطعت تیار سچ از تاریخ الحکام خاص محمد عارفی کا تازہ دید ان ہندستان مجسمہ اصناف محمدیہ و وندہ صاحب
 پسندیدہ جناب میر محمد زکی صاحب مخلص بہ نرکی

حق اگاہ علم و عمل سنگاہ ہرگز کج جوہر ہر طرفہ در تقدس باین عرفوان شباب مگر سیر باد و جوی باغ غلہ دیکھ کن لوچ دین جز در دستا علم میں جو تیرہ بہ جو اور علی غلت کا دیوہ دروان سے سکندر نے پایا باسطوہ یہ جس تو جیسے سوسن کا جری گلی بدوسن بیخ و نامور کیا یہ دفتر ہر آیات و خواہر کا کجا ہی گرا لال اہل خوش	فرید زمانہ وحید الایمان زری در چشم در ایام بیخ روان تحفظ باین بجز سیرکان کہ زمین جسمیں ایسے گل چرخا فعلی اسلام کے لکمان تو و سہل سچی و علی شویان کہ یہ شہرہ نظر آ آسمان مگر سکر و حکمت ہو آب دوان انور کترت علم کیو لکریمان کھلے جس سے ابداب تر نشان ہدایت کے نکتے ہیں پر نور نشان بنا نہیں اس آئینے کو عزیر چان گلی بیانات و زبر کجا بھی زمان	نمایندہ نشان سخن وحدت تخریضاد او طعنے کس سال اطاعت گندار و عبارت شہنا انہیں اس لیکر کونسا علم فرما وہی وہ عبارت بھی حصص پر اکھی کبھی سچی و علی سین تم پر دم روشہ نہیں یو میں جملہ ارکان میں یک نام بہوشین ہی صدر انی نہیں بھلا کس سے جو اس قطعہ کی کج ہوئی ہو کے طبع و طبع و طبع رکھی لکھ یہ تاریخ انعام طبع کے شرح و قافیہ زہندی زبان	بلا صحت کلام و فصاحت بیان مقالہ شیرین ہمہ زبان بمیں عمل کامل الاستحسان یہی شہرہ و فرزند وستان ما نصحت ابتدا کا انسان یہ والی سب سے اتمام چران ریت بیات و وعدا لہ نشان ہر اک ہتمہ جی سرگ رازدان وحید الزمان بھی وسیع الزمان یہ صل عقود اور یاد روزبان بفضل خدا و نرگونہ نشان عبدالرحمن شرح وقایہ زبان
---	--	--	---

قطعہ تیار سچ از فریہ الزمان برادر خود مولوی وحید الزمان از کترین شاگردان مدرسہ عالیہ سرکار عالی تعلیم یافتہ
 مولانا مولوی محمد نصر اللہ خان صاحب مخلص اصد

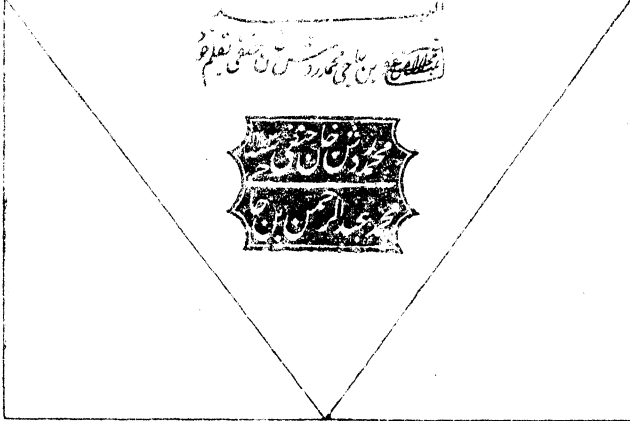
بعد تیرہ محبوب علی شہادہ باضاق کمو در عدل و حسن جہان شادان در حسن آفتابش بفضل حق شود مقبول عالم	کہ در ظن خدا دا شرح لایت دل شہیدگان از رعایت خدا داد و بردا نعم حیات خلایق بر ازر و گردہ حیات	عجب لیوان او خنار ملک است چنان از خود قدر عالمان و جہد ہر و یکتا سے زمانہ چہ طبعش یافت انجام و بد رفت	ہنر و خلق پرورد باور است کہ جہد ہنر و ذیل حمایت نوشته شرح و حسن بیات بفضل کم فکر تا بخش سرایت
--	--	--	--

	شود با تقدیر آن نورالهدایت	بگویم گشت بافت از لطیف	
<p>قطعه تاریخی طبع کتاب از شاخ افکار شاعران نامی مورخ الاثانی منشی محمد عبدالکریم صاحب الاخلاق الصفا جناب لانا مولوی محمد مدنی صاحب اوصاف تبریز میرزا علی قلی بیگ صاحب</p>			
<p>از دست اندازین مملووی آگاه مداد و کاغذش هم حسن و هم نجوای نار دانی خود و قفله کو تابه بجز دلکش آن حس مدینه رای اهل این حق چون راه</p>	<p>باز آن خورشید علم و فضیلت نهار صحت افغان و خوش خط بود زین پیشش شهبود عالم این نورانه در گشت شعوب و آن کس سال مستقیمت زین نور الهدایه یافت اندر</p>	<p>بسا شوکت تا در صاحب جاه بلطف مصطفای یافت افواه چو طبع طلوع نور سحرگاه زده گویند از آب او صفا نفاطش جلاله شکران خجوه رقم زد کلاه الاساطیر</p>	<p>جناب مدنی در علم غایب شاکر نظامی طبعش در بهشت اقلیم چو طبعش رشک افشا در بهشت اگر آید بجای آن که نیکش سطورش شکست کارکشاست</p>

فانما الطبع المحمود والذکر اوسری جلوه الالهیه ترجمه از کتاب تصنیف تخریر و آوان بولوی محمد وجد از ان صاحب سید ابوالواهب ابراهیم امین و از حضرت محمد شمس الرحمن بن حاجی محمد روشن خان انصاری مدینه جلاله و انصاری صاحب نظامی واقع کاتب و ترجمه اوسط طبع آن حضرت است که بی زین صاحب که طیار بولوی

و چه جوهر کی خاص است که پدید
دایره سندس این است که که کتابت بی بولوی طبع نظامی واقع کاتب که بی در اور سطر صاحب کی از خیر تر بیگی

استهتوار
یہ کتاب بموجب خانواریہ ستمینہ ام ہی حشری گویند ستمی طرح ستمی گوئی شخص این عبارت آخر تصدیق با کلمه



فہرست جلد دوم نور الہدایہ ترجمہ اردو کے شرح وقایہ

۲	کتاب النکاح	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۲	۱۲	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۳۸	کتاب الرضاع	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۴۱	کتاب الطلاق	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳
۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳
۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳
۱۰۳	کتاب الایمان	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷
۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۲	کتاب الحدود	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱
۱۲۱	کتاب السرقة	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۳۰	کتاب الجهاد	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴
۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۴	کتاب اللغظ	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۸	کتاب المقفود	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۵۲	کتاب الوقف	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۶	کتاب الشکر	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰

